

مُعَلِّمُ الْاِنْسَانِ

عربی تحریر و ترجمہ سیکھانے کی ایک فنی کتاب

حصہ سوم

از
مولانا محمد رابع حسینی ندوی
ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مجلس نشریات اسلامیہ

۱۔ کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن۔ ناظم آباد کراچی ۷۴۰۰

مُعَلِّمُ الْإِنِّشَاءِ

حصہ سوم

عربی انشاء و مضمون نگاری

کے قواعد و ضوابط، مثالیں، مضامین کے تفصیلی عناصر و
عنوانات اور عربی کے انشاء پر دازوں کے مضامین اور نمونے

از
محمد الرابع الحسنی الندوی

نظرفانی، تصبیح و تشریح الفاظ

پروفیسر ڈاکٹر بیتدر ضوان علی ندوی

مجلس نشریات اسلام

۱-کے-۳، ناظم آباد مینشن، ناظم آباد نمبر ۱، کراچی۔ ۷۳۶۰۰

جملہ حقوق طباعت و اشاعت پاکستان میں
بھی فضلِ ربّی ندوی محفوظ ہیں۔

لہذا کوئی فرد یا ادارہ ان کتب کو شائع نہ کرے
ورنہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

نظر ثانی شدہ ایڈیشن

نام کتاب _____ معلم الانشاء (حصہ سوم)
تالیف _____ مولانا محمد رابع حسنی ندوی
نظر ثانی و تشریح الفاظ _____ پروفیسر سید رضوان علی ندوی
طباعت _____ احمد برادرز، کراچی۔
ضخامت _____ ۲۳۲ صفحات

ٹیلیفون : 36600896, 36601817

قاسم سینٹر آرو بازار کراچی۔
فون نمبر: ۳۲۶۳۸۹۱۷

کتبِ ندویہ

اشاعت

ناشر:

فَضْلُ رَبِّي نَدْوِي

مجلس نشریات اسلام اے کے۔ ۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

پیش لفظ

ڈاکٹر سیتا دے رضوان علی ندوی

سابق پروفیسر تاریخ و تمدن اسلامی، بن غازی یونیورسٹی، لیبیا و

امام محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض

دچیر پروفیسر آف عربک، کراچی یونیورسٹی

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

عربی زبان میں تحریری صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے ندوہ کے ایک لائق و معروف فسرزند صدیق مکرم مولانا محمد رابع حسنی ندوی (حال ہتھم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ) نے آج سے چالیس سال قبل ۱۹۵۵ء میں معلم الانشاء (حصہ سوئم) کے نام سے جو کتاب تصنیف کی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو شرف قبولیت سے نوازا۔ اس کے بعد سے یہ ہزاروں کی تعداد میں چھپی اور برصغیر کے کتنے ہی عربی مدارس میں شامل نصاب ہے جس سے برابر طلبہ فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس کے لائق مصنف ایک ایسے عظیم علمی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں جس نے برصغیر ہندوپاک میں قرآن کریم کی مقدس زبان کی بے بہا و بے نظیر خدمات انجام دی ہیں۔ ان کے نانا حکیم مولانا سید عبدالحئی صاحب اور ماموں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب (مولانا علی میاں) کسی تعارف کے محتاج نہیں کہ ان کا علمی فیض نہ صرف برصغیر بلکہ عالم عرب میں بھی جاری ہے۔

راقم الحروف کو مولانا محمد رابع صاحب زید مجدہ کی رفاقت حج کا شرف آج سے پینتالیس سال ۱۹۵۰ء میں حاصل ہوا تھا۔ یہ ناچیز تو اس کے بعد سے عرب ممالک کا ہو کر رہ گیا۔ لیکن مولانا محمد رابع صاحب نے واپس آکر ندوہ میں اپنی متعدد عربی تصنیفات سے عربی زبان و ثقافت کی پیش بہا خدمات انجام دیں اور انہیں خدمات میں یہ اہم مدرسہ کتاب معلم الانشاء ہے۔

عزیز محترم مولوی فضل ربی ندوی ناظم مجلس نشریات اسلام نے جو اس کتاب کو کئی سال سے مصنف کی اجازت سے پاکستان میں طبع کر رہے ہیں فرمائش کی کہ میں اس پر ایک نظر ڈالوں، میرے

سامنے کتاب کا چھٹا ایڈیشن (۱۹۸۹) مطبوعہ لکھنؤ ہے۔ کتاب پر نظر ڈالنے سے واضح ہوا کہ لائق مصنف کو شاید خود پرودت ریڈنگ اور کتاب پر نظر ثانی کا موقعہ نہیں ملا، جس کی وجہ سے اس میں کثیر اغلاط طبع رہ گئیں اور کہیں کہیں زبان و بیان کو مزید بہتر بنانے کی گنجائش باقی رہ گئی۔ ناچیز نے حق خدمت کے طور پر پوری توجہ کے ساتھ نظر ثانی کر کے ان اغلاط کی تصحیح کر دی ہے۔ ناقص عربی ذوق کے سبب پاکستانی ناشر کو جو شکایات عربی زبان کے مدرسین سے اس سلسلے میں ملتی تھیں، امید کہ اب ان کا ازالہ ہو گیا ہے۔

ساتھ ہی فاضل ناشر کی فرمائش پر ایسے تمام قدیم و جدید الفاظ کی تشریح کر دی گئی ہے جن کے سمجھنے میں طلبہ اور مدرسین کو دشواری پیش آتی تھی۔ یہ الفاظ اور ان کی تشریح بطور فرہنگ کتاب کے آخر میں شامل کر دی گئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب اب مزید نفع بخش ثابت ہوگی اور تمام عربی مدارس و سرکاری اسکول اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

وما توفیقی الا باللہ۔

رضوان علی ندوی

ڈیفنس سوسائٹی، کراچی

۱۴ رزوالحجہ ۱۴۱۵ھ

۱۴ مئی ۱۹۹۵ء

مقدمہ

از جناب مولانا محمد ناظم ضامنہ وی شیخ الجامعہ جامعہ عباسیہ بھاولپور، مغربی پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

کسی اجنبی زبان میں ترجمہ کرنا یا مضمون لکھنا بڑا مشکل کام ہے خصوصاً عربی میں ترجمہ کرنا یا مقالہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ ہندوستان و پاکستان میں مدارس عربیہ کی کثرت کے باوجود عربی زبان صرف سمجھی جاتی ہے اس میں لکھنے اور بولنے کی مہارت حاصل نہیں ہوتی ان مدارس کا یہ ناقص پہلو اب ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، خال خال افراد جو مستثنیٰ کی حیثیت سے ملک میں پائے جاتے ہیں ان سے ہماری تعلیمی کوتاہی کی تائید نہیں کی جاسکتی، مدارس عربیہ کے اسی خلا کو پُر کرنے کی غرض سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے معتمد تعلیم صدیق بکرم مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی نے عربی میں ترجمہ اور انشا پر دازی پر ایک جامع سلسلہ کی تالیف کا کام مولوی عبد الماجد صاحب ندوی اور عزیز مولوی محمد الرابع صاحب کے سپرد کیا، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے دونوں ہونہار و لائق استادوں نے مجتبیٰ علی میاں کی رہنمائی میں بڑی محنت اور خوش اسلوبی اور حسن ذوق کے ساتھ ان تین حصوں کو مرتب کیا ہے۔ پہلے دو حصوں پر مولانا علی میاں نے اپنے جامع مقدمہ میں اس موضوع کی اہمیت، ہندوستان کے مدارس عربیہ میں اس کی طرف کم توجہی دینے اور اعتنائی اور اس موضوع پر مناسب کتاب کے فقدان اور ادب عربی کے عظیم طریقہ تعلیم کا ذکر کیا ہے

اور کتاب کے افادی پہلو کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

الترجمة العربية مؤلف صدیقی مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم کی ابتدائی تالیف کے بعد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لائق فضلا کی یہ دوسری کامیاب تالیف ہے جو ہندوپاک کے عربی مدارس کے سامنے پیش کی جا رہی ہے پہلے دونوں حصوں میں نحو و صرف کے ضروری قواعد و ترجمہ کرنے کے اصول، صلات کے محل استعمال کا ذکر ہے۔ تدریجی مشقیں اردو عربی زبان کے اعلیٰ نمونے، ادب کے شہ پارے، اور ممالک عربیہ و ہندوستان کے ممتاز لکھنے والوں کے کلام کے جواہر پارے دیئے گئے ہیں، یہ سلسلہ مجموعی اعتبار سے بہت کامیاب ہے، زیر نظر کتاب ”معلم الانشاء“ کا تیسرا حصہ ہے جسے عزیز می مولوی محمد الراج صاحب ندوی نے تالیف کیا ہے۔ اس سلسلے کی یہ آخری کڑی ہے، اس میں عربی میں انشاء پر دازی اور مضمون نگاری کا طریقہ بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مضمون نگاری کے گراؤ و مختصر مضمون کو بڑھانے اور پھیلانے کا فن بڑی خوبی سے بتایا ہے اور صرف اصول بیان کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ متعدد مثالوں سے مضمون نویسی کی مشق کراتی ہے۔ ایک عنوان قائم کر کے مضمون کا مقصد اس کے ضروری عناصر و اجزاء اور پھر اس کا خاتمہ بیان کر کے اس پر ایک اجمالی مقالہ لکھا ہے، ایک مختصر مفہوم کو ایک مقالہ نویس کس طرح پھیلاتا اور بڑھاتا ہے اور اپنے ذہنی خاکے میں وہ کس طرح رنگ آمیزی کرتا ہے، چوتھے تخیل، بلند فکر اور اعلیٰ مضمون ہی سے ایک مقالہ دلکش نہیں ہوتا بلکہ اس کے عناصر کی ترتیب، اس کے اجزاء کا باہم مربوط ہونا، جملوں اور فقرہوں کے درمیان معنوی ہم آہنگی کا ہونا ناگزیر ہے، فن انشاء کی جان اظناب و اسہاب میں مہارت ہے۔ یہ وہ گڑ ہے جس کے بغیر کوئی مضمون نگار کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غیر متعلق امور کو ذکر کر کے مضمون کو طویل بنا دینا بلاغت کے خلاف ہے، تقطویل

لاطائل سے اجتناب بہت ضروری ہے۔ مضمون کا ہر فقرہ کسی فائدے سے خالی نہیں ہونا چاہیے۔ جملوں کا بلا فائدہ اعادہ و تکرار کلام میں نقص و عیب پیدا کرتا ہے، اس لئے مضمون لکھنے سے قبل مقصد کو متعین کرنے کے بعد مضمون کا تجزیہ کرنا چاہئے، مولف نے بیسویں عنوان قائم کر کے ان کے اجزاء و عناصر بیان کئے ہیں۔ ایک جگہ اطناب یعنی مضمون کو پھیلانے اور بڑھانے کی عملی تعلیم کے لئے ایک مثال دی ہے :-

..... ساعتی غالبیۃ۔۔۔۔۔ اب اس کو ایک پیرا میں پھیلا نا مقصود ہے،
دیکھئے اسے کس طرح پھیلا یا ہے :-

ان ساعتی لا توجد في كل دكان لغلائها وقتها وقد انفقت في
شرائها ثلاث مائة روبية وهي مصنوعة في أكبر مصنع من مصانع العالم
دوسری مثال :- مدرستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبني۔ اسے یوں پھیلا
ہے۔ مدرستی جمیلۃ تمتع النظر الیہا وتجدل زائرا ہا معجبا باناقتها
وروعة جمالہا۔ اس کو مزید اس طرح بڑھایا ہے۔ مدرستی جمیلۃ کلما دخل
الیہا زائر دہش من جمال مظہرہا و مبنا ہا اذ رکبت من بناء فخم و صوفا
رأۃ، حیث یتمنی کل طالب ان کان التحق بہا حتی تجتمع لہ، متعتان
متعة العلم و متعة المنظر النہیج۔۔۔۔۔ اسی مفہوم کو تیسرے پیرا میں تقریباً بارہ
سطروں میں پھیلا یا ہے، اس طرح متعدد عنوان قائم کر کے طلباء میں ملکہ انشا پیدا کرنے
کی تعلیم دی گئی ہے۔

کتاب کی ایک خصوصیت :- بظاہر یہ کتاب عربی زبان میں مضمون نویسی اور مقالہ
نکاری کی ایک کتاب ہے لیکن پوری کتاب میں ایک خاص روح جلوہ گر ہے وہ ہے اسلام

کی گزشتہ کتاب کا تاریخ کا حسن عرض، اگر کہیں ہند کی اسلامی درس گاہوں کی تاریخ، ان کے بانیوں کے حالات، اور ان کے خدمات پر مشتمل عنوان ملے گا تو ہمیں سیرت عمر بن عبد العزیز کے عنوان کے تحت ان کا تجدیدی کارنامہ سامنے آئے گا کسی مقام پر جنگ بدر پر تبلیغ فقروں کے ذریعہ اس کی یاد آئے گی کہیں اطاعت والدین، الحکم الاسلامی اور اخوت اسلامیہ جیسے عنوانات پر مواد فراہم کئے گئے ہیں تاکہ عربی میں مضمون نگاری کے ساتھ سیرت سازی کا کام بھی پہلو پہلو ہوتا رہے اور دوسے عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے بھی کتب، نئی اور سؤر و خروش کی بے نتیجہ حکایات نہیں دی گئی ہیں بلکہ تاریخ اسلام کے سبق آموز اور عبرت انگیز واقعات، مسلمانوں کے کارناموں پر مشتمل شہ پارے دیئے گئے ہیں، غرض پوری کتاب حسن ذوق، اسلامی روح اور تعلیمی مہارت کے ساتھ مرتب کی گئی ہے۔

مجھے توقع ہے کہ یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ تمام مدارس عربیہ میں مقبول ہوگا، اور پاک و ہند کے مختلف مکاتب فکر اور مختلف نصاب تعلیم کے حامی حضرات اس سے یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

عاجز

محمد ناظم ندوی

کوچہ نعل حسن — بھاؤل پور

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

۱۶ مئی ۱۹۵۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

دو درجہ میں صحافت اور انشا پر دازی کا فن بہت ترقی کر چکا ہے، دنیا میں اس سے زندگی کے بے شمار کام لئے جلتے ہیں، ادب و انشاء اس زمانے میں محض لطف مجلس یا آسودگی ذوق کی خاطر نہیں ہے، اس کا استعمال بامقصد اور مفید بنایا جا چکا ہے، نشرو اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے سلسلے میں اس کی خدمات ناقابل انکار ہیں، آج کی متمدن دنیا اپنے سب کاموں میں اس کی محتاج ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اس حقیقت کو پہلے ہی سے محسوس کیا گیا تھا اور اس کے لئے حتی الوسع اہتمام بھی کیا جاتا رہا، انشاء و ادب تقریباً درجہ درجہ میں لازمی اور تقریر و تحریر یکساں سمجھی گئی، لیکن اس کے باوجود دارالعلوم نے اپنے نصاب کے لئے انشاء کا کوئی مکمل سلسلہ تیار نہیں کرایا تھا بلکہ خود انشاء کے استاد کے ذوق اور قابلیت پر منحصر ہو کر تانتھا کہ وہ طلباء کو تدریجی طور پر انشاء کی تعلیم دے اور مشقیں کرائے۔ یہ طریقہ ناقص اور کم سود مند تھا، کیوں کہ استاد کا ذہن ہر وقت حاضر نہیں ہوتا اور نہ اس کی طبیعت بہتر سے بہتر ہدایات یا اشارے دینے پر ہر وقت آمادہ ہی ہوتی ہے، اس کے سوا کسی بھی درجہ میں

ہر سال ایک متعین معیار و سطح علم کے طلباء بھی نہیں ہوتے جس کی وجہ سے سال بے سال معیار انشائیہ میں غیر محسوس ترقی و انحطاط ہوتا ہے، ان سب نقائص کی تلافی کے لئے متعین نصاب کی ضرورت تھی کہ طلباء کو اس کے مطابق ہر سال یکساں تعلیم دی جائے۔

دارالعلوم نے صدیق کرم مولوی عبدالماجد صاحب ندوی سے ترجمہ و تعریب کی مشق کے لئے معلم الانشاء کے نام سے ایک کتاب تیار کرائی تھی جو ابتدائی درجات میں داخل ہے اس کے بعد ان سے اس کے دوسرے حصہ کی تکمیل اور مجھ سے اس کے تیسرے حصہ کی (جو فن انشاء و مضمون نگاری پر مشتمل ہو) تکمیل کی فرمائش و ہدایت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ دونوں حصے ایک ہی سال میں تیار ہو گئے۔

میرا کام زیادہ تر زوقی اور کم قابل انضباط تھا، مجھے اس کی وجہ سے کوئی متعین راہ اول اول سمجھ میں نہ آتی تھی اور اس کام کی تکمیل بھی اپنی کم بضاعتی کی وجہ سے مشکل معلوم ہوتی تھی اور اب بھی میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا بہت، جو ناقص کام مجھ سے انجام پایا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق و اعانت ہے۔

اس کتاب کی ترتیب کسی خاص انشائی کتاب کی تابع نہیں رکھی گئی ہے اور نہ ایسا کرنا مفید ہی تھا، اولاً تو اس لئے کہ ایک ملک کے لئے تیار شدہ نصاب عموداً دوسرے ملک میں کم مفید ہوتا ہے اور وہاں کے تقاضوں کو کم پورا کرتا ہے، دوسرے یہ کہ ہمارے سامنے ادب و انشاء کا جو موجودہ نصاب ہے وہ زیادہ تر غیر اسلامی قدروں کا حامل ہے اس لئے بھی اپنے مدارس اسلامیہ میں اس کی تطبیق کچھ نہ کچھ ضرر کی حامل ہوتی ہے اس لئے میں نے اس کتاب کو برصغیر ہند و پاک کی مسلم نسل کی ضرورت کے مطابق تیار کرنے کی کوشش کی ہے، ترتیب کے دوران میں جو کتابیں اس سلسلے میں زیر مطالعہ رہیں یا جن سے

استفادہ و اقتباس کیا گیا وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) ضوء الصبح المسفر (۲) الانشاء العصری (۳) معلم الانشاء

(۴) الانشاء الحدیث (۵) معلم الانشاء (۶) الاسلوب الحکیم

(۷) القراءۃ الراشدۃ (۸) القراءۃ الرشیدۃ وغیرہا۔

جس کتاب سے کہیں اگر اقتباس دیا گیا ہے تو اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے کتاب

کی تیاری میں میں استاد معظم مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی کا پورا پورا مہربان ہوں منت ہوں کہ شروع سے آخر تک ان کی ہدایت و ہمت افزائی شامل رہی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب رہی، اگر کچھ کامیاب ہے تو اللہ کا فضل ہے ورنہ اپنی کوتاہی۔

اس کے بعد کتاب میں کتابت و طباعت کی اغلاط بھی ہوں گی، ان کے لئے صحت نامہ لگانا میں نے محض خانہ پوری کچھ کر ترک کیا ہے، قارئین انشاء اللہ خود کچھ لیں گے۔ میں آخر میں

استاد معظم و محترم مولانا محمد ناظم صاحب ندوی شیخ الجامعہ بھاؤل پور پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک بیش قیمت مقدمہ سے کتاب کی عزت و قیمت بڑھائی اور میری گزارش کو بہ کمال محبت و شفقت قبول فرمایا اور قارئین سے میری التماس ہے کہ ان کو اگر کتاب میں تاہنی یا علمی غلطیاں نظر آئیں تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعتوں میں اس سے فائدہ

اٹھایا جائے۔ والسلام

محمد الرابع

دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی
یکم شوال ۱۳۷۲ھ

مُعَلِّمِ کِتَابِے!

کتاب کی سب مشقیں اپنے اسباق اور مثالوں کی تابع ہیں ،
 اس لئے مناسب یہ ہے کہ کسی مشق کے دینے سے قبل اس کا سبق اور
 اس کی مثال پڑھادی جائے یا اپنی نگرانی میں اس کا مطالعہ کرادیا جائے
 اور طالب علم کو اس میں جو الفاظ جملے یا مفہام نہ سمجھ میں آئیں سمجھا دیئے
 جائیں۔ ہر مضمون دو تین صفحات کے اندر اندر رہنا بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الباب الاول

انشاء کے لئے صرف و نحو قواعد جاننے اور ان پر عمل کرنے کے ساتھ فکر و ذہن اور ذوق سے کام لینے کی بھی کافی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشا پر دازی کے لئے کوئی باقاعدہ اصول نہیں بتائے جاسکتے لیکن تھوڑی سی ہدایات اور چند اشارے ایسے ضرور دیئے جاسکتے ہیں، جو انشاء کی مشق و تمرین کے لئے رہنمائی کا فرض انجام دیں گے، اگلے صفحات انشاء کے کچھ اصول و ضوابط و ہدایات پر مشتمل ہیں، ان میں مضمون نگاری کی مشق کے لئے ابتدا سے تدریجی طور پر مقالہ نگاری تک لے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔

جب آپ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے خیال یا کسی شے کے بارے میں اپنے

لے معلم انشاء کے دوسرے حصے میں قواعد و ترجمہ کی مشق و ہدایات کے بعد انشاء کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کی غرض سے کچھ موٹے موٹے اصول بتا دیے گئے ہیں، اور کچھ ہدایات بھی دی گئی ہیں اور اس کے بعد چند نمونے دیئے گئے اور مشق کرائی گئی ہے تاکہ انشاء کو باقاعدہ شروع کرنے سے قبل اس سے کچھ مناسبت (باقی ماٹیر اگلے صفحہ پر)

تاثر یا اپنے گرد و پیش کی کسی حالت کو بیان کرنا چاہیں گے تو عبارت و الفاظ کے صحت استعمال کے ساتھ آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہوگی کہ آپ بات کس انداز میں کہیں اور کس طرح مؤثر اور سچے طریقے سے اپنے مقصد کو سامع یا قاری کے ذہن میں اتار دیں اس کے لئے آپ کو نگرہوگی کہ آپ کے قلم سے نہایت مناسب اور مطابق حال عبارت نکلے اور صحیح مضمون تیار کرنے میں آپ عاجز نہ رہیں۔

اس مقصد کے لئے الفاظ یا عبارت سے کشتی کرنے اور عبارت بنانے میں دھاندلی کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ آپ اولاً موضوع پر ایک نظر ڈالئے، اس کی غرض اور فروری مضامین پر توجہ دیجئے اور ان سب کو اپنے ذہن میں ایک خاکے کے ماتحت لائیے اور پھر اسی کی مقدار اور ترتیب کے لحاظ سے معقول عبارت کا انتخاب کر لیجئے جس کی تیاری میں آپ کو کہیں تفصیل اور کہیں ایجاز اختیار کرنا پڑے گا۔ اور اس کام میں کامیابی کے لئے آپ کو تفصیل و تجزیہ کی مشق ہونی چاہیے۔

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ ص ۱۰) اور واقفیت پیدا ہو جائے اسی لئے وہاں جو مشقیں کرانی گئی ہیں وہ سادہ اور ابتدائی مشقیں تھیں، باقاعدہ اصول اور اقسام کے ساتھ انشاء نہیں لکھانی گئی بلکہ صرف سادہ سہل انداز میں آپ سے آپ کے مشاہدات اور تاثرات قلم بند کرنے گئے اب اس حصہ میں باقاعدہ مقالہ نویس کے اصول و طریقے اس کے انواع اور مدارج کے لحاظ سے دیئے جا رہے ہیں اسی کے ساتھ مثالیں اور پھر ان کے ہم جنس مضامین پر مشقیں ہیں۔

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

التفصیل والتجزیة

کبھی ایک سطر کی عبارت بڑھائی جاتی ہے تو ایک مقطوعہ بن جاتی ہے اور ایک مقطوعہ پھیلا جاتا ہے تو ایک صفحہ بن جاتا ہے، اور کبھی ایک شخص ایک جملہ بول کر رہ جاتا ہے لیکن دوسرے وقت وہ اسی کو پھیلا کر ایک مضمون بنا لیتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ایک جملہ ہے ساعتی غالباً اس کو ذرا پھیلا یا گیا تو ہو گیا ان ساعتی لا توجد فی کل دکان لغلانہا وقتہا وقد انفتحت فی شرائہا ثلاث مائتہ روبیة وہی مصنوعة فی اکبر مصنع من مصانع العالم۔

کسی بھی جملے کو جب آپ پھیلائیں گے تو وہ پھیلے گا اور جس قدر آپ اس کو بڑھاتے جائیں گے وہ بڑھتا جائے گا اور اس میں مختلف اور متنوع لیکن مناسب اور مطابق متنوع باتیں شامل ہوتی جائیں گی اور اس میں نئے نئے مضامین نکلتے آئیں گے، اس بات کو واضح کرنے کے لئے ایک جملہ چار قطعوں میں دیا جاتا ہے جس میں ہر دو سراقطعہ پہلے سے بڑا ہے جملہ ہے ”مدارستی جمیلۃ“

(۱) مدارستی جمیلۃ المنظر انیقۃ المبتی

② مدرسۃٗ جميلةٌ تُمتعُ النظرَ إليها وتجعلُ زائرها معجبا باناقته^(۱)
وروعةٗ جمالها^(۲).

③ مدرسۃٗ جميلةٌ كلما دخل إليها اُثردت من جمال مظهرها و
مبناها اذ تتكون من بناء فخم وشكل رائع^(۳) حيث يتمنى كل
طالب ان يلتحق^(۴) بها حتى تجتمع لديه متعتان، متعة العلم
ومتعة النظر البهيج.

④ كان منشؤ مدرسۃٗ يملكون سلامة الذوق ونظرات شاقبة
فما كانوا يبغون مبنىً بسيطاً او عمارة ساذجة لا تدخل في النفس
السرور ولا تبهج القلب وتريح الذوق كأنها جدران وسقف
اقامت لاضطرار الحاجة الى ذلك.

فاحضر والبناء منها من المهندسين المهرة الذين يحسنون إيجاد
تشكيلات جميلة للمباني، تشكيلات تقضى الضرورة وتسهل في نشاط
التعليم في ارجائهم وتروض ذوق الرجل وتوسع لآداء فرائضه من امور
دينية وشؤون علمية، وانفقوا على ذلك مبلغاً عظيماً من المال لإيجاد
هذا الجمال الساحر والروعة المدهشة الذين يبعثان في نفوس
رؤاها البهجة والسرور ويجعلان زائرها يغتبط بمشاهدتها ويحمل
معها ذكرها أينما حل ويثنى على المشرفين عليها وعلى بنائهما^(۵).

اسی طرح کسی بھی موضوع کو پھیلا بڑھا کر بڑا کیا جا سکتا ہے، اب آپ یہ تو سمجھ گئے
ہوں گے کہ مختصر موضوع کو کس طرح مفصل بنایا جا سکتا ہے اور ایک چھوٹے سے جملے کو

ایک بڑی عبارت میں کس طرح تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن آپ کو یہ بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ آپ جو بھی عبارت لکھیں مرتب سلیس اور متناسب الجمل والألفاظ لکھیں پوری عبارت موضوع کے تحت ہو اور اس میں موضوع کی روح جاری اور ساری ہو، ہر جملہ دوسرے جملہ سے رشتہ رکھتا ہو، یا ان میں رشتہ قائم کیا گیا ہو۔

آپ کی دل چسپی اور تفہیم کے لئے چند موضوع اور قطعے مزید دیئے جاتے ہیں تاکہ آپ کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جائے، یہ قطعے مکمل مضمون نہیں بلکہ مختلف مضامین کے مقطوعے ہیں، اسی لئے تمہید و اختتام سے خالی ہیں۔

① عمل ساعی البرید۔

وهو يؤدّي عمله سعيًا أو مشيًا على الأقدام وقد يركب دراجته لمسافة بعيدة، والسعاة فريقان، فريق يتسلم الرسائل من مكتب البريد فيضعها مرتبة في حقيبته، ثم يطوف في الشوارع والطرق، وعلى المنازل، والحوانيت والمقاهي، فيسلم كل واحد رسالته وفريق يطون بصناديق البريد المثبتة بالجدران، فيجمع ما فيها من الرسائل في حقيبته، ثم يعود إلى مكتب البريد حيث تختم هناك ثم يحملها القطار إلى شتى الميادين والقطار.

وساعی البرید يقوم بعمل نافع عظیم ويقدم لنا خدمة جلیلة تضع بین یدیه أسرارنا وأموالنا فیبلغها أهلنا وصدقائنا كاملة غیر منقوصة ویریحنا من العناء والمشقة۔

ذکورہ بالا قطعے میں دو باتیں ہیں، ایک تو عمل ساعی البرید کا وصف دوسرے

عمل ساعی البرید کی افادیت اور اس پر اپنا خیال
دوسرا قطع ہے :-

(۲) الازہار زینۃ المآدب والحفلات۔

المآدب^(۲۱) والحفلات^(۲۲) تزیید رونقہا وبہاءہا الازہار فانہا تمنح المکان
الذی توضع فیہ باقتہا جمالاً وروعۃ فیمتّع الحاضر ہون ابصارہم
بہا ویشتمون رواحہا فیرتاحون بہا ویبلغ بذلک سرورہم مبلغا
عظیما تہتذبہ نفوسہم ویرتاحون للجلوس ولا یسأمون وہم
ینتفعون بالشم والنظر کلیمہما فی زینۃ للمجالس وروائح طیبۃ
قواحہ^(۲۳) للشاہدین وعلامۃ حسن الذوق وقد کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یحب الطیب کثیرا۔

(۳) القطار لیجرى علی الخطوط الحدیدیۃ :-

وان القطار لیجرى علی خطوط کأنہا خیوط مدت علی بسیطة الأرض
مستمرۃ فی طولہا تجعل البلدان تحتہا کالواقعة فی شبکہ یجرى
علیہا القطار بہرۃ فانقۃ بدوان عجلاتہ علیہا لاترکہا فیئینۃ^(۲۴)
من الوقت ولا تزول عنہا۔

(۴) وبالأمطار حیۃ للأرض :-

وانما الأرض لتتروبق نزول المطر حیثما تشتد الحرارة ویشد وهج
الشمس ویجف کل شئی علی ظہرہا اویکادیجف فیازل حین ذاک
المطر فیہب حیۃ لکل مخلوق وحیۃ لکل ما یصلح ان یکون

نباتا وتاتي الأرض به حياة خصبة ناضرة.

⑤ والحج يجمع بين مسلمي مختلف الديار والأوطان في محل واحد وفي الحج منفعة اخرى جلييلة لا تحصل من طريق آخر هي انه يجمع به حول بيت الله الحرام لتأدية فريضة الحج ألوف من المسلمين من اجناس مختلفة وشعوب متفرقة في عدد ضخم لا تجمعهم ولا تربطهم فيما بينهم الا كلمة الاسلام ولا تفرقهم غيرها وذلك تصديق قول الله عز وجل "واذن في الناس بالحج ياتوك رجالا وعلى كلف^(١) ضا^(٢)مرياتين من كل فج^(٣) عميق"

الدَّرْسُ الثَّانِي

التجزئة واعتدال الاجزاء

مضمون لکھتے وقت مناسبت اور یکسانی کا خیال و لحاظ کرنا نہایت ضروری ہے، جب کسی بات یا کسی موضوع کا تجزیہ کرنا ہو تو عناصر میں یکسانی اور ہم آہنگی پر پوری توجہ دینی چاہیے اور مضمون و عبارت میں ترتیب معقول اور باعتدال ہونی چاہیے۔ تاکہ پورا مضمون ایک طرز کی متعدد کڑیوں کا سلسلہ معلوم ہو، اصل باتیں اصل جگہ پر اور ان کے متعلقات ان ہی کے ہمراہ آئیں، پورے مضمون میں اس طرح کی یکسانی اور اعتدال لازمی ہے مثلاً ایک جملہ ہے کہ ”زید نیک مسلمان ہے“ اس جملہ کو اس کے عناصر اصول و فروع، اصل و متعلقات پر حسب ذیل طریقے سے پھیلا یا گیا ہے۔

زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۲) نماز روزہ کا پوری طرح پابند ہے (۳) اللہ سے ڈرنے والا آخرت کی فکر رکھنے والا ہے۔ خوش معاملاً اور دیانت دار ہے الخ اس کو اور پھیلا کر حسب ذیل صورت میں کر دیا گیا:- زید نیک مسلمان ہے (۱) زید کا ایمان مخلصانہ ایمان ہے (۱) اللہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام بھی ہو اس سے پرہیز کرتا ہے (ب) اس کی مرضی کے مواقع کی تلاش و جستجو میں رہتا ہے۔

نماز روزہ کا پابند ہے (ا) نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنے میں تساہل نہیں کرتا۔
 (ب) نماز میں خشوع و خضوع اور کیفیت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے (ج) اس
 کی نماز اللہ سے بہت ڈرنے والے کی نماز ہوتی ہے (د) جب رمضان قریب آتا ہے
 تو پہلے سے اس کی تیاری شروع کر دیتا ہے (ہ) روزہ، تلاوت و عبادت میں گزارتا
 ہے اس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچتی، زبان کا سچا، قول کا پکا ہے۔
 اس طرح جو بھی موضوع لکھنے کے لئے انتخاب کیا جائے اس کو اس کے عناصر پر
 یکسانی کا لحاظ کرتے ہوئے تقسیم کر لینا اور سہل اور شستہ عبارت میں تحریر کرنا چاہیے نذول
 میں ایک مثال اور دیکھئے موضوع ہے:- الخلق الحسن یحبب صاحبہ الی الناس
 اب اس کے عناصر نکال کر اس کو پھیلایا جاتا ہے۔

① انک اذا بتسمت لأحد وتکلمت معه بلطف وظرف^(۱) وخطابته بأدب
 واکرام۔

② واتک اذا رعیت الضعفاء وتفقدت احوال المساکین والبؤساء۔

③ وانک اذا بذلت اموالک لاغاثۃ ملهوف او لاطعام جائع اولفترۃ
 مظلوم۔

④ واذا دومت فی خدمۃ الجميع تشفق علی الصغیر وتحترم الکبیر وتخدم
 الشیخ الضعیف۔

⑤ واذا استقامت سیرتک وسرت علی الآداب الاسلامیۃ وتأسیت
 بسیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

① تحببک اخلاقک الی الناس وتعلو منزلتک فی نفوسہم۔۔

- ② و تكسب اصدقاء محبين ويدخل حبك في قلوب الناس۔
- ③ وتصير مكرما محترما مجتلا^(۱۱) لدى الصغار ومحبا مكرما لدى الأتراب ومقربا عزيزا لدى الكبار۔
- ④ وتعد من خيرة الناس يوليئك الشاء العظم والذكو الجميل۔
- ⑤ وتحرز ثواب الآخرة وحمد الاولى۔
- مذکورہ قطعہ دس عنصروں میں تقسیم کیا گیا ہے، اسی کو آپ اس سے چھوٹا بھی کر
 کر سکتے ہیں اور اس سے بڑا بھی کر سکتے ہیں۔ اس تفصیل سے امید ہے کہ آپ کے ذہن نے
 طریق تفصیل و اختصار کو اخذ کر لیا ہوگا۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

تعیینُ المواضیع

تفصیل و اختصار، تحلیل و ترکیب کی وضاحت گزشتہ صفحات میں اچھی خاصی ہو چکی ہے اور معلم الانشاء حصہ ثانی میں بھی انشاء کی کچھ مشقیں کرائی جا چکی ہیں، وہاں پر ردی ہوئی ہدایات بھی غالباً آپ کو یاد ہوں گی، اب یہاں پر قوت استعداد کے لئے مفید معلوم ہوتا ہے کہ مقالہ نویسی سے قبل آپ چند ابتدائی مشقیں بھی کر لیں۔

ذیل میں چند قطعے پیش کئے جاتے ہیں، ان کو پڑھئے، ان کے عناصر پر غور کیجئے اور پھر ہر قطعہ کا موضوع متعین کیجئے اور عنوان بتائیے اس طور پر کہ گویا یہ قطعے انہی موضوعات یا عنوانات پر لکھے گئے ہیں۔

① والكهرباء تسير التمام الذي ينشر في المدينة كالكثرايين في الجسم
 فيربط بين انحاءها ويقرب اجزاءها ويصلها بفضواحيها التي لولاه
 لم تبلغها الا بالمشقة والتعب فتسهل اعمالنا لأننا نصل الى غاياتنا
 في اقرب زمن وتروج التجارة اذ تقتصر بفضلها المسافات ويتوفر
 به الوقت۔

وهي تدير الآلات التي تخرج النسيج^(١) والتي لم تكن قد ارا الا ايدي الأقياء منا قبل اكتشافها والايدي مهمالنت قوتها ضعيفة و بطيئة في العمل وانها تنير لنا في الظلام فتبدد كآن الليل قد تحول الى النهار و كآن الشمس قد طلعت في جح ليل فتجعلنا نبصر كل خفي و ظاهر كما نراها في الوقت الذي تضي لنا فيه الشمس .

٢) والقطار ينقل البضائع سواء اكانت خفيفة ام كانت ثقيلة، ونرسل به طر^(٢) ودنا من كتب ومصحف وحلاوي^(٣) واطعمة، والمراق^(٤) التي نحتاج اليها حيناً بعد حين لأننا لا نقدر أن نسا فر كل حين لجلب هذه الامتعة والبضائع او لنقلها واننا نطلب به حواجنا وامتعتنا الثقيلة من الآلات والمكينات وبضائع العمارة والصناعة ونصد^(٥) ونستورد^(٦) حاصلات الزراعة والخامات وغير ذلك مما لا يمكن حملها الا بالقطار .

٣) وان منافع السيارة^(٧) لكثيرة منها انها سريعة، سرعة فائقة تقطع الأميال في بضع دقائق ويبلغ ركبها في اقل وقت الى ابعد مدى ولا تنال سرعتها تزود ان على الأيام والليالي، سبحان الذي سخرننا هذا وما كان له مقرنين .

٤) وان مدرستنا دار العلوم لندوة العلماء لتحتوي على مسجد فخم عظيم تؤشر روعته في نفوس الناس وتأسر اللب قد بنى بالحجر العادي و بالرخام وانه واسع وجميل فيه ميفاءتان ومناارتان عاليتان تشبهان رمحين منتصبين ذاهبتان في السماء

الدَّرْسُ الرَّابِعُ

تفصیل المواضع

چند موضوعات یا عنوانات لکھے جاتے ہیں ان کو پھیلائیے بڑھائیے اور ان پر قطعے لکھئے، لکھتے وقت وہی طریقہ اختیار کیجئے جس کی ہدایات گزشتہ صفحات میں دی جا چکی ہیں، عبارت سہل اور فصیح ہونی چاہیے اور مطلب واضح اور صاف۔

فصیح سے مراد مشکل الفاظ یا غیر معروف جملوں کا استعمال نہیں بلکہ مراد ہے صحت اعراب و حسن ترکیب اور بلاغت تعبیر۔

آسانی کے لئے ہر جملے کے آگے وصف اور فوائد کے لفظ لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ آپ موضوع کی قسم اور نوعیت بھی سمجھ لیں۔

- | | |
|-----------------------------|---------|
| ① عمل ساعی البرید | (وصفہ) |
| ② عمل ساعی البرید | (فوائد) |
| ③ الأطفال في العيد | (وصفہ) |
| ④ حالة الأرض بعد نزول المطر | (وصفہ) |
| ⑤ السفر بالقطار | (فوائد) |
| ⑥ العقل | (فوائد) |
| ⑦ النزهة | (وصفہ) |
| ⑧ النزهة | (فوائد) |

البَابُ الثَّانِي

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

مقالات

مقالہ مقطوعات کا وہ مجموعہ ہے جس میں کوئی رائے یا نظریہ خیال یا حقیقت بیان و ثابت کی جاتی ہے، جو مضمون کسی نظریہ یا خیال کو ثابت کرنے اور واضح کرنے کے لئے قاعدہ کے ساتھ اسی نظریہ یا خیال کے مقدمات و دلائل سے مرتب کیا جائے گا اور جس کے نتیجے میں پڑھنے والے کو کوئی نکتہ یا حقیقت معلوم و ماہل ہوگی وہ مقالہ کہلائے گا۔
مقالہ حسب ذیل اجزاء پر منقسم ہے :-

الافتتاح۔ الموضوع۔ عناصر الموضوع۔ الاختتام۔ العنوان

افتتاح :- مضمون کے وہ الفاظ یا عبارت جس سے مضمون کی ابتدا کی جائے اس کو ایسی عبارت ہونا ضروری ہے جو مضمون کی اگلی عبارتوں کے لئے مقدمہ اور تہبید کی حیثیت رکھتی ہو، اس کے سہارے مضمون شروع ہوتا ہو اور اس سے موضوع پر روشنی بھی پڑتی ہو۔
موضوع :- مقالہ کا مقصد اور مرکزی مضمون جو پورے مضمون کا محور ہوتا ہے۔

عناصر الموضوع :- موضوع کے مرتب و منقسم اجزا ہیں۔
 اختتام :- وہ عبارت یا الفاظ جن پر مضمون ختم ہوتا ہے اور جو گویا مضمون کا نتیجہ
 اور خاتمہ ہوتے ہیں۔
 عنوان :- مضمون کی سرخی۔

افتتاح :- عناصر الموضوع اور اختتام کے باقاعدہ سمجھنے کے لئے آٹھ دس سطروں
 کا ایک مضمون لکھا جاتا ہے اس سے آپ انشاء اللہ ان اصول کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔
 عنوان ہے القلم موضوع ہے القلم نعمة الله العظيمة على الانسان يخدمه
 خدمات جلیلة۔ مضمون حسب ذیل ہے :-

الافتتاح :- القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان۔
 عناصر الموضوع :- (۱) يرفع به اقواما ويضع الآخرين (۲) انه يُصنع
 من القصب الحقيقى والحديد الرخيص ويعمل أعمالاً ضخماً
 (۳) يحصل في يد انسان فيقوم له مقام السلاح الحاد في يد المقاتل
 الباسل (۴) ويحصل في يد انسان آخر فيصبح له كعصا الحكم على
 أمة أو بلاد (۵) ويحصل في يد انسان ثالث فيصير به عالماً نحويّاً
 أو أدبياً بارعاً (۶) به ينقسم الناس الى صغير وكبير وشريف
 ووضيع (۷) وبه تُقضى الأمور وتُداسر دفة البلاد (۸) وبه
 يتميز الإنسان عن الحيوان وتختراع المخترعات ويُدلى بحكم
 وعلوم ومعارف۔

الختتام :- فانما جعله الله نعمة عظيمة قلباً وتسايها نعمة من

نعم الدنيا فحق لنا ان نستخدمه في الخير.

اسی مضمون کو آپ کسی بڑے مضمون کے عناصر و اجزاء سمجھ کر ایک بڑا مضمون بھی کر سکتے ہیں۔ نیچے اس کو ذرا اس سے بڑی شکل میں دیکھئے۔

القلم نعمة الله التي انعم بها على الانسان دون الحيوان يرفع الله به كثيرا من الناس من المنزلة الوضيعة الى المنزلة الرفيعة ويسقط الله به كثيرا من الناس فيعيشون جهلاً لأرعاع الناس لا قيمة لهم في الحياة ولا وقار لهم ولا عز ولا يعابأ بهما احد وقد اقسم الله تعالى به فقال ت والقلم وما يسطرون، وذكره في كلامه المجيد.

انہ رخیص جداً لکثرة ما یصنع فثمنه قلیل وعمله جلیل لا یصنع الا من الخشب القصیر التافه أو بقطعة صغيرة من الحديد الرخیص غیر انہ یؤدی أعمالاً ضخماً و یقضى ما رب کثیرة للإنسان۔

یحصل فی ید الإنسان فیستعمله، ویستخدامه فی حاجاته، فیصبح له کانسلاح الحاد الماضی فی ید مقاتل باسل یقتل الفساد و یطعن النفاق و الفسوق و یرحوا الباطل و ینهدمه، بامر الله سبحانه و تعالیٰ۔

و یحصل فی ید انسان آخر فیرتفع به الی منزلة السیادة و درجة العزة قد یحکم أمة أو شعباً و قد یرکون قاضیا حکماً یحکم بالعدل و یقضى بالفصل و یحقق الحق و یبطل الباطل و یحل مشکلات الناس۔ و انما ینقسم الناس بالقلم الی صغیر مجهول حامل الذکر والی

کبیر معروف ذائع الصیت والی شریف عزیز والی و ضیع ذلیل۔

وبه تقضى امور الناس وتداردفة الحكم على البلاد -
وبه يتميز الانسان من الحيوان ويخترع المخترعات ويُدلى
بحكمه ويتقدم في علوم ومعارف فانما جعله الله نعمة عظيمة قلما تساويها نعمة
من نعم الدنيا في حق لنا ان نستخدمه في الخير ولرضا الله سبحانه فانه
من عطاياه العظيمة ومن نعمه الجليلة -

الدَّرْسُ السَّادِسُ

آپ نے ایک مقالے کو دو چھوٹی بڑی شکلوں میں پڑھا، اس کے عناصر اور موضوع دیکھے، افتتاح و اختتام کی اہمیت اور ضرورت دیکھی، مقالے میں تسلسل اور یکسانی، جملوں کا ایک دوسرے سے رشتہ و اتصال بھی دیکھا اس سے آپ کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح آگئی ہوگی۔ اب کچھ مزید اصول و تفصیلات سن لیجئے۔

مقالہ ایسے حقائق و معانی پر مشتمل ہوتا ہے جو کسی نقطہ نظر کی تائید و اثبات کے لئے سہل، سلیس اور معقول ترتیب کے ساتھ واضح اور دل چسپ اسلوب میں جمع کر دیئے جاتے ہیں، یہ معانی قاری کو تدریجی طور پر اسی متعین خیال کی جانب لے جاتے ہیں، پڑھنے والا زیادہ محسوس بھی نہیں کر پاتا اور اس خیال یا نظریہ تک اس کے دلائل و مقدمات سے باسانی و بے تکلف گزرتا ہوا پہنچ جاتا ہے۔

کامیاب تر مقالہ وہی ہوگا جس میں مقدمات و دلائل خوش اسلوبی کے ساتھ عمدہ و معقول ترتیب میں پائے جاتے ہیں، مضمون مرکزی نقطہ خیال عموماً اختتام کی عبارت میں پایا جاتا ہے اور افتتاح کی عبارت سے بھی اکثر اس کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے، مضمون کی ساری عبارتیں اور سب جملے اسی ایک مرکزی نقطہ خیال تک پہنچانے کا کام

کرتے ہیں، بعض مضامین کا مرکزی نقطہ خیال پورے مضمون میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کبھی کبھی اس کو صاف الفاظ میں کہا تو نہیں جاتا لیکن پورا مضمون اپنی ترتیب معانی و طریق اسلوب سے اسی کو ثابت کرتا ہے۔

مقالہ چند مقطوعوں کا مجموعہ ہوتا ہے وہ مقطوعے ایک دوسرے سے مضبوط جڑے ہوتے ہیں ہر مقطوعہ جملوں سے مرکب ہوتا ہے اور وہ جملے کبھی اسی طرح ایک دوسرے سے باقاعدہ جڑے ہوتے ہیں، جملوں اور مقطوعوں کی ترتیب ایسی ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر اگلا اپنے پچھلے کی تہید اور مقدمہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی ضرورت پیدا کرتا جاتا ہے اور ہر پچھلا اپنے اگلے کے بغیر بے ربط و بے معنی معلوم ہوتا ہے، زنجیر کی طرح کہ اگر اس میں سے کوئی کڑی گر جائے تو زنجیر دو ٹکڑے ہو جاتی ہے، اسی لئے جملوں اور لفظوں کا انتخاب اور ان کی ترکیب و ترتیب بھی اہمیت سے ہرگز خالی نہیں۔

جملوں اور مقطوعوں میں آپس میں اتصال و تعلق کبھی حرفوں لفظوں اور کبھی جملوں سے کیا جاتا ہے اور کبھی عبارت کا سیاق و سباق خود اتصال و تعلق پیدا کر دیتا ہے۔ اس تفصیل کے بعد آپ کے سامنے چند متنوع مقالات مع اپنے عناصر و موضوعات کے مثال کے طور پر دیئے جا رہے ہیں، ہر ایک کے ساتھ ایک ایک مشق مع عناصر و موضوعات کے دی گئی ہے، ان مثال کے طور پر دیئے ہوئے مقالات کا طرز دیکھئے اور پھر انہیں کے طرز پر مقالے لکھئے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ

احدى المخترعات الصناعية

السيارة — المثال (١)

ترى السيارة ليلا ونهارا غادية راحة^(١) بسرعة فائقة غريبة كأنها عفرية من الجن جميلة المنظر فكانت لها معرفة مؤنقة^(٢).

تتحرك وتنتقل ليركبها الناس ويصلون الى غاياتهم في عجل.

انما كان السفر قبل اختراعها شديداً مرهقا كان الناس يسافرون مشيا على اقدامهم أو إذا انفجوا راحة وطلبوا نعمة اخذوا دابة أو مركبا مرتبطا بحيوان يجره يركبون، في رحلاتهم لكنه كان يلحقهم الارهاق الشديد والتعب الكثير ولم تكن مركبهم التي تحملهم ولا الدواب التي يمتطونها بمريحة لهم لانها كانت ابطاً من أنفسهم هم سوى الخيل اذ هي اسرع الدواب واسبقها لكنت تجد قليلا من الناس من يقدر على اقتناء الخيل حيث هي اغلى واتن من لاجل اهميتها في أعمال كثيرة من الحرب وغيرها فكان الناس يحتاجون الى أسرع مركب يبلغهم الى غاياتهم في اقرب وقت وأقصر مدة فاهدى الناس الى البترول السائل في الارض فحفر واعنه

وكشفوا عن بعض اسرارها واخترع هناك رجل موكبا سيدي بذلك الوعود
فكان سيارته .

إن منافع السيارة لكثيرة منها انها سريعة، سرعة، فائقة، تقطع الأميال
في بضع دقائق ويبلغ ركبها في أقل وقت الى ابعد مدى ولا تنال سرعتها
تزداد على الأيام والليالي فسبحان الذي سخولنا هذا وما كنا له مقرنين .

وان في السيارة مقاعد مريحة ينعم الركاب بالعود عليها لنعمتها
وانقباضها الى تحت بنعومة، وانبساطها حينما تخلو والرجل اذا جلس عليها
فكأنما جلس على فراشه في بيته وانها تسير بخفة عجيبة حتى في بعض الاماكن
لا يشعر الذي تم بجانبه أن سيارته مرت به ومزايا السيارة لكثيرة وبعضها
هذه التي ذكرناها .

تقسيم المقالة السابقة الى عناصرها

الموضوع :- الابانة عن صفة وحقيقة السيارة ومنفعتا وضرورتها .

العنوان :- السيارة .

الافتتاح :- رؤية السيارة غادية راحة جميلة المنظر خفيفة السير

العناصر :- (١) سفر الناس قبل ظهور السيارة (٢) تعبهم بالركاب الاخرى

البطيئة (٣) قلة وغلاء الخيل (٤) وجود البترول (٥) اختراع السيارة

(٦) من منافعها السرعة (٧) والراحة في الجلوس والخفة

في السير .

الاختتام :- ومزايا السيارة كثيرة ذكرنا بعضها-



كتب مقالة مشتملة على العناصر الآتية

الموضوع :- الابان، عن صفة الطائرة^(١) وحققتها و شكلها و ضرورتها
ومنفعتها. العنوان

الافتتاح :- كان اخي الأكبر يريد مشاهدة المطار فصحبته و رأيت
طائرة من قرب.

العناصر :- (١) طيران الطائرة كالطيور (٢) سرعتها الخارقة (٣) غذاؤها
البترول (٤) من منافعها جداها في الحرب لوصولها الى كل مكان
كجسرجوي (٥) سرعتها الطاوية للأرض وتوفير الأوقات (٦)
الراحة فيها كالسيارة (٧) سرعتها لاتزال تزداد (٨) مستقبلها
المأمول.

الاختتام :- ويرا الناس ان الطائرة لاتكفي لطموح^(٣) الانسان كذلك فهو
يحاول اختراع مركب اسرع من الطائرة بكثير يكون غير محتاج الى
البترول.

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

على

أحد الحيوانات

الجمال - المثال (٢)

الجمال حيوان من الأنعام طويل الأعضاء نعليها أكبر من البقر الوحش بقليل، له أمهجل طويلة، وجسمه لا بأس به يعلو على جسمه عنقه وهو أطول شئ في جسمه كى يرتع في الأرض واققادون أن يضطهر الى البروك ويمد عنقه الى ما فوقه، فيبلغ الأغصان المرتفعة، للأشجار فيقتطف ماشاء من نبات أو ثمار وعلى ظهره سنام يشبه الهرم يحتوى على الشحم الوافر يغذيه حينما ينعدم له، ما يأكله لعدة أيام وتحت أرجله أخفاف تمنع من السوخ في الرمال لأنه يسير في الرمال كثيرا ولذلك سقى بسقينة الصحراء يحتوى بطنه على ازقاق^(١) وكر وش تتضامن الأولى ما يجمعها، الجمال من الماء للأوقات العصبية التى لا يوجد فيها الماء لخلو الصحراء من المياه مآت من الأميال ولأجل هذا يملأ البدو والأعراب الساكنون فى الصحارى حياضهم بالماء أيام المطر ثم يستعملونه طول السنة ولا يسكنون أيضا

الآ في الأمكنة التي تقرب من المياه حتى لا يموتوا في الصحراء عطشا ويحملون معهم الماء الكثير في اسفارهم في الصحراء لكن الماء كلما نفذ ولم يوجد عدة أيام يشرب الجمل من مائه المذخور.

والجمل يوجد كثيرا في المواضع الصحراوية والأماكن الرملية والأعراب وغيرهم الذين يسكنون الصحراء يقتنون الجمال ويستزيدون من انسابها اذ الجمل ينفعهم في مختلف جوانب حياتهم يشربون من لبنه ويكتسبون من صوفه ويبنون الخيام وغيرها يستعملونه مطية في اسفارهم واذا اجاعوا وعطشوا ولم يعثروا على غذاء ولا ماء يلتجئون الى ذبحه فيأكلون لحمه ويشربون مائه المذخور ثم انهم يعوزهم في رحلاتهم الشاقة لأنه يحتمل شدة السهر ولا يجزع ولا يتعب تحت ملل الجوع والعطش ويصبر على الجوع والعطش سبعة ايام من دون اجترار وانما اخفاه تجعله قادرا على السير في الرمل ولذلك لا يساويه غيره من الحيوانات وانه بصير بمواضع المياه المدفونة تحت الرمال الجافة التي لا يعرفها غيره يشمها الجمل فيدل عليها بالبروك على رمالها واذن يعلم الناس بوجود نبع الماء في الرمل.

ان الجمل يملك صفات حسنة جلية من حلم وصبر لا يساويه في ذلك حيوان اخر وقد خصه الله تعالى بالذكر في كتابه الحميد اذ يقول (رافلا ينظرون الى الابل كيف خلقت) ان الجمل للعرب كل شئ، هولهم غذاء وشراب، لباس ومطية هادٍ ورفيق في السفى، مرفق في الحاجات،

مركب في الحرب، ثروة في أيام السلم، مال عند الضرورة.

تقسيم المقالة السابقة إلى العناصر

الموضوع :- وصف الجمل، جسمه وفوائده.

العنوان :- الجمل.

الافتتاح :- الجمل حيوان من الانعام.

العناصر :- (١) شكله وجسمه (٢) سنامه (٣) اخفاه (٤) كم وشبه

واذقاه (٥) اين يوجد بكثرة (٦) علاقته بالصحراء وجدواة

فيها (٧) ارتفاع الصحراويين به وطرق الانتفاع به (٨) خلقه

ونفسيته.

الاختتام :- ان الجمل يملك صفات حسنة من حلم وصبر الى غير ذلك

ان الجمل للعرب كل شئ الخ

المقدار :- صفحة ونصف.



اكتب مقالة على الفرس واليكي عناصرها

الافتتاح :- الفرس حيوان من خير دواب الله التي خلقها الله تعالى مستخر

للإنسان إنه مفطور على صفات نبيلة عظيمة ويؤدي أعمالاً كبيرة سامية.

العناصر :- (١) جماله (٢) لونه (٣) جسمه وهيئته (٤) ذكوره في
الأدب العربي والأدب الحرى وفي القرآن (٥) صفاته من طاعته
لسيدة ووفائه لصاحبه (٦) منفعه في السفر (٧) ضرورته في
الحرب (٨) في الأعمال الأخرى (٩) ولوع الناس باقتناؤه بعضهم
لحاجتهم وبعضهم لإظهار الغنى والسراوة (١٠) اليوم قل نفعه
وعنايه لاختراعات المراكب الآلية والسيارات والطائرات -
الاختتام :- على كل فالخيل نعمة من الله وآية من آياته في خلقه
وركوبه واقتناؤه من علائم الرجولة والبطولة -
الموضوع :- الخيل صفة وفائده

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

على عامل من خدّمة الإنسان في حياته الجمّة

ساعي البريد — المثال (٣)

ساعي البريد خادم من خدّمة الأمة والبلاد الذين نستعين بهم في قضاء ما دربنا الكثيرة التي لا حول لنا في أدائها ولا نستطيع أن نعمل لها بأنفسنا.

انه يلبس حلّة خاصة بتيّة اللون ويعتم بعمّة حول رأسه و يحمل حقيته من جلد، تكون فيها عدّة جيوب لوضع أشياء مختلفة يضع في بعضها الرسائل وفي بعضها النقود وفي بعضها الأشياء الأخرى من قلم ومحابرة لتلايتعمل عمل الكتابة إذ المر يوجد القلم ويحملها على الأعمد في الأصقاع التي أكثر أهلها من غير المتعلمين.

وانه يتصف بصفات خلقية خاصة من أمانة ونشاط في العمل و أداء مسؤولية واجبة تراه غاديا زائحا مبرك وبمن يجاورك يوزع الرسائل على أهلها لا يلوى على شيء ولا يمضي وقته في غير عمل ثلاثا آخر عن تأدية واجبه المأمور به وتسرّي الناس ينتظر ونه انتظارا شديدا

ويرتقبونه بفارغ الصبر وهو يعرف في الأعمدة لغات من هندوكية وأردوية وإنجليزية لأن عناوين الرسائل تكون في عدة لغات حسبما يتكلم الناس بها ولذلك تجد أن الرسائل التي تحمل العناوين في اللغة الإنجليزية والتي تحملها في اللغة الهندوكية كذلك تصل جميعا إلى أصحابها دون أن يحول في وصولها اختلاف اللغات ومشكلة رسم كتابتها.

وساعى البريد نوعان الأول منهما يتسلم الكتب والرسائل من مكتب البريد الواردة من أنحاء البلاد المختلفة ويوزعها على أصحابها بنشاط ملحوظ، بعضهم يسعون على أقدامهم وبعضهم يستخدمون الدراجات، والثاني يجمع الرسائل من صناديق البريد المعلقة في أحياء المدن و في البوادي ويوصلها إلى مكاتب البريد وهناك يختم عليها ثم يبعث بها إلى أهلها.

ولساعى البريد فضل كبير في تهليل مشكلتنا وتوفير وقتنا فإنه لو لا عمله لأرهنقنا الاتصال بأصدقائنا وأقاربنا وغيرهم من أناس آخرين أما الآن فلانعمل سوى ان نكتب العناوين على الظروف ونلصق عليها الطابع ونلقيها في صناديق البريد ونطمئن على حفظها وعلى وصولها وعند الله لأجر عظيم على البربالناس وإعانتهم.

تقسيم المقالة السابقة على عناصرها

الموضوع :- إبانة عمل ساعى البريد ووصفه وفائدته.

العنوان :- ساعى البريد.

العناصر :- (١) لباسه وأداته (حقيبته) (٢) أمانته ، خلقه ونشاطه

(٣) علمه (٤) نوعية (٥) فضله وفائدته.

الافتتاح :- كون ساعى البريد خادماً للأمة ، واستعانته في قضاء

مآربنا التي لا نقدر على قضائها الا ببدل وقتنا الثمين الكثير.

الاختتام :- فضله وفائدته (سبق ذكره في العناصر)



اكتب مقالة وإليك هذه العناصر

الموضوع :- إبانة عمل الشرطي ووصفه في مختلف أعماله

وهيئته وفائدته.

العنوان :- الشرطي.

العناصر :- هيئته ولباسه وجمعه (٢) وصف عمله (٣) سهرا على

فوائد الجميع (٤) أنواعه (٥) ضرورته وأهميته (٦) فضله وفائدته

الافتتاح :- رأينا الشرطي قائما في المجمع ينظمهم وفي المفترقات

يرتب المائة وخدمته لنا في الثورات والأحداث والاضطرابات.

الاختتام :- فضله وفائدته (سبق في العناصر)

المقدار :- في صفحة أو أكثر.

الدَّرْسُ العَاشِرُ

بيان حادث اووقعة

سقوط من السطح — المثال (٤)

ذهبت يوما الى صديق حميم كنت أحبه حبا جما، وأضعه منى
موضع الروح والقلب وقد تعلمنا معا وتسامهنا في أعمال كثيرة وأشغال
متنوعة فذهبت الى داره وناديت باسمه وقرعت بابه فأخبرت بأنه
موجود على سطح بيته الأعلى وقد دعاني إليه فلما سمعت هذا رقيت
إليه الدرجات تورا فوصلت إليه ووجدته يلعب بطيارة^١ رفعها في الفضاء
يُرثي^٢ عنانها تارة فترتفع وتعلو في كبد السماء ويشدها أخرى فتهبط و
تهدأ فكان فرحان مسرورا بلعبته غير مبال بمواقع قدميه ولا بموقع
وقوفه وبما وراءه وقد نبهته مرارا على ذلك فكان يتنبه اذ انبهته
ثم ينهمك في لعبه فيغفو ولذلك خفت على نفسه وغفلت مرة انظر الى شئ
آخر فلم ير ديمري الا صيخته ارتجع بهمري فرأيت جسمه المتهاوى
الساقط من السطح فسعيت نازلا اصرخ واقول سقط فلان سقط فلان

ولما وصلت اليه رأيته كالغشي عليه لانه قد كان جرح جراحات شديدة جعلته كالميت وجزعت عليه جزعا شديدا وتأسفت له وتألمت نفسى لشدة الأوجاع ولما ملك عيني من البكاء وبينما كنت أجزع حضرا أهله فى دهش واضطراب بالغين ولما رأوه فى تلك الحالة المبرحة بكواله وجزعوا أبلغ جزع وبدأوا يصرخون من الدهشة والحزن وحضراتهم وتجمعوا يشاهدون الحادث كل يعلى على ما حدث ويتحدث عنه و يلووم بعضهم الأباء والأولياء حيث يسبحون لأولادهم الرقى الى السطوح المنفسحة المسطحة حتى يسقطوا وبعضهم أشار باستحضار سيارة الإسعاف فاخبر الإسعاف فحضروا بسرعة فائقة وتبينوا وقعهم فى الواقعة وضمدا والجراح ثم أخذوا الى المستشفى الى أن يشفى ويعافى من جراحاته . ولم يشف صديقى الا بعد مدة شهر تعطل فيه عن المدرسة فلم يتق الدروس ذلك الأوان ولم يكن كل ما حدث الالعدم مبالاته للعواقب وإضاعة وقته فيما لا يفيدة فى الدين والحياة .

تقسيم المقالة السابقة على أركانها

العنوان :- سقوط من السطح .

الموضوع :- سقوط صديقى من سطح منزله حينما كان يلعب بطيارته غافلاً عمياً وراءه ولاهياً فى عبث .

الافتتاح :- دهاكى الى صديقى لإزورة وأنتع بمجالسته الكنه

كان فوق سطحه يلعب بطيارته .

عناصر الموضوع :- (١) كان رافعا طيارته فوق سطحه (٢) شغفه

بالطيارة وغفلته وغفوته (٣) زلته وسقوطه (٤) جراحاته

وألامه (٥) جُرِّعَ عليه وجَزَع الناس ومبادرة أهله إليه (٦) جزع

أهله (٧) تجتمع الناس ونقدهم وتعليقهم (٨) طلب الاسعاف

وحضورهم (٩) تضييد الجروح ونقله الى المستشفى .

الاختتام :- شفاؤه بعد شهر وخيارته لانقطاعه عن الدرس والعمل

في هذه المدة واحتياظه بعد ذلك وتركه للبعث .



اكتب على عنوان الاصطدام واليك عناصر المقالة

الموضوع :- حادثة اصطدام صديقي بسيارة مارة على شارع مكتظ

بالمارة لعدم مبالاة بالمارين اذا مشى في الشارع وعدم حوطه

في العمل وإسراعه .

الافتتاح :- احتياجنا وأنا وصديقي الى شراء بعض الحوائج وخروجنا

الى السوق ووصولنا الى الشارع الكبير ووقوعنا في انهدام المارة

ووسطهم .

العناصر :- (١) كان الشارع جد مكتظ حافل (٢) إسراع صديقي لأن

يعبر ومجئى المركبات عن جوانبه وهو غافل لا يشعر (٣) اضطرابه
 واضطراب المركبات واصطدامها به (٤) جراحه وتوقف المسارعة
 ومركبات وتجمع الناس (٥) حالته السيئة ومدى جراحاته تألمه
 وتأسف الناس وتعليقهم (٦) مجئ الشرط^(٢) ومجئى الاسعاف و
 نقله الى المستشفى.

الاختتام :- مكث صديقى فى المستشفى أسبوعين وبعد ذلك استطاع
 الخروج وبدأ صغار الأعمال وأصبح يخاف من العجلة وعدم
 المبالاة عند المشى.

الدَّرْسُ الحَادِي عَشْر

احتفال أونزهة او برنامج فكه

يوم مطير — المثال (٥)

يوم الجمعة الماضي نهضت من فراشي ميكر الأمتع نفسي من اعتدال الجو وورقة النسيم فكانت السماء صافية والجو ملائماً معتدلاً لم يعكر صفوة السحاب وطلعت الشمس وارتفعت رويدا رويدا تلمع كأنها قرص من ذهب او جذوة من لهب فسرت بذلك النظر اعظما السرور ونزلت الى حد يفتي القاء في واجهة بيتي أشمروا في الورد والرياحين .

اذ بدأ المطلع يغبرّ وبعض الغمام يغشى السماء فما كان الا نهية من الزمن حتى هبت الرياح وثار العواصف وتغير كل شئ من هدوء الى اضطراب وكادت البيوت أن تتقوض والاشجار أن تنقلع وشرعت الرياح تُزجى سحابا ثم تولفت بينه فتجعله ركاما فعبس الجو وأظلمت الدنيا واسود ما بين الفضاء وناظرني وانقلب اليوم الضحوك البسام الى يوم عبوس متقطب قمطير، ومالبثت هذه

الحال الا قليلا حتى نزل المطر رذاذاً ثم اشتد شيئاً فشيئاً حتى صار وابلًا^(١٢)
 كأنما الموازيب^(١٣) تنصب حتى يبلغ السيل النربى^(١٤) واستمر على ذلك ساعات
 رأيت فيها القيعان^(١٥) قد انعمرت في المياه والترع^(١٦) قد امتلأت والسواقي
 جرت ورأيت الشوارع المرصوفة قد نظفت تنظيفاً ما غير المرصوفة
 فكانت مجموعة من ماء ووحل وحفر.

وأما الناس فكانوا يجرون الى هنا وهناك وقد نشروا المظلات وقاية^(١٧)
 من البلل وانحبس كثير من الناس في لددور والمنازل ولم يستطعوا أن الى المواضع
 العامة حتى انقطع عنهم الهائل وكثير من غيرهم لم يكثر ثوا وما زالوا
 مختلفين^(١٨) الى كل مكان يقضون حوائجهم ويفرحون بنزول الامطار
 دون غير ما بين بالبلل^(١٩)

وبعد ساعات هدأت الامطار وانقطع نسرول الماء وبدأت السحب^(٢٠)
 تنقشع وتتناثر وبدأت السماء من خلال الفرجات نقية مغسولة وبعد
 لاى^(٢١) رأينا السحب تتبدد وتنحجب عن بسيط السماء وتنهزم امام الشمس
 المشرقة الحامية وطلعت الشمس وحلت انوارها الدافئة على اديم^(٢٢)
 الأرض فحمد الناس الله على نعمه الوافرة اذ يرسل مطراً فيحيي الارض
 ثم يرسل الشمس لتجدد حياتها وتمنى نياتها.

وبذل رجال التنظيم جهودهم في تصريف المياه المجتمعة^(٢٣)
 في الطرق والأماكن العامة فجزاهم الله أحسن الجزاء وقد قال الرسول
 عليه السلام: الاسلام بضع وسبعون شعبة، وأدناها إماطة الأذى عن^(٢٤)

الطريق أو كما قال .

تقسيم المقالة الى أجزائها

الموضوع :- عن نزول المطر يوماً من الأيام وكيف نزل

العنوان :- يوم مطير .

الافتتاح :- من بدء الكلام الى "اذ مطلع يغبر الخ وحال الجو قبل

(١)

المطر ونهوضى ميكا .

العناصر :- (١) هبوب الرياح وجمعها للسحب (٢) تغير الجو بفتة

(٣)

(٣) هطول الامطار (٤) حال الارض (٥) حال الناس (٦) انقطاع

المطر (٧) حال السماء (٨) حمد الله .

الاختتام :- وبذل رجال التنظيم جهودهم في صرف المياه الخ



أكتب مقالة على الأجزاء الآتية

الموضوع :- وصف النزهة بين الحقول والبساتين .

(٥)

العنوان :- نزهتى .

الافتتاح :- برنامجنا أن نقوم بنزهة فتأهبنا له وقصدنا للخروج

يوم الجمعة، يوم العطلة .

العناصر :- (١) تفكيرنا في اختيار المحل الممتع لنزهتنا (٢) إعداد الأطعمة
والحوائج (٣) سفرنا بالدرجات وممرنا من بين الحقول و
المنزادع (٤) اختيارنا الأرض المرتفعة في وسط الخضراء (٥) نصب
القدور وإشعال النيران تحتها (٦) ميد بعض الطيور وإعطاؤها
للطاهي (٧) اقامتنا لحفلة شعرية (٨) وصف لها (٩) غداؤنا في
الهاجرة وقيلولتنا (١٠) إرادتنا للعودة قبل صلاة العصر وعودتنا
الاختتام :- وحقاً وجدنا ولمسنا حياة في الجسم والعقل لما تزودنا
الهواء الطلق في الأجواء الفسيحة وانما النزهة لتنشط
الرجل وتجعل قواه النائمة حية متحفزة (٥) والمؤمن القوى خير
من المؤمن الضعيف -

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

قصص للتذكير

في غبار المياه — المثال (١)

كان امير هندي (١) يتفرج على ضفة نهر بمفرده وكان الوقت صباحاً فانزلت^(٢) رجله وهو في ماء كثير جار ولم يعرف السباحة اذ لم يترب^(٣) ولم يتوعر^(٤) الا في النعيم والسّم لا المشقة والجهد فأشرف على الغرق وكاد أن يغص^(٥) بالماء وتفيض^(٦) نفسه لولا ان رجلاً من منبوذى تلك الديار من رعيته رأى فحمله حسن طويته^(٧) على أن يحاول انقاذه فألقى بنفسه في البحر وكان يجيد السباحة فوافاه في حالة بين الحياة والموت وساقه الى الضفة^(٨) وقلبه من رأسه الى قدميه وكان الأمير الغريق قد فقد شعوره للخطر الداهم من الموت وللتأثير القوي من ابتلاع^(٩) الماء فلما أفاق وعاد اليه شعوره شيئاً فشيئاً واسترد عقله الذهاب سأل عما أنقذه فأخبروه بالسجل فأمر باحضاره فلما حضر — قال له: أنت الذي حملتني الى الشاطئ^(١٠) قال نعم مولاي وكيف لأفعل؟ قال أنت

مسست جسدي بيدك النجسة الدنيئة فقال مولاي إني وإن لم أكن
من ذوى حسب ومن سليل الفخار والكرامة لكنى ما كان لى أن أفعل؟
إذ كنت أرى مولاي لا منتذله، ولوتجاشيت^(٢٢) دقاتك لفقدت ملكنا العظيم
ولفقدت ملكك الكريم؟

يا كلب انك لو ثت^(٢٣) جسدي ثم تجترئ^(٢٤) على أيها الساقط النجس بهذا
الكلام وسأ كافئك على شناعتك^(٢٥) وعلى مطاوتك بالاعداء^(٢٦) قصاصاً
لتأويث جسدي الطاهر ثم أمر الجلاذ ف ضرب عنق الترجل المتقد وشاع
الخبر في طول البلاد وعرضه وكان تكالاً للناس وبعد ذلك بمدة قليلة
خرج الامير في نزهة بحوية على زورق^(٢٧) واحتاج مرة إلى أن يتعتل
إلى نر ورق بجانب اخر وتباعداً ما بين النر ورقين لدفع الامير برجله فوق
فى الماء وأخذ يصيح ويستغيث ولم تصل يده إلى نر ورق لكن سجاله
لم يغيشوه لانهم لم يجترؤا ان يلوؤوا جسده لئلا يقص منهم فمات
غرقاً جزاءً وفاقاً لكبره.

تقسيم الحكاية التي ذكرت

الموضوع :- قصص؟ حاد بثان الامير متكبر هندی بلغ من كبره أن
أعدم الرجل الذي انقذه من الغرق ثم كانت النتيجة أن
هلك غرقاً مرة ثانية ولم يجترئ أحد على إنقاذه إذ كان كل
واحد يخاف من سوء المصير والعاقبة السيئة إذا أحسن إلى الامير

المتبجح الكفور^(١).

الافتتاح :- x

العنوان :- في غمار المياه.

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط.

الاختتام :- x



أكتب حكاية

الموضوع :- أقصص حادثة لراعى الغنم الذى اراد بالناس السخرية

فكذب على نفسه وناداهم باسم الذئب ولما حضروه لم يجدوا

الذئب ثم لما جاء الذئب حقا مرة ناداهم جادا أدون هنري ولا

سخرية، لكنهم حسبوه مزاحا كذلك فبطش به الذئب وبخرافة.

الافتتاح :- x

العنوان :- عاقبة الكذب.

العناصر :- نفس الموضوع بالتفصيل والبسط.

الاختتام :- لا شك ان الكذب من الأدواء^(٣) الانسانية وقد عده الرسول

عليه السلام من كبار الذنوب.

الدّرس الثالث عشر

احدى الاكتشافات

الكهرباء — المثال (٧)

الكهرباء ^(١) أش الحضارة ووسيلة من وسائل التقدم والرقى تجعل الدنيا بضيائها في الليل كالنهار يستخذمها الانسان في كثير من حاجاته وهي تنفعه نفعا عظيما، بهأتضاء المنازل والمقاهى، المدارس والشوارع، انهما تمحو الظلام محوّا وتبدله، نورا ثاقبا، بهما بهجة الحفلات وروى نسق الأفراح انهما أقوى من جميع الأنوار التي نستنتجها من الزيوت المختلفة الحاصلة من النبات أو من الارض.

وهي تسير ^(٢) الترام الذي يسهل في المدن حاجة كبيرة من تنقلات الناس من جوانب المدينة الواحدة الى الأخرى مع ماله من أجرة رخيصة فالتاس يختلفون ^(٣) الى هنا وهناك بأسرع طريق.

كانت الآلات والمكينات تحرك وتدار بشقعة عظيمة قبل اكتشافات الكهرباء فلما اكتشف سهل إدارتها وتحريكها وتحملت الكهرباء

وحدها ما كان يتحملة ألوف من الناس من تسيير الآلات والمكينات
فبذلك يسهل كل عمل صناعي فالمعامل والمصانع تعمل بسرعة فائقة^(١)
وتوفر الأهلها ما لا كثيرا ومنافع جمة وتقدم الأمة المصنوعات الكثيرة
فلا يقل للناس ما يحتاجون إليها من مصنوعات وأشياء ومنتجات.^(٢)
وللكهرباء ما نرى من مخترعات عجيبة من الهاتف والمذياع^(٣)
واللاسلكي وغير منكر فضل الهاتف في المدينة إذ هو قوامها وصلتها
به يتحادث الناس فيما بينهم رغم المسافات الهائلة بينهم ويتعلم به
الناس عند الحوادث بمراكم الشريطة والاسعاف^(٤) والمطافي^(٥) إذا اضطرت
الحاجة، واللاسلكي كذلك ضرورة عظيمة يسعفنا حينما لا نجدنا الهاتف^(٦)
والتلغراف^(٧) لأن الجبال والصحارى والبحور تمنع من مواصلة الأسلاك
ونستمع به إلى الخطبات والشرارات من جميع العالم ونعرف الأنبياء^(٨) من
دون تأخر ولا إبطاء.

وان الكهرباء دخلت في مرافق الناس إلى حد أنهم يستخدمونها
في حاجاتهم الكثيرة التي كانت لتقضى بطاقات أخرى من طهي^(٩) وكثي^(١٠)
وعلى^(١١) حتى ان الأطباء جعلوها كالأدوية والعلاج فأصبحت بذلك من أعظم
حاجات العصر وانها لفضل من الله عظيم.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع :- عن الكهرباء وفوائدها.

العنوان :- الكهرباء.

الافتتاح :- الكهرباء أتم الحضارة وسبب من أسباب التقدم والرفق.

العناصر :- (١) إنازتها (٢) منفعتها (٣) التجميل بها (٤) تسييرها للترام (٥) مكانة الترام في المدينة وضرورته (٦) تحريكها للألات والمكينات (٧) عمل الألات في أسرع وقت (٨) المخترعات الجديدة لكهرباء (٩) فائدة تلك المخترعات.

الاختتام :- ان الكهرباء دخلت في مرافق الناس حتى استخذوها في كثير من الأشياء من كى وطهى الى العلاج.



أكتب على العناصر الآتية

الموضوع :- عن البترول وفائدته وأهميته.
العنوان :- الذهب الأسود.

العناصر :- (١) كيف تحصل (٢) حصولها في أى موضع أكثر الآن (٣) مفيد جدا (٤) يسير السيارات الخ (٥) والطائرات الخ (٦) فائدتها في زمن السلام (٧) أهميتها في زمن الحرب (٨) أهميته في الحرب (٩) لذلك حرص الأمم عليه (١٠) الأجزاء التي تستخلص منه

من غاز وغير ذلك .

الافتتاح :- البترول روح الحضارة الحاضرة عليها مدار الحكومات
في حروبها وسلامها .
الاختتام :- فالبترول له اهمية شديدة .

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

على أثر تاريخي أو محل جغرافي معروف

التاج محل — المثال (٨)

لقد كان شاه جهان من ملوك الهند المغول شديد الحب و
الغرام لعليته وهي التي توفيت ولم تقض من العمر إلا جزءاً قصيراً فبلغ
منه الحزن كل مبلغ وكاد لا يملك ولا يصبر، فرأى أن يبني مقبرة
على قبرها تضائل دونها القصور الفخمة الفاخرة لتكون آيةً أبد الآمر
ورمزاً للحب ومبعثاً للسؤا^(٣)ن وهج^(٤)ة للقلب المكنوم^(٥) فجمع لديه الف
صانع وبتاء ماهر اشتغلوا اثنتين وعشرين سنة أنفق في تشييدها
ما تربو على ثلثة كم وروبية (ثلاثين مليوناً من الروبيات) -

انه بنى مقبرة شامخة البنيان جميلة الشكل كطاقة رشيقة
بإيها من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الأبيض والأسود وفي وسطه
طاق من عقد واحد يزيدة جمالا وروعة وفي داخل سورها العالي
البناءستان فسيح الأرجاء قد زانته الأزهار والرياحين بأهمل ألوانها

تبلغ الدوحة الشاهقة الى عنان السماء وأعمقانها مختلطة متعاقبة وهي منظومة في صفين على جانبي الطريق واماها فتوارات تنضح ماحولها برذاذها واما ذلك الحائط الداخلي وهو منقوش بأزهار شككت فيه طعمت بالمهرم الناصع وفيها عقود وفوق هذا الحائط مفروش بالرخام يصعد اليه سلم من المهرم وفي طرفه مسجدان شاهقان من الحجر الأحمر المرصع بالرخام الأبيض والأسود لكل منهما ثلاث قباب من المهرم تتوهج في ضوء الشمس غير أن أحد المسجدين غير المستعمل لانه منحرف عن القبلة انما بتي للمشكلة.

وفي وسط هذا السطح رصيف ثان اعلى منه قد اقيمت اربع معذبات على أركانها الأربعة وفي وسطه قبة بأسقة واسعة تحيط بها اربع قباب صغيرة وبابه طاق عال منقوش وأرض القبة من الفيفاء المنقوشة بأشكال غريبة وعلى جدرانها آيات من القرآن الكريم مكتوبة بالذهب البرزخ وفي وسط الارضية القبة مقصورة فيها التابوت.

بهذا الشكل الرائع لا يزال هذا البناء يعجب الزوار والشاهدين ويقوم آيته في الفن مع أن إنفاق المال الكثير في هذه الأعمال التذكارية لا يبيحها الاسلام وانما الفقهاء والمساكين هم يستحقون أن ينق عليهم.

تفسير المقالة السابقة الى الغاصر

الموضوع :- التاج محل - بناؤه - جماله وغير ذلك.

العنوان :- التاج محل .
 العناصر :- (۱) شكله العام من الخارج (۲) بابه (۳) حیطانہ (۴)
 قباہہ (۵) ما حوالیہا (۶) ما فیہا .
 الافتتاح :- حب الملك للسكنة المتوفاة ثم عزمه لبناء مقبرة للذكرى .
 الاختتام :- بهذا الشكل الرائع يعجب الزوار حكمه لدى الاسلام .



اكتب مقالة

الموضوع :- منارة قطب ، بناؤه .
 العنوان :- منارة قطب .
 العناصر :- (۱) مشاهدتها من بعيد ورفعتها (۲) تقديري عرضها وطولها
 (۳) صورتها من الخارج (۴) هيئتها من الداخل ومحتواها (۵)
 مادتها (۶) من بناها (۷) لماذا (۸) ثباتها (۹) جمالها .
 الافتتاح :- إن في دہلی منارة لا يدع مشاهدتها وزيارتها من يزور
 دہلی .
 الاختتام :- وانما لأثر عظیم من آثار الملوك المسلمين .

الدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

على خلق إنسانى نبيل

الصدق يُنبجى والكذب يُهلك — المثال (٩)

الرجل الصدوق يكرم لدى الناس وينال مرتبة مؤقرة ومكانة سامية في كل قلب لأن الصدق من العادات الإنسانية النبيلة وقد حرض النبي صلى الله عليه وسلم على صدق الحديث ودمر الكذب كثيرا جدا حتى جعله في عداد المآثم الكبرى للصغرى.

كلُّ يعرف معرفة جيدة ان الرجل الذى لا يعبأ بصدق الحديث بل يتهاون فيه يسقط في نظر أصحابه وغيرهم لأن كلاً يخاف منه ولا يصدق وعودة وعموده وكلامه لا يدعى كم زاد فيه وكم نقص كم وضع فيه وكم صدقه كما لا غير منقوص فلا يشقون بكلامه وإرواياته وكثيرا ما يخسر الكاذب في الدنيا كذلك خسائر فادحة كما حدث لواعى الغم الذى جمع الناس حوله عبثا لما نادى الذئب الذئب فكان تتمجة ذلك أن لم يحفل الناس لندائه مرة اخرى فأصبح لقمة للذئب.

ووجب ذلك في الصدق فوائد جمة ولو بعض الأحيان يأتي بالضرر اليسير لكن ذلك الضرر لا يمتد ولا يعظم انما يعقب نفعا عظيما وفائدة كبرى إما في الدنيا والآخرة كليهما أو في الآخرة دون شك واليك قصة سيدنا عبد القادر الجيلاني خرج طالبا للعلم وزودته والدته بمائتي دينار فربطها حول وسطه في منطقتة فلما كانت القافلة في الساحة البعيدة من كل عمران أغار قطاع الطريق ونهبوا كل ما وجدوه فلما وصلوا الى الشيخ الطالب سألوه هل عندك من شئ؟ قال نعم مائة دينار قالوا أين هي؟ قال حول سطي فتجوا من صدقه وقالوا له ما بالك لا تحافظ على دنائيرك ان كذبت لنا بقيت عليها ما الذي حملك على الصدق؟ تعجب قطاع الطريق لانهم لم يجدوا احدا منهما كان تقياً يرضى بحاله ليبقى على صفة إنسانية رفيعة فقال انما نصحتني أقي وأوصتني بالصدق في كل حال.

فكان صدقه هو الذي جعل القطاع انهم لم يمسوا مالهم بل ردوا جميع ما أخذوه من تلك القافلة تكميماً للفتى الصدوق.

وبعد كل ذلك وقبل كل شئ فان الصدق صفة كريمة وعادة فاضلة تجعل صاحبها مكرماً عند الله كما تجعله مكرماً لدى الناس وانما المسلم يرى امرا لله ويتمثله ولو كلفه الشدائد والخسائر في الدنيا.

تقسيم المقالة السابقة

الموضوع:- بيان فضيلة الصدق.

العنوان :- الصدق ينجي والكذب يهلك .

العناصر :- (١) مكانة الصدوق في الناس (٢) تحريض النبي صلى الله عليه

وسلم على الصدق (٣) سقوط الكاذب في نظر الناس (٤) خوف

الناس من وعوده (٥) خسائر الكذب (٦) وقصة راعي الغنم (٧)

فوائد الصدق (٨) وقصة الشيخ الجيلافي .

الافتتاح :-

الاختتام :- ان الصدق عادة فاضلة وسبب تكريم من الله .



اكتب مقالة

الموضوع :- بيان فضيلة الامانة . العنوان :- الامانة .

العناصر :- (١) مكانة الامين في الناس (٢) قول رسول الله صلى الله عليه

وسلم في الامانة (٣) الخائن ودرجته في الناس (٤) توقي الناس

له (٥) خزي الخائن (٦) قصة تاجر بغداد (٧) شرف الامين

(٨) حكاية او سند .

الافتتاح :- الامانة من أفضل الصفات الإنسانية .

الاختتام :- لقد غابت الامانة في عصرنا وانا لأحوج إليها .

الدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

اصول کتابۃ الرسائل والتمرین علیہا

خط لکھنے کے متعلق دوسرے حصہ میں بہت کچھ بتایا جا چکا ہے اس لئے یہاں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں، صرف اس قدر بتا دینا ضروری ہے کہ اس کتاب میں آپ خط کے حسب ذیل اجزائیں گے۔

ابتداء، مقدمہ، افتتاح، موضوع، اختتام۔

(الابتداء) میں آپ جہاں سے خط لکھ رہے وہ جگہ اور جس تاریخ میں لکھ رہے ہیں وہ تاریخ اور جی چاہے تو اپنا نام لکھیں گے، اس کے بعد (المقدمہ) ہے جس میں آپ مرسل الیہ کو اس کے القاب و آداب اور تحیۃ و سلام کے الفاظ سے خطاب کریں گے پھر (الافتتاح) ہے جس میں خط شروع کرنے کے مناسب تمہیدی الفاظ و جملے استعمال کریں گے اور پھر اپنی غرض اور مقصد خط (الموضوع) کے نام سے لکھیں گے اور آخر میں وہ مناسب الفاظ استعمال کئے جائیں گے جو خط کا خاتمہ اور پورے مضمون کا نتیجہ بن سکیں اور اسی میں اخلاقی کلمات اور سلام ہوگا۔

خط کی یہ ترتیب آپ کی تسہیل و تفہیم کے لئے بتائی گئی ہے، ہو سکتا ہے کہ کسی کتاب

میں اس سے مختلف ہو، مگر وہ اور یہ ایک ہی مقصد کے طریقے ہوں گے، ذیل میں مثال کے لئے ایک خط مع عناصر کے دیا جا رہا ہے اس کے بعد مشق کیجئے۔ خط کا عنوان "رسالة ولداتی والدہ" ہے۔

المثال (۱۰)

دادالعلوم لندوة العلماء بادشاہ باغ لکھنؤ (الہند)

۵۴/۱۱/۳

حضرة صاحب السيادة والسماحة والذى الجليل المفخيم اطال
الله بقاءكم۔ السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔
أرجو الله أن تكونوا على أحسن مايرام من صحة وسعادة وهناء
وانا والحمد لله فى صحة كاملة وراحة تامة وبعد فانه لم يصدر
الينا من حضر تكم كتاب من ايام خفت فيها من أن يكون أمر منى ظهر
لابراضكم فجعل سيادتكم عاتبا على فانى لا أدرى سبب انقطاع
الكتب لهذه المدة، لا أدرى أحال حائل من البريد أم هو عدم سماح
وقتكم الشمين بأن تبعثوا بكتاب الى يحل من قلبى محل الغيث^(۱)۔
ان طلأع الشتاء ياسيدى قد بدت فهنا واخذت البرودة فى
الليل وفى الجوتسى وبدأت أشعر بشئى من القرا والقرف فى الليل وأحب
أن عدة ايام أخر تكفى لأن نحتاج الى ملاحف القطن وأردية الصوف
والى المعاطف والصدريات وحاجتى فى ذلك كذا كذا حملتى على
الكتابة الى سيادتكم لتبعثوا بها فى أقرب فرصة۔

وانی لأزال امتثل نصائحكم الغالية التي لا تنال تزودني بمعان
 قيمة فانی أحافظ علی دروسی وأداوم علی الحضور فی الدرس بالمواعید
 المحددة وأعرف قيمة الفرض والأوقات.
 وأخيراً أرجو فضيلتكم أن لا تقطعونا من كتبكم الرفيعة الفياضة بالنافع^(۱۱)
 وأن لاتتنا سونا فی أديتكم المستجابة وسلموا علی أمی المحبوبة المؤثرة
 وأدعو الله أن يديم صحتكم وبيبارك فی عمرکم وتقبلوا أخيراً الأئق التحية
 والسلام.

ولذلك البار

خط حسب ذیل اجزایر منقسم ہے۔

(الابتداء) داسر العلوم لندوة العلماء۔ تحریراً ۳/۱۱/۵۴ (المقدمة)
 حضرة صاحب السيادة والمامحة والدى الجليل المفخم أطال الله بقاءكم
 السلام علیکم ورحمة الله (الافتتاح) أرجو الله أن تكونوا علی أحسن ما یرا
 من صحة وسعادة وهناء وأنا والحمد لله مع جمیع الراحة وتمام الصحة
 وبعد (الموضوع) انقطاع الكتب من الوالد (۲) ضرورة الملابس الصوفية^(۱۲)
 إخبار عن الاقبال علی التعلّم (الاختتام) طلب مداومة إرسال الكتب
 والدعاء وتقديم التحية والسلام۔ ولذلك البار۔



اكتب رسالة من والدك إليك وهذه عناصرها

الابتداء

المقدمة :- ولدى العزيز سلمكم الله وعليكم السلام ورحمة الله
 الافتتاح :- نحن بحمد الله في صحة وسلامة وعافية، سائلين المولى
 عز وجل ان يحفظك ويوفقك لما فيه الخير ورضاه وبعد.
 الموضوع :- وصل كتابك. كنت مشغولا ولذلك لم أرسل كتابا. أبعث
 بملابسك. سألني إقبالك على التعلم.
 الاختتام :- وأصل كتابة الرسائل. أمك تقرأ السلام. والدك ..

الدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

أصول الترجمة

ترجمہ کا کام انشاء کے کام سے مختلف ہے، انشاء میں ذہانت اور مشق بہت حد تک کافی ہوتی ہے لیکن ترجمہ میں ذہانت اور مشق کافی نہیں بلکہ یہاں احتیاط اور کاوش کے ساتھ اچھا وسیع مطالعہ بھی ضروری ہے، جملوں اور عبارتوں کی ترکیب، ترتیب، نشست اور انداز کا سمجھنا اور پھر دوسری زبان میں اسی جیسی نشست اور انداز کلام کا لحاظ نہایت ضروری ہے۔

دو زبانوں میں لفظوں کی ترتیب بھی عموماً مختلف ہوتی ہے کسی زبان میں فعل مقدم آتا ہے کسی میں مؤخر، جیسے کہ عربی زبان میں فعل مقدم اور فاعل مفعول مؤخر آتے ہیں، اور اردو میں اس کے برعکس ہے، اسی لئے آپ جب عربی کے کسی ایسے جملے کا ترجمہ اردو میں کریں گے جس میں فعل پہلے اور فاعل مفعول بعد میں آیا ہے تو آپ اس جملے کے اردو الفاظ کی ترتیب میں فاعل مفعول مقدم اور فعل مؤخر لائیں گے اور عربی زبان کے مرکب اضافی کے ترجمے میں آپ اسی طرح ترتیب پلٹ کر استعمال کریں گے ترجمہ کا یہی فطری طریقہ ہوگا۔

آپ کو اس بات کا بھی خیال رکھنا پڑے گا کہ کون سا جملہ اپنے لغوی معنوں کے ساتھ کیا محاورے کے معنی رکھتا ہے، اگر آپ ایک زبان کے کسی محاورے کا لغوی ترجمہ کریں گے تو اس کے معنی اور اس کی روح مفقود ہو جائے گی اور وہ جملہ سمجھا جائے گا اسی طرح ہر جملے کا اپنی اپنی زبان میں ایک معروف و مفہوم معنی و مطلب ہوتا ہے جو لغوی ترجمہ کرنے سے دوسری زبان میں منتقل نہیں ہو سکتا اسی لئے جب تک آپ اس جملے کا ترجمہ دوسری زبان کے ایسے الفاظ یا ایسے جملے میں نہ کریں گے جو اسی معنی و مطلب کا کماحقہ یا قریب قریب ترجمہ و تعبیر ہو تو آپ کا ترجمہ صحیح نہ ہوگا۔

جملے میں الفاظ کی ترتیب بے معنی اور بے مقصد نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ ترتیب و بندش جملے کو ایک خاص رنگ عطا کرتی اور معنی کا رخ اور اس کی کیفیت متعین کرتی ہے، اسی لئے ہر زبان کی طبعی ترتیب الفاظ سے مختلف ہو کر جو جملہ بھی پایا جاتے گا اس میں معنی کا ایک نیا اور مختلف انداز پایا جاتے گا تو جب ایسے جملے کا ترجمہ کیجئے تو ترتیب اور انداز کا خیال رکھئے۔

کماحقہ ترجمہ بہت مشکل کام ہے لیکن اس کی کوشش کرنا از بس ضروری ہے مگر اس طور پر کہ فصاحت اور سلامت میں خلل نہ آئے، یہی ترجمے کا کمال ہے۔

اگر آپ میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں احتیاط و دیانت پائی جاتی ہے تو آپ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ عبارت کے مطلب اور اس کی روح کو اچھی طرح سمجھ کر اپنے الفاظ و اسلوب میں ان کے معانی کو منتقل کر دیں۔ بہر حال احتیاط شرط ہے۔ نمونہ کے طور پر آسان اور رواں زبان میں لکھی ہوئی عربی اور اردو کی کتابیں دیکھا کریں۔
عربی و اردو کے دو نمونے لکھے جاتے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے کا ترجمہ ہے۔

المثال (۱۱) (الف)

اس وسیع و عمیق ایمان، اس محکم پیغمبرِ اعلیٰ، اس دقیق و حکیمانہ تربیت اپنی عجیب و غریب طاقت و شخصیت اور اس مجید العقول آسمانی کتاب کے ساتھ کہ جس کے عجائب و غرائب ختم ہونے کو نہیں آتے اور جس کی تازگی میں کبھی فرق نہیں پیدا ہوتا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جاں بلب انسانیت میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی، انسانیت کے وہ ذخائر جو خام اشیاء کی شکل میں پڑے پڑے ضائع ہو رہے تھے جن کی افادیت اور مصرف کی کسی کو خبر نہ تھی اور جن کو جہالت کفر اور کم ہمتی نے برباد کر رکھا تھا، آپ نے ان کی زندگی کا رخ بدل دیا، اس میں خدا کی مدد سے ایمان و عقیدہ پیدا فرمادیا، زندگی کی نئی رُوح پھونک دی، دبی ہوئی صلاحیتیں اُبھار دیں، اور اندرونی استعدادیں اُبھا کر دیں پھر ہر ایک کو اس کی صحیح جگہ عطا فرمائی، گویا کہ اسی کے لئے اس کا وجود تھا اور گویا کہ جگہ خالی تھی اور اس کی منتظر تھی، وہ بے جان پتھر تھا، اب وہ ایک جیتا جاگتا انسان بن گیا، وہ بے حس و حرکت مردہ تھا، اب وہ زندہ ہو کر دنیا پر حکومت کرنے لگا، پہلے نابینا تھا جس کو خود راستہ کا پتہ نہ تھا، اب ساری دنیا کا رہبر و رہنما بن گیا۔

وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمہ ترا و امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے، اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضامین خرچ اور صحیح، محل پر صرف کئے جاتے، اور مسلمان اس دولت کے امین اور مُتوٹی تھے خلیفہ کی مثال

تیم کے سرپرست کی سی تھی، اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر عاجز ہوتا تو بقدر ضرورت لیتا۔

(ماخوذ از (دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر)

المثال (۱۱) ب

ہذا الایمان الواسع العیق والتعلیم النبوی المتقن وبہذا التوبیة
الحکیمۃ الدقیقۃ وبشخصیۃ القویۃ القویۃ الفذۃ وبفضل هذا الکتاب السماوی
الذی لا ینقضى عجائبه ولا تخلق جدته^{۱۱} بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
فی الانسانیۃ المحتضرة حياة جدیدة، عمد الی الذخائر البشریۃ وهی الکیس
من المواد الخام لا یعرف أحد غنائها ولا یعرف محلها وقد أصاعتها الجاهلیۃ
والکفر والاخلاد إلی الارض فأوجد فیها باذن الله الایمان والعقیدة و
بعث فیها الروح الجدیدة وأثار من دقاتها وأشعل مواهبها، ثم وضع
کحل واحد فی محلها فکانما خلق له، وکانما کان المكان شاعراً لم یرل ینظر
ویتطلع الیه، وکانما کان جماداً فتحوّل جسماناً ماصراً، وکانما کان
صیئلاً ینتحرک فعاد حیاً یملی علی العالم اسراده (ای بحکم العالم) و
کانما کان أعمى لا یر الطریق فأصبح قائداً بصیراً یقود الأمم.

(۹)

وأصبحت الأموال والخزائن التي كانت طعمة (مريئة) للملوك
والاصراء ودولة بين الاغنياء، مال الله الذي لا ینفق الا فی وجهه

ولا يخرج الا في حقه، واصبح المسلمون مستخلفين فيه والخليفة كولى اليتيم
ان استغنى استعتف وان افتقر أكل بالمعروف (مقتبة من كتاب "ماذا
خسر العالم باغطاط المسلمين")



ترجمنا الى اللغة الاردية

وما كانت رزية الانسانية في هذا الانتقال بهيئة فتزلزلت مباني
الاخلاق والفضيلة في كل متع وقطر، وحدثت ثورة على كل نظام
قديم وان كان عادلاً وحسناً وعمت الفوضى في البيوتات والأسر و
تغير الولد للوالد وعقته وتركت المرأة بعلمها وثارت عليه وانحلت عقد
الارحام ولم يعد الصغير يؤقر الكبير ولم يعد الكبير يحرم الصغير وتعوضت القلوب
من الألفة والمحبة الجفاء والبغضاء وكثرت التنافس في الحياة الدنيا وفي
الراقي المادى وفي أسباب الجاه، الثروة وتولدت من ذلك شرور وأفات
كذات صفو الحياة وأماتت القلب والروح الى غلذ ذلك من الظواهر
التي تشكو منها كل ديانة وكل حضارة شرعية بشها وحزنها ومما يشترك
فيه المسلمون وغيرهم من الشرقيين.

ثمان هذه الأمم الجاهلية قد أصبحت تتحكم في أموال الناس
ونفوسهم وأهراقهم وأصبحت تملك السلم والحرب وأصبح العالم

فی حضانتہا کولد یتیم أو شاب سفیہ لایملک من أمرہ شیئاً فإمرأۃ تسوقہ
الی ساحة القتال وطوراً أتملی^(۱) علیہ الصلح ولیس لہ فی صلح أو حرب ید
مفوعة أو کلمة مسموعة۔ (الی الاسلام من جدید)



ترجمہ الی اللغة العربیة

اسلامی قانون کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی سب نعمتیں عام ہیں، ان سے جو چاہے اپنی ضرورت بھر فائدہ اٹھائے مثلاً دریاؤں اور چشموں کا پانی سب کیسے عام ہے، ہاں اگر کوئی محنت و قابلیت صرف کر کے ان سے نہریں نکالے یا بند باندھ کر اس پانی کو مفید بنائے تو اسے حق ہے کہ وہ اپنی محنت و قابلیت کا بدلہ لے، اسی طرح جنگل کی لکڑی، آپ سے آپ اگنے والی گھاس، جنگل کے رہنے والے جانور، اور زمین پر کھلی ہوئی کانیں سب کے لئے ہیں، جو چاہے ضرورت بھر فائدہ اٹھائے، ان پر کوئی پابندی قائم نہیں کی جاسکتی، لیکن اگر کوئی ان نعمتوں کو سمیٹ کر اپنی ضرورت سے زیادہ سرمایہ جمع کرنے کی فکر کرے تو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ہاں اگر کوئی شخص خود جنگل لگائے، گھاس کو پانی دے کر اگائے یا کسی طرح بھی ان چیزوں کو اپنی محنت و قابلیت صرف کر کے پیدا کرے تو اس کو بہر حال اس جنگل یا گھاس یا کان وغیرہ پر مالکوں جیسے حقوق حاصل ہوں گے۔

ایسی حالت میں کوئی شخص بے کار نہیں رہ سکتا، جس کو کمال کا کوئی ذریعہ ہاتھ نہ

آئے وہ جاتے اور قدرت کے ان خزانوں سے اپنا رزق حاصل کرے۔

(رسالہ المحنات)

عدة أمثلة

فوائد المدارس - المثال (۱۲)

المدرسة دار التربية والتأديب والتجدين والتهديب تصلح شأن المرء بما يتلقاه فيها من المعارف وما يحصله فيها من العلوم المفيدة التي تجعل عنده استعداد أن يكون في المستقبل رجلاً قادراً على القيام بما يوصله الى مطلوبه من الواجبات أحسن قيام وتبث في نفسه روح المحبة والدعة والوفاق وتبصره الطرق القويمة الراشدة من الطرق الجائرة وتجعله على يقظة ووعي وتزيد عنده قوة الإدراك وتربي له العقل، وتجعل عنده من الخصائل أحسنها ومن اللطائف أحملها وترشده الى الطريقة التي يجب اتباعها والوسائط التي ينبغي اتخاذها للحصول على الشرف والكمال ومستقبل الآمال.

وبالجملة فالمدرسة مطلع شمس العلوم والمعارف ومشرق أنوار الفوز والسعادة ومصدر نور المهدي والعرفان ترضع الناشئ فوائد الأدب من صغره وتغذيه ما يحتاج اليه من معان إسلامية وتقوم ما اغوج من أخلاقه وعاداته حتى ينشأ كاملاً مهذباً باعاً لهما بحقوقه عارفاً بحقوق غيره بصيراً بما يجب له وما يجب عليه وتعدله مستقبلاً

يضامن له الرفاهية والسعادة وتصونه من طوارئ العلل والأفات و تحفظه من أسباب الأمراض والعاهات^(٢) لما تعلمه من طرق اتقانها و تعلمه كيف يطلب المال من موارد الشريفة وطرقه^(٣) النزيمية و تهديه الى الطريق الذي يرقى به أوج الكمال.

(من كتاب الأسلوب الحكيم يتصرف)

وصف الأمة العربية - المثال (١٣)

الأمة العربية ليست كالأمم ولا ترمى الى أهداف تافهة محدودة بل لها هدف سام رفيع هو إنقاذ^(٤) البشرية جمعاء وهدايتها الى الحق والسعادة والرشاد، هي أمة قدرتها ما مرشدها الأكابر رسول الله صلى الله عليه وسلم بسيرته السنية على حب العدل والايفاء بالعهود وإنفاق الأموال في وجوه الخير والتأخي في نصرة الحق، والترفع عن سفاسف الأمور، وواجب طلب العلم من المهد إلى اللحد على أفرادها نساء ورجالاً غير مخصص علماء بعينه فنفع فيها رجال لم تسمع الأيام بنظائرهم ولم تلد الوالدات أمثالهم منهم من أسوا الرعاية أفضل سياسة لم يعهد لها التاريخ في غيرهم من الأمم والشعوب صرفوا أنفسهم فيها عن ملاذ العيش وصبروها على مصلحة الناس وحاسبوها على القيام بها أشد محاسبة ومنهم من قادوا الجيوش وفتحوا البلاد ودوّخوا أكبر دول الأرض بعهدهم مع تمام العدل في معاملة المغلوبين وبذل الأمن

للمتأمنين وفيهم العلماء والحكماء الذين صدقت عزائهم في طلب الحقائق فلم يدعوا باباً من ابواب العلم الا دخلوه على ما كانوا يلاقونه في ذلك من صعوبة التحصيل لندرة الكتب وتباعد معاهد التعليم يشهد لهم بذلك ما خلفوه من آثارهم التي تزدان بها دور الكتب في معظم البلدان ومنهم مهرة الصانع الذين اقاموا من معالم الحضارة ما يحكم لهم بالتبريز والتفوق على أقرانهم ويوجب لآخوانهم حق المفاخرة بهم.

هذا ما كان فضل الأمة العربية في العمران والحضارة لكن الطريق الذي نَحْوُهُ^(٢) والمعاني التي خد موها والمعاملة الحسنة الجميلة التي اختاروها والاخلاق الرفيعة التي تخلقوا بها وعلموها الناس وكل الذي فعلوه مما يطول الذكر به كل ذلك لا يعد إلا معجزة من المعجزات واية من الآيات وحق به لكل مسلمان يفتخر بهذه "الآية" وواجب عليه ان يسلك سبيلها ويختار طريقها.

(من الاسلوب الحكيم في زيادة ونقصان)

البرتقال — المثال (١٤)

هو فاكهة من فصيلة الليمونية، حلوة الطعم، عبقة الرائحة والبرتقالة في حجم جمع^(١) اليد أو أكبر منه قليلاً، كروية الشكل صفراء اللون، عنبرية الماء ظاهرها قشرة خشنة طرية، ثخينة^(٢) ورققة و

باطنها فصوص متراصة متضامة يتألف من جملة لها اللب، ويختلف عدد هذه الفصوص بين سبعة واثني عشر فصاً وعلى كل منها غلات ^(٢١) رقيق شفاف يحتوي أحياناً صغاراً مستطيلة بهما ماء اصف حلو وفي بعض الفصوص بذور، الى خمس وبعضها لا بذور فيه.

وموطنه الأصلي شمال الهند وغربها وجنوب الصين ولاينزال ينمو في هذه الجهات برياً، ثم نقل الى فارس ونقل من فارس الى أوروبا في القرن التاسع الميلادي والى أمريكا في القرن السادس عشر ويزرع الآن في المناطق المعتدلة واشهر جهاته ممالك بحرالروم وجزائر الهند الشرقية والغربية وشجرة البرتقال جميلة معتدلة الساق كثيرة الأغصان ^(٢٢) مورقة نظرة لامعة يبلغ ارتفاعها الى اربعين قدماً وتثمر بعد سبع سنين وقد تعمر طويلاً لسته قرون.

والزراع البرتقال كثيرة وأسماء مختلفة حسب اختلاف منابته وأجود أنواع البرتقال عامة اليافى ^(٢٣) والمالطى وما يخرج في جزائر الهند الغربية.

والنارج نوع من البرتقال لا يختلف عنه الا في الطعم فهو شديد الحموضة والمرارة والليمون من هذه الفصيلة ايضاً وهو نوعان حلو وحامض وهو اصغر من البرتقال.

والبرتقال فأكفه تنقى الدم وتنعش الجسم وقد يضاف الى الكعك ويعمل من قشوره الراب ^(٢٤) والمرابي، ويعمل من النارج مزلي ^(٢٥) ويخلل ^(٢٦)

ويعصر على بعض الاطعمة كالليمون ليكسبه طعما مقبولا. أما زهره
 فيستعصر منه ماء عصاير وتزدان العرائس به ويتخذ من شجرة أثاث
 نفيس متين وقد تطعم به مصنوعات من خشب آخر لنفاسته.
 (ماخوذ من كتاب الاسلوب الحكيم مع شئ من الزيادة والنقصان)

العقل وفوائده - المثال (١٥)

غير خاف أن أشرف الخواص التي يميز الانسان به من الحيوان
 هو العقل الذي هو سلطان القم^أح وسرأس العلوم وسبب إدراكها
 ومادة الفهم وينبوع الحكمة وهو الموصل الى صلاح الدين والدنيا
 لاستقيم الحياة الابدية ولا تدور الأمور الاعليه وهو نور موضوع في
 القلب كنور البصر في العين ينقص وينزيد ويذهب ويعود.
 وكيف لا يكون العقل أفضل موجود في البرية وأشرف موضوع
 في هذه الخليقة الأدمية وقد خصه الله تعالى بالانسان لشرفه وكماله و
 وعزته وجلاله. (ان في ذلك لايت لأولى النهى)

انما العقل نور عظيم رزقه الله الانسان يسلك به طمقه بالسلامة
 والاستقامة وبه يسيطر على الحيوانات والاحياء الأخرى وبه يترقى
 ويتقدم ويخترع المصنوعات ويكشف المجاهيل ويصنع الخطط و
 يهتد بالمبادئ ويحكم على الموجودات يشق الجبال ويجفف جوانب
 البحار فيكون منها بساتين ويطير في الجو ويسافر في أعماق البحور

فهو آلة بين يديه يتسلط بها على كثير من الأشياء فهو نور من الله من
 حرمه حرم خيرا كثيرا (ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا)
 وبالجملة فالعقل يعقل صاحبه من شهواته لأنه نور من القلب
 يفرق بين الحق والباطل ومن آيات وفور العقل في الانسان تدبر العواقب
 والاخذ بالحزم في كل الأمور وتترك الأمانى والتودد الى الناس والحياء
 وحن الخلق وصدق الفراسة ومخالفة هوى النفس والاعتبار بمجوات
 الترامان.

هذه الفضائل كلها تحصل لمن يستعمل عقله في استخلاص
 النتائج المفيدة ويستعمله في الاعتبار بمجوات الزمان ويستعمله في
 تفهم الحقائق والاسرار من أخبار الأوائل وقصص المتقدمين.
 فانما الانسان يقدر على أن يهتدى بعقله ويحترز به من الزلل
 والعتار وقد رزقه الله آيالا ليصح خطاه في الحياة الدنيا ويتزود منها
 للأخرة.

(بأقتباسات من كتاب (الاسلوب الحكيم)

الباب الثالث

الدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

(ہدایات)

دوسرے باب میں انشاء کی مختلف الموضوع مثالیں مع تمرینات دی جا چکی ہیں اس کے بعد تعریب و ترجمہ کا طریقہ اور مثالیں بھی مع مشق لکھی جا چکی ہیں، اب اس باب میں عنوانات و موضوعات کی فہرست دی جا رہی ہے جس میں ہر موضوع کے عناصر و اجزاء دے دیے گئے ہیں، یہ سارے عنوانات اپنے انواع کے لحاظ سے گزشتہ دی ہوئی مثالوں کے تحت آجاتے ہیں۔

گزشتہ ابواب میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے عربی انشاء کے سلیقہ کی تھوڑی بہت وضاحت ہو چکی ہے لیکن چونکہ اب مسلسل مشقیں کرائی جائیں گی اس لیے اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حسب ذیل امور کا ذکر دوبارہ کر دیا جائے، ان کی پابندی انشاء کے لئے اہم ضروری ہے۔

- (۱) عربی کے جملہ اسمیہ و جملہ فعلیہ کی لفظی ترتیب و ترکیب کی صحت کا اہتمام ہو
- (۲) یہ معلوم ہو کہ ان میں ترتیب کے تغیر سے معنوں میں کیا تغیر واقع ہوگا۔

(۳) حروف کب استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کے استعمال سے کیا محاسن پیدا ہوتے ہیں۔

- ۴ افعال کے لئے صہلات کی کیا ضرورت ہے اور کس فعل کا کیا صلہ ہے۔
 - ۵ متعلقات کن جگہوں پر استعمال کیے جاتے ہیں اور کس طریقے سے۔
 - ۶ ادوات شرط کے استعمال کا کیا طریقہ ہے۔
 - ۷ جملہ میں لفظی تقدیم و تاخیر اور قصر و تخصیص کس طرح اور کب کی جاتی ہے۔
- یہ باتیں سمجھ لینے کے بعد یہ بھی بخوبی ذہن نشین کر لیجئے کہ مضمون نگاری کے لئے مزید حسب ذیل امور کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

- ۱ مقالے کے اجزاء مرتب اور مسلسل ہوں۔
- ۲ معانی میں یکسانی اور ہم آہنگی پائی جائے۔
- ۳ جب نئی بات شروع کی جائے تو تمہید یا آدایۃ انتقال کے ساتھ شروع کی جائے۔
- ۴ جملوں میں ایجاز اس قدر نہ ہو کہ قاری کے ذہن میں بات کے واضح ہونے سے مانع بنے اور دہاناب اس حد تک ہو کہ قاری کے ذہن کے لئے بارہن جائے۔
- ۵ معیار مضمون اور معیار زبان وہ ہونا چاہیے جس کو اس کے پڑھنے والے پرہیز سمجھیں اور اس سے محظوظ ہو سکیں، محبتات لفظ کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کیا جائے، عبارت میں سلاست و وضاحت کو بہر صورت پیش نظر رکھا جائے۔

مذکورہ اصول و ہدایات نحو و بلاغت کی کتابوں میں اور اس کتاب میں بھی بتائی جا چکی ہیں، ان سب کی انشاء لکھتے وقت پابندی کرنی چاہیے اور ان کو ذہن میں محفوظ رکھنے یا حافظہ میں ان کا اعادہ کرنے کے لئے گزشتہ صفحات اور قواعد کی کتب کو دیکھتے بھی رہنا چاہیے۔

اسلوب کی درستی کے لئے مختلف غربی مقالات کا مطالعہ رکھئے، انشاء لکھنے والے کے لئے مطالعہ سے مفرب نہیں، اس کی انشاء میں استعداد کو غذا و حریر سے ملتی ہے۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے آخر کتاب میں مثالیں دے دی گئی ہیں اور دوسرا باب بھی اس میں حمد و معاون ہے، کسی نمونہ و مثال کو پڑھتے وقت نظر رکھئے کہ صاحب تحریر نے بات کس انداز میں اور کس طریقے سے کہی اور مطلب کے ادا کے لئے کیا تعبیر اختیار کی ہے۔ ادب عربی و انشاء کی تقویت کے لئے قرآن و حدیث کی تعبیرات ان کے اسالیب بیان اور طرہ ادا سب قابل تقلید و استفادہ ہیں اور ان کا مطالعہ اسلوب کے سنوارنے کے لئے بہت اہم ہے، اس دعویٰ کی سچائی کے لئے اس قدر ذکر کر دینا کافی ہے کہ قرآن و حدیث کے منکرین ادباً بھی ان سے استفادہ و اقتباس سے پرہیز نہیں کرتے۔

دی ہوئی تمرینات پر مشق کا طریقہ یہ ہو گا کہ اولاً موضوع کی روح اور حقیقت سمجھ لی جائے پھر عناصر بے غور پڑھ لئے جائیں، اس کے بعد افتتاح کی عبارت سے مقالہ شروع اور اختتام کی عبارت پر ختم کیا جائے۔ دی ہوئی عبارتوں کی پابندی ضروری نہیں، دوسری عبارتیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں جب کہ ان سے وہی مفہوم ادا ہو سکتا ہو!

التبرينات

من ١٣ الى ٦٠



اكتب على عنوان :- السفينة وموضوعها (الابانة، عن صفة السفينة والباخرة وحقيقتها ونفعها)

الافتتاح :- ان البشر جميعهم نوع واحد لا يفرق بينهم الا هذه البحار الواسعة أو الجبال الذاهبة في السماء وانهم ليجتاجون الى الاتصال والاجتماع فيما بينهم والى تبادل الأشياء والأمور.

العناصر :- (١) لكن البحار تمنعهم من ذلك لجيلولتها بين أقطار قوم منهم

وبين قوم آخرين (٢) والسفر صعب والبحار عميقة واسعة

(٣) وانهم ليجتاجون الى نقل البضائع فكيف ينقلونها (٤) فأنشأ

القوارب والسفن (٥) صورتها وشكلها في أول الأمر (٦) اختراع

الباخرة (٧) شكلها (٨) منافعها (٩) أهميتها في الحرب

والسلم

الاختتام :- تركزت الباخرة الى حد أن العلماء اخترعوا الغواصات

ولاندرى الى اى حد تنتهى الجهود . .

انظر المثال (١) السيارة



اكتب على عنوان :- الدراجة ، وموضوعها الدراجة وصفها
وفوائدها وضرورتها)
الافتتاح :- كم نرى الدراجات فى أنحاء البلدا غادية رايحة كأنها فى
عدد كل إنسان .

العناصر :- (١) انما الانسان ليجتاج الى مركب سريع رخيص (٢) اما القيس
فليس يقضى هذه الحاجة لانه غال فى الثراء وغال فى الاقتناء^(٥)
(٣) اما المركب الأخرى فضخمة غالية (٤) كيف اخترعت الدراجة
وسرعة رواجها (٥) فوائدها فى الحضر (٦) فوائدها فى البوادي
(٧) فضلها فى اتصالات قصيرة مستعجلة (٨) تحملها الشاق (٩)
وهى خفيفة ومريحة .

الاختتام :- وقتما تجد من الناس من لم يتعلم ركوبها وهى مفيدة جدًا .

انظر المثال (١) السيارة

المقربين (١٥)

اكتب على عنوان :- الجاموس ، وموضوعها (صفة الجاموس
وخصائصها وفوائدها)

الافتتاح :- الجاموس حيوان ذو ضرع

العناصر :- (١) الجاموس حيوان ضخما سود يشبه ولدا الفيل (٢)
تكثر في البلاد التي تكثر فيها الامطار وتكثر في ارضها المياه (٣) شغفها
بالماء ومكثها فيها كثيرا (٤) يعجبها الماء هي تمنع به (٥) تدر باللبان
الوافر (٦) ولبنها اقوى واجود من لبن البقرة (٧) شكلها
(٨) وصفاتها.

انظر المثال (٢) الجمل

المقربين (١٦)

اكتب على عنوان :- القطار ، وموضوعها وصف القطار واميتها
في الاسفار والاتصالات)

الافتتاح :- ترى شبكة الخطوط الحديدية مبسوطة في أنحاء البلاد
تسير عليها القطر فتقل المون^(٥) والمتاع والانسان .
العناصر :- (١) شكل القطار (٢) شكل القاطرة^(٦) صنعها وعملها

(٣) كيف يسير (٤) لوازمه وعاملوه (٥) فائدته (٢) أنواع القطار
 للبضائع وللركاب وللبريد (٧) متى اخترع (٨) حالته الآن -
 الاختتام :- وقد أصبح القطار من أكبر حاجات المدينة والانسان
 وبدونه يتعطل معظم الأعمال العظيمة والشاقة -

انظر المثال (١) السيارة



اكتب على عنوان :- الشاة ، وموضوعها ر صورتها وخصائصها
 وفائدتها -

الافتتاح :- من الذي لا يعرف الشاة وهي تقطن في البيوت وتكثر
 لدى الناس في المدن والقرى -

العناصر :- (١) حيوان كريم محبوب (٢) اعتنى بها كثير من الرسل
 والأنبياء في طفولتهم برعيها ورعاها كثير منهم (٣) جسمها
 وهيئتها (٤) عملها وفائدتها (٥) خصائصها ودرجتها لدى
 الناس (٦) وجودها في البيوت والعمران -

الاختتام :- فتراها في أغلب البيوت القروية وفي اقل البيوت
 الحضرية والناس مغمونون باقتنائها.

انظر المثال (٢) الجمل



اكتب على عنوان :- في قطار، وموضوعها روصت رحلة
 في قطار سريع أو في قطار ركاب^(٢) ووصف المسافرين والزحام
 وما حدث في الطريق والسفر وما تأثرت به النفس -
 الافتتاح :- (١) أنا مولع بالأسفار رأو) أنا لأحب الأسفار، أتمناها
 دائماً رأو) أكره -

العناصر :- (١) سبب الرحلة (٢) التهيؤ لها وإعداد الحوائج و
 ربط الأمتعة (٣) التوجه إلى المحطة (٤) ركوب القطار (٥)
 جو العربة ورفقة السفر (٦) وصف السفر وتأثر النفس به (٧)
 الوصول (٨) الرأي والانطباعات على النفس -

الاختتام :- كانت لحظات لطيفة مستعة قضيتها في الرحلة رأو)
 وقد صبح ما قيل: إن السفر قطعة من السقم -

انظر المثال (٥) يوم مطير



اكتب على عنوان :- عطفتي^(٣)، وموضوعها وقوع العطلة

وقضاؤها)

الافتتاح :- كان الاختبار بالنصف السنوي قريبا ومن دأب مدرستنا ان تعقب الامتحان عطلة عشرة ايام فكننا ننتظرها للسفر للوطن حتى نقضى تلك الايام في راحة.

العناصر :- (۱) الايدان بالعطلة (۲) اعدادنا للسفر واختيارنا للقطار (۳) سفرنا (۴) وصولنا الى الأهل والقرابة (۵) فرحهم وفرحنا (۶) برامجنا في العطلة (۷) كيف قضينا العطلة (۸) التهيؤ للرجوع (۹) الاستعدادات (۱۰) الرجوع.

الاختتام :- فتلاقينا مع الأصدقاء والرفاق والزملاء وعكفنا على الدراسة.

انظر المثال (۵) يوم مطير



ترجم الى اللغة العربية

خانوادہ پخت کے فرد فرید، شکر شان معرفت کے مشہور گنج سے کون وا قف نہیں، حضرت خواجہ فرید گنج شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا مگر شہاب الدین غوری کے زمانے میں ملتان آکر بس گیا تھا اور خواجہ کی ولادت یہیں قصہ کہنی وال مضافات

مستان میں ۸۴ھ میں ہوئی، خواجہ کانشود نما اور ان کی تعلیم و تربیت مستان میں ہوئی
 اٹھارہ برس کی عمر تھی، مستان کے مدرسہ میں مولانا منہاج الدین ترمذی سے فقہ میں
 کتاب نافع کا درس لے رہے تھے کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی "کاگزروا
 اور ایک ہی نظر کیسیا اترنے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا، بہر حال مستان سے نکل کر
 قندھار اور دوسرے ممالک سے اخذ فیض کے بعد پھر اپنے وطن واپس آئے اور بعد کو
 اپنے پیر کے حضور میں دلی آئے اور یہاں سے پنجاب کے شہر اجودھن میں جا کر اقامت
 اختیار کی، اور وہیں ۸۶ھ میں آسودۂ خاک ہوئے۔

(نقوش سلیمانی ص: ۴۰)

ہندوستان میں تبلیغ اسلام کے لئے صوفیائے کرام نے جو خدمات انجام
 دی ہیں وہ اس ملک میں اصلاح و دعوت کے سلسلہ کی کوششوں میں درجہ اول کا
 مقام رکھتی ہیں، وہ لوگ دور دور کے ملکوں سے اپنی راحت و آرام کو بچ دے کر
 یہاں آئے اور انھوں نے اس سرزمین میں حق و ایمان کے پودے بٹھائے اور پھر
 لگاتار ان کی آبیاری کی: آج کے کلمہ گوان کے احسانات سے زیر بار ہیں۔

انظر المثال — (۱۱)



اكتب رسالة الى عمك — واليك عناصرها وموضوعها

الابتداء ٤ :- بسم الله ٣٦ شارع محمد علي بمباي تحرير الى ...
المقدمة :- حضرة صاحب الماحة عمى الشفوق المؤقر.

السلام عليكم ورحمة الله وسراياته.

الافتتاح :- انا مع صحة وعافية وادعوا لله ان تكونوا دائما في هناء
وصحة جيدة وبعده.

(موضوع :- (١) اشكركم شكرا عظيما على ما بثتم به من رسالة
كريمة (٢) لقد كنت تائقا اليها (٣) ولا ازال اذكركم واشتاق
الى طلعتكم البهية (٤) وكيف صحت عمى الان (٥) اما عندي
فالأحوال كذا وكذا.

الاختتام :- وارجوكم ان لاتنسونا في الدعاء وأبلغوا عمى سلامي
والسلام- ولدكم

انظر المثال _____ (١٠)



اكتب على عنوان :- الأسد ، وموضوعها وصف الأسد
بصورته وقوته ومكانته.
الافتتاح :- الأسد من أشد الحيوانات قوة وبطشا كأنه ملك
السباع وسيد الغابة.

العناصر :- (١) هيئته وشكله (٢) وجهه (٣) بُدته (٤) برائته
(٥) قوته (٦) طبيعته (٧) خلقه وخصائصه (٨) مكانته (٩)
الرأى فيه -

الاختتام :- لا يستخد من الناس الأسد في أعمالهم ولا يستطيعون
ذلك لقوته وعتوه غير أنهم يحبسونه في الأقفاص الكبيرة
في الجينيات ويستخدمونه في الألعاب المركسية والبهلوانية.

انظر المثال (٢) الجمل



أكتب على عنوان :- الحمام، وموضوعها (صورة الحمام
وجماله وصفاته -

الافتتاح :- ان الحمام من الطيور التي يرغب الناس في اقتنائها
ويغرمون بها -

العناصر :- (١) له جسم جميل وشكل يديع (٢) يكثرفى الغابات
ويوجد فى البيوت كذلك بكثرة (٣) صفاته وخصائصه (٤)
استخدام الناس — إياه فى قديم الزمان للبريد ويسمى إذن
الزاجل (٥) اشتغال الناس به وتهاشهم وعبثهم (٦) وجوده
فى الحرمين الشريفين (٧) لذة لحمه وطيبه (٨) وغير ذلك -

الاختتام :- وكل الناس يحبون دجنه في بيوتهم والتمتع بمشاهدته
طائرا هنا وهناك .

انظر المثال (٢) الجمل



أكتب على عنوان :- الحريق ، وموضوعها اشتعال النيران
في دار جاري وكيف ولماذا .

الافتتاح :- اويت يوما الى فراشي وكدت انام حتى سميت صرلغا
راعثي فنهضت من فراشي مسرعا .

العناصر :- (١) فاذا بدخان عظيم من دار صديقي وجاري فسعيت
اليها (٢) فوجدت الدار بين نار ودخان (٣) والنساء وجلات^(٤)
يصحن والاولاد فزعون يصرخون (٤) ووجدت الناس حول
الدار والمطافئ في جهاد ومقاومة مع النار (٥) الانقاذ (٦)
سلامة الانفس ووقوع بعض الجراحات (٧) رشهم بالماء (٨)
خمود النار (٩) محادثة الناس وتعليقهم .

الاختتام :- مقابلي لداري وتحديثه لي بالحادث تقدير الخسائر
وجوب الاحتياط والتحرز .

انظر المثال (٣) سقوط من السطح



أكتب على عنوان :- الدب^(١) ، وموضوعها ر وصف الدب شكله

وطبيعته وبعض عاداته)

الافتتاح :- ان خلائق الله أنواع وألوان وانها آيات من الله لتعدها

واختلاف أشكالها ومنها الدب حيوان عجيب الخلقة والشكل

غريب -

العناصر :- (١) شكله وهيئته (٢) انه حيوان ضار^(٢) (٣) ما قرأنا عنه

وعرفنا من احواله (٤) تخلص الناس عنه حينما تعاوتوا له^(٣) (٥)

انه يتسلق الشجرة من ورائه (٦) يروضه الناس ويستخذموه،

في الألعاب والسيرك

الاختتام :- انه من عجائب مخلوقات الله-

انظر المثال (٢) الجميل



أكتب على عنوان :- الغرق ، وموضوعها: ذهاب أخ لي إلى

نهر فأنض^(١) وكان لا يحسن السباحة وتقدم قليلا فجعل يطفو وينفوس^(٢)
حتى أنقذه الناس.

الافتتاح :- كان أخ لى صغير جدا امغرمًا بالاستحمام فى الانهاس و
الغدران فكلما كان يبرى فرصة تسلك الى نهر قريب من دارى
ويشتغل بالماء ويلعب طويلا.

العناصر :- (١) كان يلهو ويلعب بالماء يوما تقدم قليلا (٢) وانهمال
رمل من تحت قدميه (٣) ولم يكن يحسن السباحة (٤) فاضطرب
ولم يماسك (٥) طفق يراسب^(٣) و يطفو (٦) صياحه وطلبه للنجدة
(٧) جرى الناس وسعيهم اليه (٨) الجهود للانقاذ (٩) كيف
كانوا يفعلون (١٠) حتى أخرجوه الى الشط^(٤)، ثقل به رأسا على عقب
واستفراغ الماء (١١) صحوة.

الاختتام :- رجوعه الى البيت وعزمه على تعلم السباحة.

انظر المثال (٤) سقوط من السطح



اكتب على عنوان :- "الترام"، وموضوعها ووصف الترام و
فائدته وميزته.

الافتتاح :- كثير من الناس لا يستطيعون ركوب السيارة ولا يقدر

عکس اشتراء الدراجة ويحتاجون الى التقلات في أنحاء البلد
فلا يوفق لهم من المراكب الا التوام.

العناصر :- (۱) انه يسير بالكهرباء (۲) ولذا اجرتة رخيصة (۳) الفرق
بينه وبين السيارة (۴) إيصاله للناس قريبا وبعيداً (۵) وكوبه
أيسر وأرخص من ركوب السيارة (۶) شكله (۷) محتواه
(۸) لوازمه.

الاختتام :- لاشك أن اختراع مثل هذه المرافق قد سهل
المعيشة ونفى كثيرا من المتاعب وهو من نتائج الحكمة التي وهبها
الله للانسان.

انظر المثال (۱) السيارة



ترجمہ الى اللغة العربية.

جی تو یہ چاہتا ہے کہ اس سفر کا ہر جزئی واقعہ آپ کو خط میں لکھوں لیکن تنگی
دامن کا گلہ ہے اور کثرتِ حسن کا شکوہ ہے، عدن سے جو رقم لکھا تھا پہنچا ہونگا،
عدن کے بعد جہاز نے مصوع ساحل افریقہ (ارسطو یا مقبوضہ اٹلی) میں نگر ڈالا۔ یہ
عرب حبشی آبادی ہے، اس کا دارالحکومت سمارہ ہے، اٹلی کے زیر حکومت ہے
پانچ بجے کے قریب یہاں کے ساحل پر ہم اترے، یہ عمر کا پہلا موقع ہے کہ ملک ہند

کے علاوہ ایک اور ملک بلکہ ایک بڑا عظیم (ایشیا) کے علاوہ ایک دوسرے بڑا عظیم (افریقہ) اور ایک انگریزی حکومت سے باہر ایک دوسری حکومت کی سرزمین پر قدم رکھا لوگ ڈراتے تھے کہ بحراِ احمر (رڈ سی) میں یوں گرمی ہے، یوں تمازت ہے لیکن خدا کا کرنا دیکھتے کہ یہاں سیڑوں میل تک یعنی یہاں تک کہ کل شام کو سونے میں قدم رکھیں گے، لیکن گرمی کا نام و نشان نہیں، سردی بلکہ جاڑا تک موجود ہے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بالکل اتفاقی اور عجیب ہے۔

برید فرنگ (ص ۶۵ و ۶۶)

انظر المثال — (۱۱)



اكتب على عنوان :- المتوسائیکل، و موضوعها وصفها و

فائدتها و خصائصها

الافتتاح :- دراجۃ ذات دوئی و جلبة و وضوء تخترق الشارع

فكأ تماشاب سیرعد۔

العناصر :- (۱) و انها الدراجۃ النارية التي تدير بالبتروول (۲) و هي

تجمع بين صورة الدراجۃ و سیرالسيارة (۳) شكلها (۴) سهقتها

(۵) الفرق بينها وبين السيارة (۶) الفرق بينها وبين الدراجۃ

(۷) خصائصها۔

الاختتام :- ولكل شئى فائدة ولكل شئى مزية فربما تكون الدلالة ذات فائدة أكثر وربما تكون الدراجة الذاتية افيد واجدى .

انظر المثال (١) السيارة



اكتب رسالتى الى أستاذك — واليك عناصرها وموضوعها .
 الابتداء :- ٤٣ - صدر بازار دهمى الهندت تحريرافى
 المقدمة :- حضرة صاحب السامحة والفضيلة والشرف استاذى
 المفخم السلام عليكم ورحمة الله وبركاته .
 الافتتاح :- أرجوان تكونوا فى أحسن حال واتم صحة وأنعم
 بال وبعد .

الموضوع :- (١) لاتزال ذكريات مجالكم حاضرة ماثلة لعينى (٢) ولا
 ينزال شكرى على عنايتكم بتعليمى وتشقيفى مبتدأ منى كل حين
 (٣) وانى مقبل على الدررس والتعلم (٤) والاحوال حسنة حولى
 (٥) والطقس كذا وكذا (٦) وانى لأجن الى محبتكم ومجالسكم
 الاختتام :- أرجوان تدوم صلاتنا كماهى الآن وان لاتنسونا فى
 أدعيتكم وتقبلوا خير الألق التحية والسلام . ولدك وصغيرك .

انظر المثال — (١٠)



أكتب على عنوان :- عاصمة الهند، وموضوعها (وصف مدينة
دهلي ووصف بعض آثارها)
الافتتاح :- هل رأيت دهلي؟ انها من أشهر بلاد الدنيا وأقدم بلاد
الهند وأعظمها.

العناصر :- (١) دهلي مدينة أثرية (٢) يقصدها الناس ليدرسوا
التاريخ ويشاهدوا آثاراً مجاًد من مَضَو (٣) يتعلق تاريخ الملوك
المسلمين في الهند بهما (٤) ميّزاتها (٥) آثارها الهامة (٦) هي
مركز الثقافة والأدب (٧) وهي مركز السياسة والحكم (٨) طبيعة
أهلها (٩) بعض خصائصها.

الاختتام :- ومرت بدلهي قرون وتقلبات وثورات لكنها كلما خربت
ثورة استعادت مجددا مرة أخرى ولا تزال عاصمة الهند.

انظر المثال (٨) إنتاج محل



أكتب على عنوان :- جامع دهلي، وموضوعها (حديث عن

جامع دهلي وعن أنشأه ووصفه)

الافتتاح :- (١) ضرورة الجوامع (٢) ولوع الملوك المغول بالتعبير والبناء
العناصر :- (١) الضرورة الى جامع دهلي (٢) فكرة البناء لدى شاه جهان (٣)
من هو شاه جهان ؟ (٤) اختياراً رتبة للمسجد (٥) كيف بنى (٦)
منظرة من الخارج (٧) منظرة من الداخل (٨) ارتفاعه (٩) ابوابه
وطرقه، وسلاطيمه ومذنتاه (١٠) جماله -
(١) انه أثر من الآثار الخالدة .

انظر المثال (٨) التاج محل



اكتب على عنوان : الصانع ، وموضوعها الابانة عن عمل
الصانع ودرجته في الأمة -

الافتتاح :- اذا ابتغيت ان تعرف مستقبل أمة فانظر الى صناعتها
لأنها مادة الاقتصاد والرقى .

العناصر :- (١) الصناعة سبب الحضارة والرقى في البلاد (٢) وهي من
أعظم أركان الاقتصاد (٣) وللصانع درجة في الشعب سامية
(٤) وغنى البلاد يقوم بغنى صناعاتها (٥) أهميتها في القديم والمجديد
(٦) وان الصناعة لمقتضرة على العلوم (٧) مدح النبي صلى الله عليه

عليها وسلم للصانع (٨) حديث النبي صلى الله عليه وسلم
 الاختتام :- ويجب على الشعوب المختلفة ان تكثر من الصناعة
 عرفت اوربا هذه الحكمة فترقت والحكمة ضالة المؤمن الخ

انظر المثال (٣) ساعى البريد



اكتب على عنوان : منقذ قطار ، وموضوعها (حكاية فتى اهلك
 نفسه ليقى ركاب قطار كاد يسقط في طريقه في هوة كبيرة أنشأها
 المطر أو شئ آخر فوقه هو بنفسه في طريق القطار ليقف دون
 أن يسقط في الهوة فبات هو سحقا تحت القطار ونجا الجميع .
 الافتتاح :- ان في خلق الله امثلة للتضحية والإيثار والبذل يعجز
 عنها الآخرون ومنها -

العناصر :- (١) أن فتى تربي على معالي الأخلاق والتضحية والإيثار
 وحب خلق الله وخدمته (٢) رأى هوة في طريق القطار (٣)
 وكان موعد قدوم القطار فعلم ذلك (٤) فكر في إنقاذة فوصل
 الى ان وقوفه في طريقه يهز ثوبا هو الذي يقفه (٥) فوقف يهز
 ثوبه حتى سحقه القطار (٦) توقف القطار (٧) عرف الناس
 السبب (٨) إعظامهم للأمر والشأن على الفتى (٩) أكتائبهم

لاسرته، شکر الصنيعه^(۱).

الاختتام :- لا بد لكل رجل ان يكون ذا صفات حسنة وذا محبة
وايثا، كما جاء الشفاء على الصحابة رضی اللہ عنہم **يُؤْتِرُونَ عَلَى**
أَنْفِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ^(۲).

انظر المثال (۶) في عبار المياه



ترجمہ الی اللغة العربیة

رات بھر کھاتے پیتے، اخبار خریدتے، ظہر، عصر، مغرب، نمازیں پڑھتے پڑھاتے،
کچھ رات گئے بریلی اسٹیشن پہنچے اور یہیں نمازِ عشر پڑھی گئی، چھوٹی لائن کا سفر ختم ہوا،
اور یہاں سے بڑی لائن لکھنؤ کے لئے ملی۔ مراد آباد کے قاضی عبدالغفار جو ایک زمانے
میں "ہمدرد" کے سب ایڈیٹر رہ چکے تھے اور اس وقت تک ان کا شمار مولانا کے مخلصین
میں تھا۔ یہیں ملنے آگئے تھے، داغہ کونسل کے فتنہ میں وہ بھی مبتلا تھے۔ پلیٹ فارم پر
مولانا انھیں خوب خوب قائل کرتے رہے۔ مولانا کے سکرٹری حیات صاحب یہیں
سے شریک سفر ہوئے، کھانے کے لئے پلیٹ فارم پر ایک وسیع دسترخوان بچھا اور
مولانا نے میرے ملازم کو یہی نہیں کہ بڑا اصرار کر کے کھانے میں شریک کیا، بلکہ بٹھایا بھی
اور اپنے بالکل قریب ہی۔ میرے لئے یہ منظرِ نیا بھی تھا اور سبق آموز بھی۔ آقا اور غلام کی
مسافات کے متعلق خلفائے راشدینؓ کے کارنامے جو کچھ بھی رہے ہوں، کتابوں میں

خادم و مخدوم، خدمت گار و مالک کے باہمی حقوق کے متعلق جو کچھ بھی پڑھا ہو ان مادی آنکھوں سے، اس بیسویں صدی میں اس منظر کی توقع کس کو ہو سکتی تھی، اور وہ کسی زاہد خلوت نشین کے ہاں نہیں، وقت کے نامور ترین سیاسی لیڈر کے ہاں!
(محمد علی ص ۱۳۲)

انظر المثال۔ (۱۱)



اكتب على عنوان: الثلج، و موضوعها بيان عن الثلج وعن فائده وأنواعه۔

الافتتاح:۔۔ قد أصبح الثلج اليوم في متناول جميع الناس وكان من قبل غير الحصول۔

العناصر:۔۔ لم يكن الناس في قديم الزمان يعرفون الثلج (۲) وكان لا يجلب في قديم الزمان إلا للملوك والأمراء والمترفين (۳) أما اليوم فاکثر الناس يستعملونه سواء في ذلك الغنى والفقير (۴) لأنه أنشئت معامل كثيرة تنتج (۵) في كل مدينة يعم بيعه وشراؤه (۶) وله نوعان (۷) نوع على الجبال۔ ماهو؟ (۸) نوع يصنع فنشربه۔

الاختتام:۔۔ فالشكر لله الغنى الرزاق الذي رزقنا من مثل هذه النعم

انظر المثال (٧) والتمرين (١٨)



اكتب على عنوان : الرحمة ، وموضوعها بيان فضيلة الرحمة والرفق وتبجيج الغلظة والقسوة

الافتتاح :- يقول النبي صلى الله عليه وسلم عن ربه انه يقول
ارحموا من في الارض يرحتكم من في السماء

العناصر :- (١) الرحمة صفة فاضلة (٢) درجة الرحيم عند الناس (٣) الرحمة في نفس النبي صلى الله عليه وسلم (٤) ذكرها في القرآن (٥) اما الجا في الظالم (٦) درجته لدى الناس (٧) فوائد الرحم وحسناته -

الاختتام :- ان هذه الصفة لا شك من أسمى الصفات فقد قال الله تعالى للنبي عليه الصلاة والسلام " ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك "..... الخ

انظر المثال (٩) الصدق ينبغي



اكتب على عنوان : عصبة الأطفال (الكشاف) وموضوعها بيان

ضرورية الكشافة (اسكاوت) لانها تترقي على أفضل نشاط وأنفعها
وتنفع زملاءها ايضا وتُجدي كذلك في مواضع اخرى.
الافتتاح :- نرى بعض طلبة المدارس يباشرون الرياضة ويحملون
اللواء ويأتون بحركات رياضية.
العناصر :- (١) هم الكشافة (٢) صورة فرد منها ولباسه ومحتة وجمه
(٣) عمله (٤) فوائد الكشافة (٥) وصف بعض أعمالها.
الاختتام :- الكشافة صورة مصغرة لفكرة تربية الجمهور تربية
عسكرية وقد أمر النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك .

انظر المثال (٣) ساعى البريد



اكتب على عنوان : المجاهد ، وموضوعها (بيان ضرورة
المجاهد وأهميته ومكانته للمسلمين اذ تقوى به الحكومة
الاسلامية وينتشر الاسلام وتقاوم به القوى الباطلة والطواغيت
التي لا تؤثر فيهم الدعوة السلمية .
الافتتاح :- الاسلام دعوة سلمية لا يستعمل الطرق الجائرة ولا يؤثر
الظلم والعدوان ويقول (” ولايجر منكم شئاً من قوم الخ) ولايستخدم
القوة الا للخير ولحقو الفساد .

العناصر:- (١) الجهاد فريضة (٢) اية قرآنية في ذلك (٣) لماذا كان الجهاد فريضة (٤) الحياة كفاح وليس للحياة بدون الجهاد بقاء (٥) بالجهاد يستقيم ما لا يستقيم بالسلم (٦) وهو تربية للرجولة والمرءة والشجاعة ويجعله قويا شهيدا.

الاختتام:- قد ترك المسلمون اليوم الجهاد وهم أحوج الى ذلك

انظر المثال (٣) ساعى البريد



اكتب رسالة الى اخيك الكبير؛ واليك عناصرها وموضوعها.

الابتداء:- مدرسة العلوم الاسلامية - اله آباد - تحريرها في السابع من صفر سنة

المقدمة:- حضرة صاحب السيادة الأخ الجليل المؤقر التلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الافتتاح:- أتمنى على الله وأرجو أن تكونوا في أسعد حال وأنا بال وبعد.

الموضوع:- (١) فالي بحمد الله في عافية وصحة (٢) وأنا مسرور فرحان لصدمه كتاب منكم وهو راحة قلبي (٣) وقد زاد راحة بالي ما علمته أن الاهد بخير وهناء (٤) اما هنا حولي فالأحوال

كذا وكذا.

الاختتام :- ولا تقطعوننا من إرسال الكتب وأبلغوا السلام إلى الجميع
ولكم مني جزيل الشكر والامتنان والسلام عليكم ورحمة الله
اخوكم العاجز

انظر المثال (١٠)



اكتب على عنوان : مباراة رياضية وموضوعها بيان ما شاهدت
في مباراة لعبة كرة القدم.^(١)
الافتتاح :- أنا مولع^(٢) بلعب الكرة وأساهم في الألعاب التي تلعب
في ساحة مدرستي ولا أدع أن أغشى المباريات.
العناصر :- (١) وأرى في اللعب فوائد (٢) ومباراته لا تخلو من
الفائدة (٣) اليوم كانت مباراة (٤) ذهبنا اليها (٥) دخلنا في
الإستاد (٦) الفريقان (٧) اللعب (٨) كيف كان اللعب (٩) رجوعنا.
الاختتام :- حصل لنا سرور عظيم ونشطنا لأعمالنا وانه لفائدة
جيلة من مثل هذه الاعمال.

انظر المثال (۵) يوم مطير



تس جمالی اللغة العربية

تمام مسلمان حق کے طرف دار بن گئے تھے، ان کا کام مشورہ سے ہوتا، خلیفہ جب تک خدا کا مطیع رہتا وہ اس کے مطیع ہوتے اور اگر نافرمانی کرتا تو اطاعت باقی رہتی حکومت کا شعار (لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق) بن گیا تھا، یعنی خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں، وہ مال اور خزانے جو سلاطین اور رئیسوں کا لقمہ تراور امراء کی ذاتی جائداد سمجھے جاتے تھے اب اللہ کی امانت سمجھے جانے لگے تھے، اس کی رضا میں خرچ اور صحیح محل پر صرف کئے جاتے تھے اور مسلمان اس دولت کے امین اور متولی تھے، خلیفہ کی مثال تیم کے سر پرست کی سی تھی اگر صاحب استطاعت ہوتا تو احتیاط کرتا اور اگر حاجت مند ہوتا تو بے قدر ضرورت لیتا، اللہ کی وہ زمین جس کو سلاطین و امراء نے اپنی جاگیر سمجھ لیا تھا، جس کے لئے چاہتے وسعت دیتے تھے، اور جس پر چاہتے تھے تنگ کر دیتے تھے اور بعض اس میں کپڑے کی طرح کتر بیونت کرتے تھے، اب اللہ کی زمین تھی جس کے متعلق ایک ایک بالشت کا حساب دینا تھا۔

(مسلمانوں کے عروج و زوال سے دنیا کو کیا نقصان پہنچا)

انظر المثال _____ (١١)



اكتب على عنوان : لكتنؤ، وموضوعها وصف مدينة لكتنؤ وصف
بعض آثارها وخصائصها،
الافتتاح :-

العناصر :- (١) لكتنؤ مدينة جميلة، (٢) وهي بلدة البساتين والمتنزهات^(١)
(٣) فيها الأوساط العلمية والادبية، (٤) لها نزعة خاصة في الثقافة
والأدب (٥) وهي أحد مراكز الأدب الأردني (٦) لكتنؤ من القديم
سياسيا وتاريخيا (٧) ظرفها والحضارة الرقيقة فيها (٨) بعض
آثارها (٩) مجاملات أهلها (١٠) لما رأيتها أول مرة (١١) رأي فيها -
الاختتام :- وكثير من الناس الذين شاهدوها أحبوها وفضلوها
للاقامة على غيرها.

انظر المثال (٨) التاج محل

انظر المثال

تفسير (٤٤)

اكتب على عنوان : الجاز^(١) موضوعها فائدته واهميته
ومضارة)

الافتتاح :- كان تعود الناس قبل الكهرباء استهلاك الجاز^(٢)
للانارة في بيوتهم-^(٣)

العناصر :- هوزيت أرضي (٢) اكتشف قبل قرن (٣) يستخدم في
مرايق كثيرة من طبخ للطعام والانارة وإدارة الماكينات
(٤) كانت فائدة عظيمة قبل الكهرباء (٥) وانه لم تنقص فائدتها
الى الآن (٦) اكتب ما تعرفه عنه .

الاختتام :- وهو من المكتشفات المفيدة للانسان وذلك من نعم الله
سبحانه وتعالى .

انظر المثال (٧) الكهرباء

تفسير (٤٥)

اكتب على عنوان :- جند ابابيل، وموضوعها (حكاية) ما حدث
لاصحاب الفيل حينما ارادوا غزوا الكعبة)

بارك الله تعالى الكعبة وشرها وهي بيت الله العظيم كان

الناس من العصر الجاهلي يؤمنونه ويقصدونه حتى حسد من ذلك ابرهة ملك الحبش.

العناصر :- (١) حسد ابرهة، وبنى بيتا ليرجع الناس عن الكعبة ويقبلوا اليه لكنهم لم يفعلوا ذلك (٢) فغضب وأراد هدم الكعبة (٣) وزحف بجيوشه وأفياله (٤) دخوله مكة (٥) اختفاء اهل مكة (٦) مقابله بعد المطب (٧) تجمع ابايل (٨) رميها اياهم (٩) ابادتهم - الاختتام :- أصبحوا كالالمن بعدهم .. الخ

انظر المثال (٦) في غمار المياه



اكتب على عنوان : ثلاثة في غار
رجال انحبسوا في غار فلم يتمكنوا من الخروج حتى أن توصل
كل منهم بعمله الجليل الى الله (كما جاء في الحديث الشريف)
الافتتاح :- ان الأعمال الحسنة كثيرا ما تنقذ الرجل من مأزق
حتى في دنياه ومن قصة ذلك -

العناصر :- (١) ذهب ثلاثة رجال الى الجبال (٢) هبوب الرياح
ومجئي الامطار (٣) اختفاؤهم في غار (٤) هبوط صخرة و
سد لها الغار عليهم (٥) تفكيرهم في الخروج والحيلة له (٦)

استغاثتهم بآعمالهم (٧) توسل واحد منهم (٨) توسل الثاني

(٩) توسل الثالث (١٠) خروجهم

الاختتام :- ما أجلّ الخير وما انفعه اذ يجدي في كل الموضع وذلك

رحمة الله التي من بها عبادة.

انظر المثال (٦) في غبار المياه



اكتب على عنوان : عيادة مريض وموضوعها (عيادة رفيق

مرض وتعطل عن الحضور في المدرسة)

الافتتاح :- انما العيادة من العوائد الاسلامية النبيلة وقد وفقت

اليها غور فيق لي.

العناصر :- (١) كان رفيق خالدا مريضا (٢) وكان منقطعاً الى داره (٣)

وفي اول الامر لم نلق بالاعلى مرضه (٤) فلما تأخروا كثيرا

أردنا أن نعوده (٥) دخولنا عليه (٦) حالته ونحافته (٧) رثاؤنا

على حالته (٨) دعاؤنا له (٩) فرحنا به بقدرنا.

الاختتام :- وقد عدنا بعد ما جلسنا لديه بعض السويقات.

انظر المثال (٥) و (٦) و (٩)



اكتب على عنوان : مائة مقبول ، و موضوعها القصة التي جاءت في الحديث الشريف عن رجل قتل تسعة وتسعين رجلا ثم سأل عما اذا كانت توبته ممكنة مقبولة فانكر، عالم من علماء بنى اسرائيل وأقنطه فغضب وقتله كذلك فأكمل به مائة ثم فكر في التوبة الخ

الافتتاح :- قد خلق الله الطباع مختلفة منها غليظة ولكنها تتلين حيناً ما وان توبة الله لتتسع لجميع المذنبين ومن قصة ذلك -

العناصر :- (١) أن رجلا قتل تسعة وتسعين رجلا (٢) خرج يطلب التوبة (٣) لقي عالماً (٤) قتله ثم خرج يطلب التوبة (٥) لقي عالماً آخر (٦) تاب وبدأ مغادرة تلك الأرض (٧) مات في الطريق (٨) ملائكة الرحمة والعذاب (٩) الختام -

الاختتام :- لقد كانت نيته صالحة فتاب الله عليه ووقفه للتوبة

انظر المثال (٦) في غمار المياه

القرآن

ترجمہ الی اللغة العربیة

آپ کی توجہ و تعلیم سے عرب کی برباد شدہ قوم میں ایسا انقلاب ہوا کہ دنیا نے تھوڑے ہی عرصے میں ان میں وہ عظیم الشان شخصیتیں دیکھیں جو عہدِ روزگار اور دنیا کی تاریخ میں یادگار ہیں، وہ عمشہ جو اپنے باپ خطاب کی بکریاں چرایا کرتے تھے، اور ان کے باپ ان کو جھڑکا کرتے تھے اور جو کہ قوت و عزم میں قریش کے متوسط لوگوں میں تھے جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہ تھا ان کے معاصران کو غیر معمولی اہمیت نہیں دیتے تھے، وہی عمر بنی تھے کہ ایک بارگی تمام عالم کو اپنی عظمت و صلاحیت سے متحیر بنا دیتے ہیں، اور قیصر و کسریٰ کو تخت و تاج سے محروم کر دیتے ہیں اور ایسی سلطنت کی بنا ڈالتے ہیں جو بیک وقت ان دونوں حکومتوں پر حاوی ہے اور تدبیر و حسن انتظام میں ان سے فوقیت رکھتی ہے، ورع و تقویٰ کو چھوڑ دیجئے کہ ان میں، تو وہ ضرب المثل ہیں۔

یہ ولید کے فرزند خالد ہیں، انہوں نے جزیرۃ العرب کے علاقوں میں بڑی شہرت بھی حاصل نہیں کی تھی، اچانک وہ آسمانی تلوار بن کر پلے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے کٹ جاتی ہے، یہ خدائی تلوار روم میں بکلی بن کر گرتی ہے اور تاریخ کے طول و عرض میں اپنے تذکرے چھوڑ جاتی ہے۔

راز: مسلمانوں کو عروج و زوال سے کیا نقصان پہنچا؟

انظر المثال — (١١)



أكتب رسالة الى تاجر كتب: وإليك عناصرها وموضوعها.
 الابتداء:- دارالعلوم لندوة العلماء. بادشاه باغ لکنوٹ تحریروانی
 المقدمة:- سيادة الأخ صاحب المكتبة..... المحترم السلام عليكم
 ورحمة الله أو تحية وسلاماً.

الافتتاح:- عندي حاجة الى اشتراء بعض الكتب فوأيت أن أتصل بكم
 عسى أجد عندكم طلبتي.

الموضوع:- (١) فأولاً أريد أن أعرف أثمان الكتب الموجودة عندكم
 (٢) وثانياً أخبروني كيف أستوردها منكم (٣) وكيف أبعث
 النقود (٤) وكيف تتم المعاملة (٥) وذاً وأسرياً على كتابي هذا
 حتى أرسل اليكم الطلب.

الاختتام:- ولكم مني جزيل الشكر سابقاً واني لجوابكم في انتظار والسلام عليكم
 ورحمة الله.

انظر المثال — (١٠)



أكتب على عنوان: القلعة الحمراء وموضوعها وصف شكل

القلعة الحمراء بدلهى وإبداء محاسنها والاختيار عن تاريخها وموقعها
وغير ذلك)

الافتتاح :- ان متاثرغب النفس الى مشاهدتها فى دهلى القلعة الحمراء
الأثر التاريخى العظيم.

العناصر :- (١) هى قلعة ذات شهرة وصيت وجمال (٢) شكلها
من الخارج (٣) بناها شاه جهان (٤) خطتها (٥) سعتها (٦) أسوارها
(٧) داخلها (٨) جمال داخلها وإشارها (٩) وقوعها بجانب نهر جينا
(١٠) غير ذلك.

الاحتتام :- لقد ترك المغول آثارهم باقية خالدة بمثل الأبنية
وغير ذلك.

انظر المثال (٨) التاج محل



اكتب على عنوان : الشأى ، وموضوعها (ما هو الشأى قبله
وعوممه فى الناس فوائده ومضاره .

الافتتاح :- الشأى مشروب رغيب لجميع الناس وقليل هم الذين
لايشربونه، ويعارضونه . علادهم قليل
العناصر :- ومن الذى لايعرف الشأى (٢) الاقليل من الناس

(۳) اکتشف قبل ثلاثة قرون على التقدير (۴) لم يكن يعرف
 قبل قرون واحد الا قليلا (۵) أما الآن فعروف (۶) يزرع في سواحل
 الهند والصين واندونيسيا وغيرها (۷) فوائد (۸) مضارة -
 وعلينا أن لانكثر شربها لئلا يضر ضرراً عظيماً.

انظر المثال (۴) البرتقال



اكتب على عنوان : " مباراة خطابية " و موضوعها (تفاصيل
 مباراة عقدت في مدرستنا اشتركنا فيها وساهم الطلبة فيها وخطبوا)
 الافتتاح :- تعقد مدرستنا حيناً فحيناً حفلة خطابية توزع فيها
 الجوائز وكانت من تلك المناسبات مناسبة حفلة خطابية
 هذه المرة.

العناصر :- (۱) حدد يوم كذا (۲) الرئيس (۳) السكويتر (۴) دعوة
 المشتركين (۵) المواضيع (۶) بدءاً والحفلة (۷) الخطباء واحداً
 واحداً (۸) الخطب (۹) الفائزون (۱۰) توزيع الجوائز (۱۱)
 خطبة الرئيس.

الاختتام :- و مثل هذه الحفلات النافعة في حثِّ وحمم
 الطلبة -

انظر المثال (٥) يوم مطير



اكتب على عنوان : في معرض ، وموضوعها (الذهاب الى معرض ومشاهدته والتمتع بما يحويه)

الافتتاح :- كل واحد لا يقدر على ان يعرف ويتعلم الأشياء الا بالقراءة أو بمشاهدتها. أما القراءة فالصحف والكتب تكفي لها وأما المشاهدة فتحصل في المعرض اذا لم يستطع الرجل أن يعمل الأسفار والرحلات .

العناصر :- (١) فوائد المعرض (٢) حث استاذنا إيانا له (٣) ذهابنا اليه (٤) اشتراؤنا للتذكرة (٥) دخولنا فيه (٦) ملاحظتنا (٧) رجوعنا .

الاختتام :- قد استفدنا كثيرا الخ

انظر المثال (٥) يوم مطير^(١)



اكتب على عنوان : السخاء ، وموضوعها (بيان فضيلة السخاء)

والجود وغیر ذلک .

الافتتاح :- ان السخاء من الاخلاق الکریمۃ النبیلۃ

لعناصر :- (۱) فضیلة السخاء (۲) مکانة السخی لدى الناس (۳)

البخیل وسقوطه، لدى الناس (۴) حذر الناس من معاشرته

وابتعادهم (۵) یأسهم من خیرة وانسانیتہ ومقتہم ایاہ

(۶) السخاء نبیل وکرامة (۷) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سخیا (۸) حکایة اذ اکت تعرفہا .

الاختتام :- السخاء خلق لا بد منه للحیاة الشریفۃ الکریمۃ .

انظر المثال (۹) الصدق یتجی



ترجمہ الی اللغة العربیة

انہوں نے اس زندگی کی پھول بھادی مگر اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی کو

خطرے میں ڈال کر اور اپنا سب کچھ قربان کر کے انہوں نے اس مقصد کی خاطر

بادشاہی کا تاج ٹھکرا دیا، دولت اور عیش کی بڑی سے بڑی پیش کش کو نامنظور کیا،

محبوب وطن کو چھوڑا، ساری عمر بے آرام رہے، پیٹ پر پتھر باندھے، کبھی پیٹ بھر

کھانا دکھایا، گھر والوں کو فقر و فاقہ میں شریک رکھا، دنیا کی ہر قربانی میں، ہر ہر خطرے

میں پیش پیش اور ہر فائدے اور ہر لذت سے دور دور، لیکن دنیا سے اس وقت تک

تشرین لے گئے جب تک کہ دنیا کو صحیح رخ پر نہ ڈال اور تاریخ کا دھارا نہ بدل دیا۔
 تینس برس میں دنیا کا رخ پلٹ گیا، دنیا کا ضمیر جاگ گیا، نیکی کا رجحان پیدا ہو گیا۔
 اچھے برے کی تمیز ہونے لگی، خدا کی بندگی کا راستہ کھل گیا، انسان کو انسان کے سامنے
 اور اپنے خادموں کے جھکنے میں شرم محسوس ہونے لگی، اوچ نیچ ڈور ہوئی، قومی و نسلی
 غرور ٹوٹا، غرض دیکھتے دیکھتے دنیا بدل گئی۔

(از اصلاحات)

انظر المثال (۱۱)



اكتب على عنوان: "المدسة"، وموضوعها (الابانة عن
 ضرورة المدرسة للأمة)

الافتتاح :- كل يعرف فصلة العلم وفضل العالم على الجاهل ووجوب
 تعليم أفراد الأمة جميعهم.

العناصر :- (۱) اذا اعترفنا بالعلم وضرورته فكأنما اعترفنا بضرورة
 المدرسة (۲) لأنها هي وحدها التي تجمع بين مختلفي الفضلاء
 والعلماء (۳) وإنها لتسهل تعليم قنون عدّة في محل واحد (۴)
 كان الناس في قديم الزمان يباقرن هنا وهناك لتحصيل العلم
 (۵) أما الآن فيستقر الطلب في موضع ويتعلم (۶) فوائد أخرى

من المدارس .

الاختتام :- فظهر أن المدرسة لمن أساطين النهضة والتثقيف في الأمة

انظر المثال (٢) فوائد المدارس



اكتب على عنوان : " الوالدين " . وموضوعها (بيان درجة

الأبوين وضرورة إكرامهما وخدمتهما)

الافتتاح :- فضل الوالدين على الأبناء عظيمٌ جداً .

العناصر :- (١) وقد جاء في كتاب الله " إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا "

الْحَ " وَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍ " الخ (٢) وقد أوردت الله ذكر الإحسان إليهما

ذكر الاجتناب من الشرك (٣) لماذا كانت هذه الدرجة؟

(٤) مشقتهما وتعبهما للولد (٥) وعلى الأخص الأم (٦) الحديث

في فضيلة الإحسان إليهما (٧) يوجب العقل أيضاً الإحسان

إليهما .

الاختتام :- إنهما النعمة من نعم الله سبحانه .

انظر المثال (١٣) ومن الأمة العربية



اكتب على عنوان : " المطر " ، وموضوعها (بيان ضرورة المطر

ومنافعه للأرض وللطقس)

الافتتاح :- ما أبهيج الجو وما أجمل الطقس يوم ينزل المطر من
أعلى الفضاء إلى الأرض العطشة الجافة.

العناصر :- (١) تبتهيج به القلوب وتحي الأرض (٢) أنه لنعمة
جليلة يحي الله به الميت من الأرض (٣) ويخرج الحي من
الميت (٤) ينزل المطر الاوتهاترا الأرض ويزدهم نباته (٥)
تمهت الأشجار فرحا وحيوية (٦) وتسيل الوديان وتجري الأنهار بكل
حياة وحركة وطموح (٧) وترجع إلى كل شئ الحياة (٨) وهناك يندم الفلاح
حقله (٩) فتخرج منه الحبوب والفلات (١٠) وتحصل حاصلات الأرض -
الاحتتام :- فللمطر فضل عظيم باذن الله على حياة الانسان غذاء -

انظر المثال (٧) الكهرباء



اكتب رسالة إلى صديقك — دالك عناصرها وموضوعها -
الابتداء :- دار العلوم ديوبند - مديرية سهران به - تحويراً في
المقدمة :- فضيلة الأخ الكريم صدقي المحبوب فلان المحترم السلام
عليكم ورحمة الله .

الافتتاح :- أرجو الله أن تكون في تمام العافية وكمال الصحة وبعد .

الموضوع :- (١) فيا أخي لا أزال في انتظار لخطاباتك (٢) ما الذي
 قطعك عن بعث رسالة (٣) كيف الحال (٤) أما في مدرستي
 فالحمد لله
 الاختتام :- وأرجوكم أخيراً أن لاتنسائي لافي ذاكركم ولا في الدعاء
 والسلام .
 اخوك الصديق فلان .

انظر المثال (١٠)

البَابُ الرَّابِعُ

الدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

أقسام النثر

نثر پر نظر ڈالی جاتے تو اس کی دو انواع ملیں گی، پہلی نوع میں وہ مضامین ہیں جن کا تعلق حواسِ خمسہ سے زیادہ ہے، فکر و تخیل سے کم اس میں وہ اشیاء و امور اور واقعات پیش کئے جاتے ہیں جن کو انسان اپنے حواسِ خمسہ سے برتتا یا کرتا۔

اس نوعِ اول کی قسم اول وصف پر مشتمل ہے جس میں رحلت (سفر نامے) یومیات (روزنامے)، چھوٹے قصے، واقعات، حادثات، تراجم (یعنی شخصیتوں کے حالات و اوصاف) تاریخ اور سوانح مندرج ہیں اور اس کی قسم ثانی قسم اول کے مقابلے میں وسیع اور مرکب ہے جس میں طویل قصے اور دوسرے مضامین ہوتے ہیں۔

نثر کی نوع ثانی میں وہ مضامین ملیں گے جن کا فکر و تخیل سے اصل تعلق ہوگا یعنی کسی نظریہ یا قضیہ کی تائید تحلیل تو ضیح یا تقریر و اثبات پایا جائے گا، نوع ثانی کی قسم اول تقریر (یعنی مقالے اور خاطرے) پر مشتمل ہے اور اس کی قسم ثانی حسب سابق مرکب اور

وسیع ہے جس میں خطابت اور جدلیات مندرج ہیں۔

پچھلے ابواب میں آپ نے جن اقسام پر مشق کی ہے ان میں وصف اور تقریر دونوں انواع گزر چکے ہیں اور مذکورہ بالا اقسام میں سے آپ کے مضامین مختصر سادے قصوں، بعض حادثوں اور آسان مقالوں پر مشتمل تھے، اس باب سے بعض دوسری اقسام کبھی مشق کے لیے دی جا رہی ہیں، وہ تراجم، رحلات، یومیات اور "خواطر" ہیں اور جو اقسام پچھلے ابواب میں گزر چکی ہیں۔ ان کا معیار بھی اس باب میں بلند ہے۔

جن نئی اقسام پر مشقیں کرائی جا رہی ہیں ان سب کی مثالیں بھی ساتھ ساتھ دے دی گئی ہیں، مثالوں کو پڑھ کر ان کے خاکے سمجھ لیجئے اور پھر انہیں کے مطابق مشق کیجئے، آپ کے سارے مضامین میں آپ کا مقصد خدمت دین اور تقریر حق ہونا چاہیے، اس کے لئے قرآن کریم و حدیث شریف کے مضامین سے استفادہ و اقتباس بہت مفید و ضروری سمجھئے۔

مثال البقالة

على شخصية عظيمة من شخصيات التاريخ

عمر بن عبد العزيز رحمه الله - المثال

رجل من أفذاذ الرجال، شخصية عظيمة غربية لا ينبغي التاريخ مثلها الا اذا ارادت الرحمة الالهية بالخلق خيرا وسعادة ورشدا وهداية.

كان رجل المائة الاولى انتقل الى رحمة الله مع انقراض القرن الاول من الهجرة وبعد ما غير مما حوله، من المملكة والبلاد عما كانت عليه من الحكم والسلطان، أخذ على يد الظالم ونصر المظلوم وأرجع الحق الى نصابه، وأعاد الماء الى مجاريه وتم الأمر للاسلام والسعادة الأخروية، مرة أخرى واجتث أموال النيات الفاسد وقلعه قلعا وحق للعالم الاسلامي في عصره أن يقال العالم الاسلامي بجميع معانيه وبتلك الروح التي كانت سارية في العصر الأول.

ولد سيدنا عمر بن عبد العزيز بالمدينة المنورة سنة إحدى وستين يصل نسبه لابيه الى مروان ويصل نسبه من أمه إلى سيدنا عمر بن الخطاب

رضي الله عنه .

فلما عقل وبلغ العمر الذي فيه يُقبل الناس على التعلم والتثقف اجب
أحواله و مال اليهم واعتنى بتربيته سيدنا عبد الله بن عمر فحاز بذلك
درجة الفضل والسادة وبلغ أشد كمال العلم والدين .

ولما كان ينتمى الى الأصل الاموى فاز بمنصب خطير منصب
الإمارة على المدينة المنورة سقّل له ذلك وإرادة الله و ميل نفسه الى الدين
وعلمه أن يفترق من علم الدين والتقوى شيئاً كثيراً واتصل بالعلماء
وأهل الدين فأخذ ما عندهم وتأثر بشخصياتهم وتزود لنفسه مما يملكونه
لكنه لتربيته في بيئة عالية ملكية كان رفيع الذوق مرهف الحس متنعماً
بقدر ما تبيحه الشريعة الغراء لأمثاله يلبس نفيساً ويأكل لذيقاً ويعطر
ملبسه بروائح فائحة ويمشي بمشية ظريفة معجبة حتى سموا مشيته
المشية العربية فكان ما كان ميزاناً للتظرف ونفاسة الذوق .

فلما أَرَادَ اللهُ به وبالأمة الإسلامية خيراً انتقلت الخلافة اليه
انتقلت اليه بغتة لم يكن يريها ولم يكن على بال أحد أن ذلك كائن
فتجرد عمر بن عبد العزيز من جميع ما كان يختص به متنعماً وتزهّد
في الدنيا أقصى غاية الزهد وأخذ الناس على الباطل وأرجعهم الى
الحق وهجر جميع المألوفات التي ألفها أخذ الزكاة وسمع للمظلوم
ونصر الحق وحرّم أسرة الخلافة من جميع الإختصاصات فأصبحوا
كجميع الناس .

له حكايات مجيبة في هذا الصدد فقد شدد على نفسه وعلى أهله
 ما لم يشدد مثله على أحد بحرم نفسه وأهله من الحياة المهللة المستريحة
 حتى كان لا يجد أحياناً ما يكفي لضرورته فضلاً عما يرغب فيها النفس
 من الكماليات.

رحمه الله لم يبق والياً للمسلمين إلا سنتين ثبت فيها للعالم وللتاريخ
 أن الإسلام ملائم لكل عصر وممكنة عودته إذا اجتهد لها الناس
 ونشدها.

انتقل الى رحمة الله في السنة الواحدة بعد المائة الأولى طيب الله
 ثراه ورفع درجاته.

تقسيم المقالة الى الأجزاء.

الموضوع :- سيرة سيدنا عمر بن عبد العزيز.

العنوان :- الخليفة الراشد في دولة الأمويين.

الافتتاح :- رجل من أفذاذ الرجال.

العناصر :- (١) هو مجدد الإسلام للمائة الأولى (٢) ولد وتربى

واستفاد من خؤولته (٣) معانته (٤) صفاته وعواضده (٥) انتقال

الخلافة اليه (٦) عمله لخير الإسلام (٧) حكايات طريفة عنه

(٨) كان رجلاً لن ينساها التاريخ، عمل أعمالاً عظيمة.

الاختتام :- رحمه الله.

القرآن ٦١

أكتب - الموضوع :- عن حياة سيدنا أحمد بن حنبل رحمه الله .
العنوان :- حياة سيدنا أحمد بن حنبل .
الافتتاح :- إمام من أئمة المذاهب الأربعة وعالم من أجلة علماء
الحديث .

العناصر :- (١) هو رجل الحديث والفقہ وهو من أعظم رجال
الاسلام فقها وورعاً (٢) ولد وتربى (٣) بعد
فراغه من التعلم (٤) صفاته وعوائد (٥) خدمته للسنّة
والحديث (٦) المحنة وثباته فيها (٧) نظرة إجمالية على حياته
(٨) كان رجلاً عظيماً توفي سنة ٢٤١هـ -

الاختتام :- رحمه الله .

العناصر للمقالة القادمة للمثال

الموضوع :- عن ندوة العلماء ودار العلوم التابعة لها .
العنوان :- ندوة العلماء ودار علومها .
الافتتاح :- ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمي إلى نشر الثقافة والدين
وإنها من الفئة المسلمة -

العناصر :- (١) حال المسلمين كانت في الحكم الانجليزي جديسيئة

(٢٢) كأن الاسلام كان يهزم (٢٣) فكانت الحاجة الى رجال أقوياء
في العلم والحكمة والدين (٢٤) ففكر المسلمون في ذلك في حفلة لهم
في كان پور (٢٥) فكرة ندوة العلماء وإنشاء هاد (٢٦) ثم فكرة دارالعلوم
وإنشاء هاد (٢٧) أول مدير لندوة العلماء (٢٨) أول عميد لدارالعلوم.

الاختتام: إنتاج دارالعلوم.

الدَّرْسُ العِشْرُونَ

المقالة على هيئة اجتماعية أو منظمة

ندوة العلماء ودار علومها المثال^(١٧)

ندوة العلماء هيئة اجتماعية ترمي إلى نشر الثقافة والدين وبعث الحياة الدينية في المسلمين وإنهاض الفئة الإسلامية وتقوية همم وتزويدهم لما هم مواجهوه ومصادموه من أيا طيل العصر وجحد الجاحدين العصريين حتى يستطيعوا أن ينصروا الفضيلة وينشروها ويعيدوا للاسلام سابق مجده ويصبحوا (فتية) امنوا برههم وزدناهم هدى).

كانت أحوال الهند في عصور الحكم الانجليزي سيئة لحد عظيم وخطرة لدرجة مذهشة وكان يخاف على حياة الاسلام للحملة القوية التي يحملها الطاغوت وسجاله ولخذلان الذين يقولون لأنفسهم رجال الاسلام في المعركة القاسية الشديدة فكانت الحاجة جداً شديدة الى جهود قوية جبارة والى علم وحكمة وقوة (والحكمة ضالة المؤمن أنتى وجدها فهو احق بها)

فقام علماء الاسلام واجتمعوا في كان بوردو فكروا في ذلك الامر فانشأوا
هيئة إسلامية أغراضها هي نفس ما قلت انفا ثم تولت هذه الهيئة إنشاء
مدرسة تربى جيلان فتيا من المسلمين فتيا في الاخلاق فتيا في العقل فتيا في عصره
يجمع بين صلابة القديم وغزارة، وبين رشاقة الجديد وطرافته، ولا
يكون مثل المحافظين الجامدين المعتنين فلا يرقوا ولا يسيبوا، ولا يكونوا
مثل المتورين الجاحدين التحليلين فلا يصلبوا ولا يقروا للدفاع.

أنشأت ندوة العلماء تلك المدرسة وسماها دار العلوم التابعة لندوة
العلماء واستخدمتها فيما وضعت لها من خطط ورسمت لها من الطريقي
فأنبتها ربتها نباتا حسنا واثت أكلها ضعفين ونفعت المسلمين ما يعلم
الله حقيقته وقدره.

وتقرر اول مدير لندوة العلماء، مولانا محمد علي المونجياوى رحمه
الله واتخذ أول عميد لدار علومها الشيخ حفيظ الله.
وتخرج عليها جيل فتى قوى خدم الأمة الإسلامية خدمة
يكاد لا يسبقها نظير ولا تزال تذكر في المسلمين ولن يزال التاريخ
يذكرها وثبت لدى الأذكياء من المسلمين أن ندوة العلماء ودار
علومها ضرورة إسلامية جليلة من دون شك وهي حاجة
الاسلام العظيمة.

تقریریں ۶۲

کتب - الموضوع :- جامعة دارالعلوم فی دیوبند.
العنوان :- دارالعلوم القاسمیة.

الافتتاح :- دارالعلوم القاسمیة مدرسة عظيمة تتوخی نشر السدین
وتعلیم الثقافة الدینیة للمسلمین .

العناصر :- (۱) تأثیر التعلیم الانجلیزی فی المسلمین وتباعدهم عن

الاسلام (۲) حاجة المسلمین الی العلماء (۳) تفکیک علماء الهند

فی أمر المسلمین (۴) مولانا محمد قاسم النانوتوی (۵) إنشاء دارالعلوم

(۶) مولانا محمود الحسن الادیوبندی (۷) أول مدیر لها وأول شیخ

لها فی الحدیث (۸) أعمالها وإنتاجها.

الاحتتام :- فوائدها وفضائلها.

تقریریں ۶۳

ترجمہ الی اللغة العربیة .

جب شیطان کے اثرات ان کے نفوس سے ڈھل گئے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کے

نفوس کے اثرات ان کے نفوس سے زائل ہو گئے، نفسانیت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ لوگ

اپنے نفوس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنے لگے جیسا کہ وہ دوسروں سے کرتے تھے، دنیا میں

رہتے ہوئے مردانِ آخرت — نقد سودے کے بازار میں آخرت کے قرض کو دنیا کے نقد پر ترجیح دینے والے بن گئے، نہ کسی مصیبت سے گھبراتے، نہ کسی نعمت پر اترتے، فقران کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتا، دولت سرکشی پیدا نہ کر سکتی، تجارت غافل نہ کرتی کسی طاقت سے زد بتے، اللہ کی زمین پر اکرٹنے کا خیال بھی نہ آتا، بگاڑ اور تخریب کا وہم بھی نہ ہو سکتا تھا، لوگوں کے لئے میزانِ عدل تھے، وہ انصاف کے علم بردار تھے، اللہ تعالیٰ کے گواہ تھے، خواہ اپنے نفس کے خلاف گواہی دینی پڑے، خواہ والدین اور اعزاکے مخالفت جانا پڑے، تو اللہ نے اپنی زمین کو ان کے قدموں میں ڈال دیا اور دنیا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ اس وقت اللہ کے دین کے داعی اور عالم کے محافظ بن گئے، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کو اپنا جانشین بنایا اور آپ خود ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ رسالت اور امت کی طرف سے اطمینان لے کر رفیقِ اعلیٰ کی طرف سفر کر گئے۔

(مولانا ابوالحسن علی ندوی)

التقریریں ۶۴

اكتب - الموضوع :- ضرورة طلب العلم درجة الطالب وأهميته.

العنوان :- طالب العلم

الافتتاح :- الطلبة في كل أمة مناظر رجائها وبذرة مستقبلها والاصل

الذي عليه تقوم والى قيادتهم تحتاج.

العناصر :- (۱) العلم ضروري للإنسان في جميع شؤون حياته، (۲) الجهالة

شروفتة للإنسان (٣) قد وصف النبي صلى الله عليه وسلم طالب العلم بصفات حسنة (٤) أحاديث (٥) فوائد العلم في الدنيا (٦) فوائد العلم في الدين (٧) آية صفات يجب أن يتحلى بها الطالب (٨) آية علوم يتلقاها (٩) طالب العلم والعلم في هذا العصر.

الإختتام :- يجب تكوُّن الطلبة تكوينا صالحا وتغذيتهم غذاءً دنيئاً وإرشادهم إلى الصواب والطريق المستقيم.

انظر المثال

الدرس الحادى والعشرون

على بيان امراواتيات فكرة

لماذا اتعلم اللغة العربية - المثال (١٨)

دخل الانجليز الهند فى اوائل القرن السابع عشر الميلادى وفى مدة قليلة تدخلوا فى سياسة البلاد وقد كانوا استولوا على الاقتصاد بتجارتهم الواسعة التى تمارسها شركتهم تدخلوا فى سياسة البلاد حيثما كانت ملوك الهند فى أسوء حال، فقد والقوة والمكانة العزيزة وأوغلوا فى المستوفات يعيشون فى النعيم حيثما ترى الانجليز أمكرا الأمم تستطيع أن تحتمل مالا يحتملها غيرها وتصبر على ما يعجز عن الصبر فيه، غير ما فبد أفا يؤشرون فى السياسة ويتغلبون على ملوك الهند وانتهى ذلك الى غلبتهم الكاملة على طول البلاد وعرضها ثم جاء اىبمنهج التعليم السامة وربوا الجيل الناشئ على حب الدنيا والسخرية بالدين فلم يعض الاجزاء من القرن حتى أصبح الشعب الهندى والمسلمون يهزؤون بالدين ويجون الدنيا وما لها فكاد الدين يفقد سيطرته على

المسلمين فاحاج إلى أبطال ينقذونهم من براثن هؤلاء الأعداء وإذن أنشأ مفكر والاسلام وعلماؤه مدارس العلم التي تعلم أبناء الامة الاسلامية الدين وتفقههم في الشريعة وتربيههم على المعاني الدينية والهيم العالمية فأقبل من الناس الذين يرون دينهم أغلى شئ على تعليم أبنائهم في هذه المدارس.

ولما قدرت على أن أرى رأبي واصتمم مستقبلي تصميما قلا فضلت الناحية الدينية وأشرت أن أكون رجلا مومنا ملحدًا أمانعًا^(٣) خليعًا فتوجهت الى مدرسة عربية بعد ما استرضيت والدتي على ذلك وكان في أول الأمر لا يُجبان لي الثقافة الدينية لانها لاتضمن لي مستقبل مادي عظيم وينويان بعثي الى مدرسة عصرية حتى يمكن لي ان اتال وظيفة عالية من وظائف الحكومة فلما أوضحت لهما أن النعم والثراء الذين قد يحصلان لي من التعليم العصري ليسا بمنقذتي من ويلات يوم القيامة غير أن علماء الدين اذا عملت بهما سينقذني من غضب الله وعذابه لأنني سأخشى الله اذ يقول الله تعالى رإتما يخشى الله من عبادة العلماء، فلما شرحت لهم فوائد علماء الدين اقتنعا وسمحا لي فأنعم الله علي اذ جمع لي حُسْنَيْنِ حَسْنَى التعليم الديني وحسن رضا ابوي والله يقول في آكوام الوالدين روان جاهدك على أن تشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعمهما وصاحبهما في الدنيا معروفا، ولا تقل لهما أفٍ ولا تنهرهما وقل لهما قولاً كريماً.

فاستطعت أن أتعلّم ما أنشأ من علوم القرآن والسنة حتى أتقّدي
 بالدين غذاءً كافياً وأتزود منه لي زاداً ينفعني في القبر ويوم القيامة
 وللآخرة خير لك من الأولى) ولا شك في أن الدنيا كذلك تحصل لمن
 حصل له رضا الله وعلمه أما الآخرة فشك في أن تحصل لغيره
 فيها.

عناصر المقالة السابقة :-

الموضوع :- لماذا اتعلم اللغة العربية.

العنوان :- لماذا اتعلم اللغة العربية.

الافتتاح :- دخول الانجليز في الهند وتأثيرهم في الاقتصاد والسياسة

ثم إساءة تهم إلى الدين وتفكير علماء الاسلام في تعليم الدين
 وإقامتهم للمدارس.

العناصر :- (١) لما بدأت أعقل الاشياء قضيت لنفسي التعليم الديني

(٢) أبي علي أبوي فأفهمتهما (٣) لماذا أبيا علي وماذا قلت

لهما (٤) أرضيتهما.

الختام :- فاستطعت أن أتعلّم ما أنشأ من علوم الدين وهي ستبقى

في الآخرة ولن تحومني من الدنيا.

المقدمات (٦٥)

اكتب - الموضوع :- حاجة الطالب الديني الى توسيع علومه ومعارفه .

العنوان :- العلوم العصرية للطالب الديني .

الافتتاح :- انما العالم الديني هو اوسع الناس معرفة وأدق الناس نظراً وأعق الناس حكماً، لانه من قادة أمة عظيمة امتهم محمد صلى الله عليه وسلم .

العناصر :- (١) يحتاج العالم في فهم أسرار القرآن والحديث وفي قيادة الأمة الى علوم ومعارف مختلفة (٢) يجب له أن يكون نظره دقيقاً في كل من السياسة والاقتصاد والاجتماع (٣) لكل ذلك يحتاج الى سعة الدراسات والمطالعات (٤) العلماء الذين لم تتسع دراساتهم لم يخرجوا من دوائر محدودة ولم يسرّحوالظن في الأفاق (٥) أمثلة من العلماء الذين ذخرت معارفهم واتسعت دراساتهم (٦) أعمالهم .

الاحتتام :- ولما جمع العالم مع الدين علوماً جمةً شواستخذ منها في نفع الدين أتي بأعمال جليّة .



الموضوع :- بيان فضيلة الاسلام وضرورتها للانسان.
العنوان :- دين الفطرة.

الافتتاح :- ليس هذا العالم عبثاً من غير نظام من الله مقرر قال الله تعالى (أفجسبتم أنما خلقناكم عبثاً) الخ

العناصر :- (١) فوّضت الى الانسان الذي يحمل مشعل الحكمة الالهية ادارة هذا العالم (٢) لم تتحصل ولن تحصل هذه الحكمة الالهية للانسان الا من يدرسوله العظيم محمد صلى الله عليه وسلم (٣) الدستور الذي جاء به محمد صلى الله عليه وسلم هو دستور الحياة وقانون الكون (٤) وكلما سار الانسان مُملاً^(١) هذا الدستور لزمته التراتل والعقوات (٥) الاسلام قانون السلام وحكم عاليتة في دقائق شؤون الحياة (٦) الاسلام حاجة الجميع، كتابه القرآن وزعيمه محمد صلى الله عليه وسلم ولاغنى لأحد من الناس عنه (٧) الاسلام دين الفطرة.

الاحتتام :- ولذلك يصلح لجميع الدهور وساثر الأعصار.

القرآن ٦٧

الموضوع :- فضيلة المحبة بين الناس وضرورتها وحكمتها.

العنوان :- المحبة.

الافتتاح :- المحبة روح النفاق والوثام^(١) تقوم الوحدة بها و
يجتمع العمل.

العناصر :- (١) قول الله تعالى فيها (٢) أقوال رسول الله صلى الله
عليه وسلم (٣) تأثيرها في الناس (٤) ماذا يحدث اذا
فقدت المحبة (٥) البقيضاء وأثارها المبعوضة (٦) ضرورة
العالم للمحبة.

الاختتام :- ان جميع الحروب والمشاحنات التي تراها في العالم هي لفقْد
المحبة من قلوب الناس.

القرآن ٦٨

الموضوع :- بيان فضيلة صلة الرحم وما ورد فيها من أمر ونهى
في تركها.

العنوان :- صلة الرحم.

الافتتاح :- ربياتهما الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس

واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا
الله الذي تساءلون به والأرحام إن الله كان عليكم رقيبا تشير
الآية إلى أن الرحمة صلة قوية عظيمة.

العناصر :- (١) صلة الرحم صفة سامية (٢) تحريض النبي عليه
السلام عليها (٣) ذكرها في القرآن (٤) هي في حياة الرسول عليه
السلام (٥) فوائدها (٦) قبائح قطع الرحم.

الاختتام :- قد حث الإسلام على كل خلق فاضل ولا شك إن المجتمع
الإنساني لا يستقيم بدون الأخلاق الفاضلة وطهارة النفس
الإنسانية وتزوينها وصلة الرحم للجمعية الإنسانية كالطين
في بناء القصر.



أكتب على عنوان :- المسجد و موضوعها (ضرورة المسجد
وأهميته لأعمال المسلمين)

الافتتاح :- المسجد بناء مخصص للعبادة كالجميع الأديان أبنية مخصصة
لعبادتهم غير أن المسجد يختلف عن المعابد والصوامع.

العناصر :- (١) لأن المسجد مركز جميع الأعمال التي تعقد وتشاور
لخير المسلمين (٢) وأنه المركز لدينهم ودنياهم (٣) منه تصدر

الأمر ومنه تدار (٤) وفيه يعبد الله (٥) كما أن جميع الأعمال
التي تؤدي حسب أمر الله عبادة كذلك الأعمال التي هي من أمر
الله تدار في المسجد (٦) للمسجد قيمة عظيمة في الإسلام -
الاختتام :- وكذلك مع الأسف هجر المسلمون المسجد ونسوا حقها -



أكتب رسالتك :- إلى عميد مدرستك تطلب الرخصة واليك عناصرها
وموضوعها -

الابتداء ٤ :- ١٥ - صدر بازار رأيي بريلي - تحويراتي

المقدمة :- حضرة صاحب العزة والسيادة فضيلة العميد لمدرستك ...
المؤقر السلام عليكم ورحمة الله وبركاته -

الافتتاح :- بعد تقديم جميع معاني الاحترام والاعظام أخير
سيادتكم -

الموضوع :- إن أمرها ما قد منعتني من أن أتوجه للحضور في المدرسة
في الوقت المحدد (أوم) ان بعض الشواغل القاسمة حالت بيني
وبين حضوري في المدرسة اليوم فلا أتمكن من الحضور يوم ...
رجاء أن تمحوا لي في هذا الغياب -

الاختتام :- ولكم منا جزيل الشكر والامتنان ولأثق التحية -

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

العاجز..... الطالب بالصف.....



ترجمہ الی اللغۃ العربیۃ :-

علم بنیفریقین کے زبان کی ورزش ہے، دماغ کا تیش اور دل کا نفاق، پیغمبروں نے اپنے ماننے والوں کو صحیح علم عطا کیا اور مضبوط یقین، انہوں نے جو کچھ جانا، اس کو مانا، پھر اپنے کو اس پر قربان کر دیا، ان کے دماغ اس علم سے روشن ہوئے، اور ان کے دل اس یقین سے طاقت ور، ان کے یقین کے قصے تاریخ میں پڑھے، ان کے یقین کے نتائج اپنی گرد و پیش کی دنیا میں دیکھئے۔

آج اگر یقین ہوتا تو بد اخلاقی کیوں ہوتی؟ ظلم کیوں پھیلتا، رشوت کا بازار کیوں گرم ہوتا، کیا یہ تمام خرابیاں اس لئے ہیں کہ علم نہیں، لوگوں کو معلوم نہیں کہ چوری مجرم ہے؟ رشوت حرام ہے، گرہ کٹی بد اخلاقی ہے؟ یہ کون کہہ سکتا ہے؟ ہم تو دیکھتے ہیں کہ جہاں علم زیادہ ہے وہاں خرابیاں بھی زیادہ ہیں، جو لوگ رشوت کی برائی پر کتاب لکھ سکتے ہیں اور اس کی تاریخ مرتب کر سکتے ہیں، وہ زیادہ رشوت لیتے ہیں، جو چوری کی خرابی سے اور اس کے انجام سے زیادہ واقف ہیں وہ چوری زیادہ کرتے ہیں، گرہ کٹوں کو دیکھئے ان میں بہت سے ایسے ملیں گے جو گرہ کٹی کے الزام میں کئی کئی بار سزا بھگتے ہوئے ہوتے ہیں، کیا ان سے زیادہ کوئی گرہ کٹی کے انجام اور سزا سے واقف ہوگا، اگر صرف علم کافی ہوتا تو چوری کی سزا

کے بعد چوری چُھٹ جاتی اور ایک بار جرم کرنے کے بعد اور سزا بھگتے کے بعد کوئی دوباؤ
جرم نہ کرتا لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ علم تنہا کافی نہیں۔

(پیام انسانیت)



کتب علی عنوان : القرآن کتاب اللہ ،
موضوعہا رابداۃ
جمال القرآن و مکانہ ،

الافتتاح :- القرآن کتاب معجز و دون شک۔

العناصر :- القرآن کامل فی جمیع النواحی (۲) فیہ اُدب عظیم معجز

(۳) و بلاغتہ و تعبیر (۴) و حجتہ و برہان (۵) و حکم و حقائق (۶)

و قد بارز القرآن الأدباء فلم یمنہضوا (۷) و ان ادباء العرب و ان كانوا

غیر مسلمین لیعتزفون بسمو القرآن و بلاغتہ۔

الاختتام :- انہ کتاب اللہ ہولم یتغیر و لم یتعطل و لم یزل۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

الخاطرة

هكذا يفهمون الإسلام في الغرب — المثال^(١)

دعيت لالقاء محاضرة عن الاسلام في كنيسة فوجيتيا فوقت القسيس الشاب فقد منى للحاضرين بقوله: لن اقدم لكم المحاضر فان ذلك سيتولاة غيرى، أما أنا فاقدم لكم دين المحاضر، ان دين قسيسنا المحاضر اليوم هو الاسلام، ونبي الاسلام هو محمدٌ وحين جاء محمدٌ كان في الجزيرة العربية ثمانية عشر الها يعبد، احدها اسمه (ALLAHY) الله فاختار محمدٌ هذا (ALLAHY) وجعله الاله الوحيد الذي يعبد!!

وقد استغرب الحاضرون حين قلت لهم انى لست قسيساً لانى ليس فى الاسلام رهبنة ولا قسوسة^(٢) وضحكوا حين قلت لهم ان المعلومات التى قالها القسيس عن الاسلام اُسمعها ان اليوم لأول مرة!! وما لبثوا حين حدثتهم عن الاسلام أن أبدا^(٣) وادهشتهم وإعجابهم بالذى

سمعوا، وحرصوا على مصافحتي بعد المحاضرة في عاطفة، تأثرت
 بها، وطالبني كثير منهم بنسخ من ترجمته، معاني القرآن بالانجليزية
 هكذا يفهم الاسلام هناك..... وهكذا يعرض.... فكيف
 بالله، يحاسب هؤلاء على كفرهم به؟ وكيف محاسبهم اذا نظروا
 الى المسلمين شئرا كما ينظرون؟

ثم ماذا يقول المسلمون لله يوم القيامة، حين يسألهم عن أمانته
 تبليغ الدعوة للناس كافة..... بعد أن يسألهم — طبعاً —
 عن أمانته الاسلام في أنفسهم هم وفي أوضاعهم؟!
 ألا ما أثقل الحمل وما أدهب الحساب!!

(سعيد رمضان في (المسلمون))

گزشتہ صفحہ پر جو قطعہ آپ نے پڑھا اس کو خاطرہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ
 ہے کہ کوئی واقعہ یا کوئی بات دیکھ کر جب ذہن اس کے مفید یا مضر پہلو پر غور کرے اور
 اس سے دل و دماغ پر جب کچھ تاثر ہو اس کو قلم بند کر لیا جائے اگر عبارت صاف صحیح اور
 بے تکلف ہوگی تو اس سے طاقت و تاثیر مفقود نہ ہوگی اور کاتب السطور کا تاثر قارئین
 تک منتقل ہو سکے گا۔

خاطرہ کے تجزیہ و تحلیل سے آپ کو صرف دو عنصر ملیں گے، پہلا عنصر تو اس
 بات کا یا اس واقعہ کا ذکر جو کہ خاطرہ کا سبب بنا، دوسرے اس پر اپنا تاثر اور خیال۔



آپ کی زندگی اور آپ کے مشاہدے میں جو واقعات اور امور پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے کسی نئی بات کو لے لیجئے اور یکسو ہو کر اس پر غور کیجئے اور ذہن قلب کو اس سے اثر لینے دیجئے، پھر صفحہ ڈیڑھ صفحہ میں اس کو پیش کیجئے۔ مثال کے لئے دیا ہوا خاطر و نظر کے سامنے رکھئے۔



اکتب علی عنوان : الأدب مع الدین
 (الأدب لخدمة الدین)

الافتتاح :- الأدب كذلك أداة كبيرة لخدمة الدین۔

العناصر :- (۱) الأدب خير وسيلة للوعظ والافتتاح (۲) وانہ لسناجع

فی دحض الباطل ونشر الخير (۳) وقد سلك القرآن هذا الطريق

(۴) وكم نجح الأدباء في هذا الغرض۔

الاختتام :- فلنقرأ الأدب لخدمة الدین۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ العِشْرُونَ

على المذكرات او اليوميات

ايام في القطر المصري — المثال (٢٤)

يوم الاثنين ٢٤ / ٧ / ٥٧

اليوم يوم شم النسيم، وهو عيد مصر المعروف، وهو عيد (بسنت) او يوم الربيع عند الهنادك في بلادنا و"النوروز" في ايران، وهو اليوم الذي يدخل الشعب فيه أعذاره ويجن باللهو والمجون، ورأينا الناس يتوجهون الى النيل زرافات^١ ووحدا، ويقصدون الحدائق العامة رجالاً ونساءً، ويطرح كثير منهم الحثمة في هذا اليوم يشور على التقاليد في الأوضاع، وكثيرا ما تشم رائحة الخمر.

ذهبت الى مطبع الحاج حلمي المنياوى وصححت تجارب كتاب «شاعر الاسلام الدكتور محمد اقبال» و فاجأنا في محلنا الشيخ احمد الشرباصى بمقدمات مقالاتى التى طلبتها منه، أمس، ولما كن انتظرانه سيقمها في يوم واحد، فكان السرور عظيمًا، واذا هذه الغلامًا

بليغة، مركزة، فصيحة العبارة تتجاذب مع المقالات ومقاصدها، ولا شك ان الشيخ الشرباصي عجيب في سرعة الخاطر وارتجال الكتابة ورشاقة العبارة.

يوم الجمعة ٢٨ / ٧ / ١٣٥٧ / ٥ / ٥١ م

زارنا فضيلة الشيخ محمد صبري عابدين في محلنا، وقد تكرم بالزيارة مرتين وخرجنا معه الى جامع الظاهر ببيروت الجاشنكي والشيخ يستعرض التاريخ في الطريق، ويذكر تاريخ المباني والجوامع التي يمر بها، ومنها زاوية «السلطان صلاح الدين» التي كان كبار المشايخ والعلماء يتنافسون في تولي الشياخة فيها لعظم الاوقاف التي تشتمل عليها هذه الزاوية، ووصلنا الجامع وصلينا الجمعة فيه، وهذا هو الجامع الذي كان الامام السيوطي يتولى الاشراف على اوقافه، وامتنع مرة عن دفع ريع الاوقاف الى الرجال الذين لا يشتغلون بالعلم والذكر حسب شروط الواقف ويقضون اوقاتهم في البطالة...^(٢) فنثار عليه اولئك والقوة في ميضاهة في وسط الجامع ولم يخرج الا بمشقة، واجتمعنا بعد الصلاة بالشيخ تمام النقشبندی، وهو خليفة الشيخ محمد امين البغدادي أحد كبار المشايخ النقشبندية في مصر، والذين يرجع اليهم الفضل في انتشار هذه الطريقة في هذه الديار وصادفنا هناك صديقنا محمد رشاد الذي يتروك كثيرا الى الشيخ.

يوم السبت ٢٩/٧/٥٧هـ — ٥/٥/٥١م

ذهبنا بعد الظهر الى حلوان، وعندنا فضيلة الشيخ حسين محمد مخلوف، وصادفنا صديقنا الشيخ أحمد الشرباصي، ومن بيت فضيلة الشيخ توجهنا لزيارة الاستاذ سيد قطب فقد طال العهد بزيارته وكنا قد نسينا عنوانه في البيت فلم نهتد اليه على كثرة السؤال وكثرة الدوران فرجعنا الى القاهرة.

يوم الاحد ٣٠/٧/٥٧هـ — ٦/٥/٥١م

ووصلنا الى الجيزة وقابلنا الدكتور محمد يوسف موسى، وكانت مقابلتنا غاية هذة الرحلة الشاقمة وثموتها، وتحدث عن كتابي المائل للطبع "الى الاسلام من جديد" وقال لعل الوحدة التي تربط هذة المقالات والمحاضرات المكتوبة في ظروف مختلفة ومناسبات مختلفة هي إعادة الثقة الى نفوس المسلمين بدينهم ورسالتهم، قلت: نعم، وعجبت من حسن ملاحظة الدكتور وسلامة تفكيره.

يوم الاربعاء ٣/٨/٥٧هـ — ٩/٥/٥١م

ذهبنا اليوم الى سماحة المفتي السيد أمين الحسيني في شارع محمد علي بمصر الجديدة، وتقدينا مع سماحته مع جماعة من الضيوف الكرام وكان الغداء شهياً فاجراً أقرب الى ذوقنا الهندي، وكان حديث سماحة المفتي علينا رقيقاً كعادته، فكان ذلك يزيد في الانس و اللذة (يوميات سانح)

تقریریں (۷۵)

یہ اوپر گزرا ہوا قطعہ ڈائری کا ایک نمونہ ہے جس کو عربی میں مذکرات کہتے ہیں اس میں دن بھر کے وہ واقعات و حالات درج کئے جاتے ہیں، جو نئے ہوتے ہیں اور ہر وقت اور ہر روز نہیں پیش آتے۔

مذکرات میں دن بھر میں پیش آنے والی ہر بات لکھی جاسکتی ہے لیکن مذکرات وقوع اسی وقت ہو سکتی ہے جب صرف ان حالات و کوائف و حوادث کا ذکر کیا جائے جن میں افادیت یا جدت ہو۔ آپ کبھی ڈیڑھ دو صفحوں میں اپنا روزنامہ لکھتے۔

تقریریں (۷۶)

اکتب - الموضوع :- عن الجامع الأزهر بمصر.
العنوان :- الجامع الأزهر.

الافتتاح :- الجامع الأزهر لجامعة كبيرة عظيمة عالمية تخرج علماء في الدين الإسلامي في عدد ضخم يكفل للعالم ضرورتهم في الإرشاد والتعليم والتبليغ.

العناصر :- (۱) أنشأته الدولة الفاطمية قبل ألف سنة (۲) فهو أقدم مدرسة جامعة (۳) وكان قصدهم بانشاره نشر الديانة الاسماعيلية وتدعيم أسسها في المسلمين (۴) لكنه تحول

من هذه النزعة الى نزعة أهل السنة (٥) طرق التعليم فيها (٦)
مواد التعليم (٧) الازهر القديم والجديد (٨) كبره وعدد الطلبة
والأساتذة فيها (٩) هيئته وادارته (١٠) مركزه في العالم.



أكتب - الموضوع :- عن حياة الشاة ولي الله الدهلوى.
العنوان :- الشيخ حجة الاسلام ولي الله الدهلوى.
الافتتاح :- إمام في بيان أسرار الشريعة حجة الله في الهند ومجدد
عظيم لدينه في هذا البلاد.
العناصر :- (١) لقد قلب الاوضاع الفاسدة وأقام بناء العلم الدينى
والمعرفة الاسلامية (٢) ولادته ونشأته (٣) حالة الهند
عند نهوضه (٤) منشوره وأهدافه (٥) المقاومة التي تلقاها
(٦) علماء الدين في الهند في زمانه (٧) طرق دعوتة وعمله
(٨) انتاجه (٩) هو بعد حياته.



أكتب - الموضوع :- منزلة الرسول عليه الصلاة والسلام.

العنوان :- رسول الهدى والسلام.

الافتتاح :- بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم والعالم على احرم من

شدة الانتظار لمثل شخصيته العالمية العظيمة التي لامثيل لها في الناس.

الغناصر :- (۱) احوال البلاد زمن بعثته (۲) الهداية والنصرانية الصحيحة في ذلك الزمان (۳) اليهود والأُمم الأخرى (۴) فساد المجتمعات وانحطاطها (۵) ظلم وجور واستبداد وظلام (۶) انبثاق نور الاسلام (۷) سيرة الرسول عليه السلام (۸) دعوته وعمله (۹) التغيير والانقلاب (۱۰) الراحة والطمانينة (۱۱) الاسلام والحياة (۱۲) فالرسول سراج منير الدنيا وأهلها.



ڈیڑھ صفحہ میں خاطرہ لکھے، لیکن تعلیق و تبصرہ کے لئے کسی نوثریات کا انتخاب کیجئے اور پھر اس پر قلب و ذہن کی دل جمعی کے ساتھ اچھی اور فصیح عبارت میں خاطر تیار کیجئے۔



ترجمہ الی اللغة العربیة :-

ترکستان و خراسان و کابل کے طالب علم پہلے بھی ہندوستان کے عربی مدرسوں میں پڑھنے آتے تھے مگر چون کہ ان مدرسوں میں ہندوستانی زبان کی ادبی تعلیم کا شوق نہ تھا، اس لئے وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے، لیکن اس زبان میں لکھنے پڑھنے سے عاری رہتے تھے، لیکن دارالعلوم ندوہ اور جامعہ ملیہ نے چونکہ تعلیمی مضامین میں اس کا اہمیت بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے سامنے ہیں، ندوہ میں مولوی عبدالرحمن صاحب کاشغری نے اردو ضرب الامثال پر بہت سے مضامین لکھے ہیں اور مثل مادری زبان کے اس کو بولتے ہیں، جامعہ میں چین کے بدرالدین نے اردو زبان ایسی سیکھی کہ چین کے مسلمانوں پر خود اپنے قلم سے کتاب لکھی ہے اور جو دارالمصنفین میں چھپی ہے ابھی میرے پاس متن کے ایک ندوی طالب علم کا خط آیا تھا جس کو پڑھ کر مجھے حیرت ہوئی۔ ندوہ کے ایک جاوی طالب علم عدنان نے اتنی اردو سیکھ لی ہے کہ میرے رسالہ ”رسول وحدت“ کا جاوی میں ترجمہ کیا اور اب ”خطبات مدراس“ کا ترجمہ کر رہا ہے، محمد حسن مالدی، مالدیپ کے رہنے والے ہیں، ندوہ سے پچھلے سال فراغت پائی، اردو خوب سیکھ لی، ابھی چند دن ہوئے مالدیپ سے ان کا اردو خط آیا سو ما ترہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے جو ایسی اردو جانتا ہے کہ اردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

(نقوش سیمانی ص ۱۱۹)



کتب علی عثمان : ”إماطة الأذی عن الطریق“

- ١) انها واجيب انساني وفريضة خلقية.
- ٢) فائدتها وضرورتها.
- ٣) فضيلتها كما جاء في الحديث الشريف.



أكتب على عنوان - "الحياء"

- ١) انه خلقه كريمة
- ٢) محاسنها
- ٣) ما جاء عنه في الحديث الشريف.
- ٤) انه ضرورة لكل كويم.



أكتب على عنوان - محمد بن القاسم الثقفى

- ١) ومن هو محمد بن القاسم.
- ٢) أين ولد وترقى.
- ٣) كيف قضى حياته.
- ٤) متى توفى.
- ٥) فضله.



اكتب على عنوان "وقعة بدر"

- ١) انها غزوة ذات أهمية تاريخية.
 ٢) متى وقعت؟
 ٣) وسبب وقوعها؟
 ٤) كيف انتهت
 ٥) أثرها



اكتب على عنوان "حفلة تاريخية شهدتها"

- ١)
 ٢)
 ٣)
 ٤)



اكتب على عنوان "كيف يمكن إصلاح فساد المسلمين"

- ١) هل المسلمون في فسادهم
 ٢) ماهو فسادهم
 ٣) طرق الاصلاح المختلفة
 ٤) أنجع دواء لدائهم.



أكتب على عنوان "الحكم الإسلامي" في عهد سيدنا أبي بكر رضي الله عنه.

- ① عهد سيدنا أبي بكر.
 ② خلافته.
 ③ طريقة حكمه.
 ④ فضائلها وإسلاميتها.



أكتب على عنوان "الآخوة الإسلامية"

- ① انها الحاجة المسلمين الشديدة
 ② رقيتهم في الزمن الغابر بسببها
 ③ وانحطاطهم في الزمن الحاضر لفقدها
 ④ فوائدها.



أكتب "خاطرة"



أكتب "أيامًا ما شئت في ثلاث صفحات"

البَابُ الخَامِسُ

الذیل

تعریف الخطأ والصواب

عربی انشا کے صحیح لکھنے میں ہمارے ہندوستانی عربی دان طبقہ کو اچھی خاصی دشواری ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک تو ہمارے عربی مدارس نے اپنے نصاب میں ادب و انشا کو معقول جگہ نہیں دی۔ ان میں عرصہ دراز تک ادب کے نام سے وہ کتا ہیں پڑھائی گئیں جو فنی حیثیت سے ادب کی خدمت کم لغت کی خدمت زیادہ کرتی تھیں جس کے نتیجہ میں لغت و مفردات کے بڑے بڑے فاضل تو پیدا ہوتے لیکن انشا و کتابت کے مشاق بہت شاذ و نادر پیدا ہو سکے۔

دوسری وجہ یہ ہوتی کہ عربی زبان کے بہت سے الفاظ فارسی کے راستے سے اور کچھ براہ راست اردو میں پہنچے، ان میں سے اکثر الفاظ کی صرف زبان ہی نہیں بدلی بلکہ ان کے معنی اور محل استعمال بھی بدل گئے اور وہ اپنے متغیرہ معنوں میں اردو داں طبقے کے نوک زبان بھی بن گئے، اب وہ جب ان معنوں کو عربی میں قلم بند کرنا چاہتے ہیں تو بلا ارادہ

اُردو الفاظ استعمال ہونے لگتے ہیں اور لکھنے والوں کو معنوں کا تغیر محسوس نہیں ہوتا، اس فرق کو دقیق نظر سے ہی دیکھا جاسکتا ہے، اس بات کو دیکھ کر عرب، ہندوستانی عربی کو استخفاف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے عربی مدارس میں صرف ونحو و بلاغت تو خوب پڑھائی جاتی ہے لیکن ان کی تطبیق اور تمرین نہیں کرائی جاتی جس کی وجہ سے وہاں کا ناضل و عام بحث و مذاکرہ کے موقع پر مسائل پر عبور کا پورا ثبوت دیتا ہے لیکن ان پر خود عمل کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

ان علتوں میں سے پہلی علت کا علاج یہ ہے کہ یا تو مدارس عربیہ کے نصاب میں ادب و انشاء کو اس کی جگہ دی جائے ورنہ کم از کم طلباء خود ذاتی طور پر ادب کا مطالعہ اور انشاء کی مشق کریں، مطالعہ کے لئے حسب ذیل ادب کی کتابوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مصطفیٰ لطفی المنفلوطی (مصر) مصطفیٰ صادق الرافتی (مصر) کریم علی (دشام)
الامیر شکیب ارسلان (بلستان) احمد حسن الزیات (مصر) مصطفیٰ السباعی (دشام) مسعود
الندوی (پاکستان) ابوالحسن علی الندوی (ہندوستان) علی الطنطاوی (سوریا) محمد القزالی
(مصر)

اس کے علاوہ چند کتب ادب کی لکھی جاتی ہیں :-

علی ہامش السیرۃ الوعد الحق۔ الأیام۔ المعذبون فی الأرض مسوأة
الاسلام (لطیف حسین) عبقریۃ الصدیق۔ عبقریۃ عمر۔ عبقریۃ محمد۔
الصدیقہ بنت الصدیق (عباس العقاد) تذکرۃ الدعاء (لبی الحولی)

الاسلام علی مفترق الطرق (لمحمد اسد) الاسلام حائز برین اہلہ
 (لعبد اللہ النمان) الانسان بین المادیة والاسلام (لمحمد قطب) حیاتی
 وفجر الاسلام ویوم الاسلام وزعماء الاصلاح (الأحمد امین)
 اس کے علاوہ عربی رسائل و اخبارات کا مطالعہ بھی ضروری ہے، بعض پرچوں
 کے نام لکھے جاتے ہیں۔

ماہانہ :- المسلمون، مجلۃ الحج (مکتہ المکرمتہ) مجلۃ الأزهر
 (مصر) القدن الاسلامی (دمشق) لواء الاسلام (مصر) البعث الاسلامی (لکھنؤ)
 اخبار :- الراشد (ندوۃ العلماء لکھنؤ) البلاد (جدتہ) السدوۃ
 (مکتہ المکرمتہ)

روزنامے :- البلاد السعودیہ (مکتہ المکرمتہ) الہداف
 (بیروت) الہرام (مصر) وغیرہ۔

دوسری علت کا مداویہ ہے کہ عربی لکھنے بولنے کی مشق کی جائے اور ہر اس لفظ
 کے استعمال میں احتیاط برقی جائے جو اردو میں بھی مستعمل ہو اور اس کو وقت تک استعمال
 نہ کیا جائے، جب تک کسی معجم سے توثیق نہ کر لی جائے، مثلاً چند الفاظ لکھے جاتے ہیں ان
 میں ہندوستانی عربی واں غلطی کرتے ہیں۔

عربی معنی	اردو معنی	الفاظ	نمبر شمار
دوستی	سہائی	صداقت	۱
ساتھ ساتھ رہنے والا	نوکر	ملازم	۲
صرف مقابلہ اور گھوڑ دوڑ کا میدان	ہرمیدان	میدان	۳
پرہیزی	پے زر	غریب	۴
پے زر	سبیک مانگنے والا	فقیر	۵
لکیر یا رسم خط	مراصلت	خط	۶
خط یا پیغام یا کتابچہ	مضامین و مقالات کی ماہیہ کتاب	رسالہ	۷
مانڈ کرنا یا مقرر کرنا، رپورٹ	تقریر۔ خطبہ	تقریر	۸
سمندر	بحر	۹
دریا	نہر	۱۰
ملکیت کی چیز	سلطنت	ملك	۱۱
کسی طرح سے زندگی ختم کر دینا	ہتھیار سے مارنا	قتل	۱۲
دفتر	پرائمری مدرسہ	مکتب	۱۳
کچھری	شعبہ حکومت	محکمۃ	۱۴
مانڈ کرنا، یا پابند کرنا	جرم قرار دینا	الزام	۱۵
زبان منہ کی زیادہ تر	زبان، الفاظ کی بھی اور منہ کی بھی	لسان	۱۶
ہر گفتگو۔ بات	صرف حدیث نبوی	حدیث	۱۷
اظہار، اشتہار	منادی، اشتہار	اعلان	۱۸

عربی معنی	اردو معنی	الفاظ	نمبر شمار
کوئی بھی کام خوبی سے کرنا اور جن معاملہ	کسی کے ساتھ سلوک کرنا	احسان	۱۹
مواد، ضمانت شدہ	مقالہ	مضمون	۲۰
فطرت	طبیعت	طبیعتاً	۲۱
اخلاط اربعہ کا عمل	مزاج	مزاج	۲۲
ہر آگے دی ہوئی یا پیش کی ہوئی چیز	کچھری میں لے جایا جانے والا معاملہ	مقدمتاً	۲۳
ریجنٹ، ذمہ داری لینے والا	کچھری میں بحث کرنے والا	وکیل	۲۴
فیصلہ یا حکومت کرنا۔	آمر از قول	حکم	۲۵
پہچیدہ اور مبہم	دشوار	مشکل	۲۶
آلا، چھپانے کی چیز	صنفت نازک	عودۃ	۲۷
خبری	رسالہ کی بڑی قسم	اخبار	۲۸
آزادی	مستقل مزاجی	استقلال	۲۹
جنس شعر	شعر و شعر	شعر	۳۰
دروازے کا پٹ	شعر کے دو جزوں میں سے ایک جز	مصراع	۳۱
فائدہ مند حقائق کی تبلیغ جاتیں مگاسی	مشکل یا دلچسپ عبارت و تحریر	ادب	۳۲
سبب کی جمع	سامان	اسباب	۳۳
اصل کی جمع اصل معنی درخت کا تنہ	مسئلہ کا بنیادی نقطہ نظر	اصول	۳۴
چھاپ کر پھیلانا	ریڈیو پر کچھ نشر کرنا	نشر	۳۵
افواہ اڑانا	چھاپ کر پھیلانا	اشاعتاً	۳۶

عربی معنی	اُردو معنی	الفاظ	نمبر شمار
اٹھ جانا یا رک جانا	سکونت	قیام	۳۷
کام سے وابستہ	منہک	مشغول	۳۸
عزت بزرگی	انسانیت	شرافت	۳۹
بند مقامی	احترام	عزۃ	۴۰
اُجاڑ	بگڑا ہوا، نادرست	خراب	۴۱
آباد کاری بھی	عمارت سازی	تعمیر	۴۲
ذہن	پریشانی	فکر	۴۳
پیسے رکھنے کا بوتلہ	یاد رکھنے کی طاقت	حافظت	۴۴
اچھائی، عمدگی	خوب صورتی	حُسن	۴۵
زبان	الفاظ کے معنی دیکھنے کی کتاب	لغت	۴۶
ایک درجہ - زیرینہ	تعلیم کی کوئی ایک سالانہ منزل	درجہ	۴۷
	مدرسہ کا منتظم و افسر	مہتمم	۴۸
شعر کہنے والا یا موتی پر رونے والا	یا افسرِ عالی	ناظم	۴۹
	درود یوار کا کوئی جملہ	عمارت	۵۰
اپس کا عملی تعلق	بات، واقعہ	معاملتہ	۵۱
پیمانہ	کام کا درجہ و مقدار	معیار	۵۲
چہرہ، سمت	سبب	وجہ	۵۳
مقصود و مطلوب	مراد	مطلب	۵۴

عربی معنی	اردو معنی	الفاظ	نمبر شمار
ایک نشست	اجتماع	جلستہ	۵۵
بیٹھنا	اجتماعی طور پر کہیں سے گزرنا	جلوس	۵۶
کوئی بھی مشروب	حرام مشروب	شراب	۵۷
آکیدی، انجمن	بھیٹر	مجمع	۵۸
مسلک، طریقہ	دین و مذہب	مذہب	۵۹
بکھا ہوا، جو سمجھا جا کے	معنی و مطلب	مفہوم	۶۰
ہمارے آقا	بزرگ و عالم	مولانا	۶۱
انہار تکلیف یا احساس تکلیف	چغلی	شکایت	۶۲
رخصت، جواز	کسی کام کے لئے انہار مرضی	إجازة	۶۳
پشتہ، ٹیک	فراغت کا تصدیقی کاغذ	سند	۶۴
ذخیرہ اور الماری	مال و دولت کا دینہ	خزانہ	۶۵
ایک کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا	کسی کے خلاف کام کرنا	مخالفت	۶۶
سلامتی و حفاظت	امن و امان	أمن	۶۷
خلاف	شدتِ اصرار	ضد	۶۸
کسی کام میں قلو اور زیادتی	فضول خرچی	إسراف	۶۹
مضبوط	سختیدہ	متین	۷۰

مذکورہ بالا الفاظ کی صحیح عربی حسب ذیل ہے :-

- (۱) الصدق (۲) الخادم (چھوٹے کاموں کے لئے) الموظف (اداروں یا محکموں کے لئے) (۳) الساحة (۴) الفقير (۵) السائل، الصُّعْلُوك (۶) الكتاب، الرسالة (۷) المجلة (۸) المحاضرة الخطبة (۹) القناة (۱۰) الجدول (۱۱) القطر، المملكة (۱۲) الاغتياں (۱۳) المدرسة الابتدائية۔ الكتاب (۱۴) المصلحة الدائرة (۱۵) تہمة (۱۶) اللغة (۱۷) الحديث (۱۸) الاعلام (۱۹) الجميل الانعام، الافضال (۲۰) الغالة (۲۱) النفس، الحال (۲۲) الصحة (۲۳) القضية (۲۴) المحامی (۲۵) الامور (۲۶) صعب (۲۷) المرأة۔ الحریم (۲۸) الجريدة (۲۹) الأناة (۳۰) بيت، بيتان، أبيات (۳۱) شطرنج (۳۲) الشرائع (۳۳) الحوائج، الامتعة (۳۴) مبدأ، مبادئ (۳۵) إذاعة (۳۶) نشر (۳۷) الإقامة (۳۸) منهك (۳۹) الكرامة، الشرف (۴۰) الاحترام (۴۱) الفاسد (۴۲) البناء (۴۳) العقْر (۴۴) الذاکرة (۴۵) الجمال (۴۶) المعجم (۴۷) الصف (۴۸) العميد (۴۹) المدير (۵۰) المبني (۵۱) الامر (۵۲) المستوى (۵۳) السبب (۵۴) المعنى، المراد (۵۵) الحفلة (۵۶) الموكب (۵۷) الخمر (۵۸) الجمع (۵۹) الدين، الديانة (۶۰) المعنى، المغزى (۶۱) الشيخ (۶۲) الوشاية (۶۳) الاذن (۶۴) الشهادة (۶۵) الكنز (۶۶) المعارضة (۶۷) السلام (۶۸) اللجاجة (۶۹) التبدیر (۷۰) الوقور۔
- ان الفاظ کے علاوہ اور بھی بہت سے الفاظ ہیں جن کا ذکر کرنا امر طائل ہے اس لئے کثرتِ مطالعہ اور احتیاط سے کام لینا ضروری ہے، مذکورہ بالا الفاظ مثال کے طور پر انشاء اللہ کافی ثابت ہوں گے۔

تیسری علت کا علاج یہ ہے کہ صرف و نحو جس قدر پڑھی یا پڑھائی جائے کوشش کی جائے کہ وہ عملی ہو اس سلسلہ میں جو تفصیلات عموماً ہوا کرتی ہیں وہ صلوات کے استعمال میں افعال کے لزوم و تعدی میں اور افعال کے صحیح استعمال میں لزوم و تعدی اور صلوات کے استعمال کے سلسلہ کی بعض غلطیاں ملاحظہ کیجئے :-

جملہ	غلط	صحیح
میں نے زید سے کہا	قلت من زید	قلت لزید
میں نے استاد سے پڑھا	قرأت من الاستاذ	قرأت علی الاستاذ
میں نے چاقو سے پھل کاٹا	قطعت الفاکھتہ من السکین	قطعت الفاکھتہ بالسکین
میں زید کے پاس گیا	ذہبت عند زید	ذہبت الی زید
میں مسجد پر پہنچا	بلغت المسجد	وصلت الی المسجد
زید کو خبر پہنچی	بلغ الخبر لزید	بلغ الخبر لزیداً
خالد نے مجھ پر بھروسہ کیا	اعتمد خالد علی	وثق خالد بی
میں نے سالم سے بات کی	تکلمت من سالم	تکلمت مع سالم راہ کلمت سالماً
" " "	تحدثت من سالم	تحدثت الی سالم راہ حدثت سالماً
سالم نے خالد کو اجازت دی	اذن خالد سالماً	اذن خالد لسالم
زید نے ہندہ سے شادی کی	تکح زید من ہندہ	تزوج زید من ہند
میں نے احمد کو ایک خط لکھا	کتبت احمد کتابا	کتبت الی احمد کتابا
اس کے سامنے پیش کیا	عرض امامہ	عرض علیہ

جملہ	غلط	صحیح
ناصر بے ہوش ہو گیا	اغمی ناصر، غشی ناصر	اغمی علی ناصر، غشی علی ناصر
اس نے مجھ سے کتاب کیجے بائیں میں پوچھا	سأل منی الكتاب	سألنی من الكتاب
اس نے مجھ سے کتاب مانگی	سأل عتی الكتاب	سألنی الكتاب
ساجد نے اپنے باپ کو سلام کیا	سلم ساجد اباء	سلم ساجد علی ابیہ، راہ جتی
تم نے مجھ کو مشورہ دیا	شاورتنی	اشرت علی
حاکم نے راشد پر ظلم کیا	ظلم حاکم علی الراشد	ظلم الحاکم راشدًا
تم نے اپنے دوست کے ساتھ زیادتی کی	جنیت مع صدیقک	جنیت علی صدیقک

اب آپ چند مثالیں اسما و افعال اور حروف کے استعمال میں غلطی کی دیکھتے۔

میرے باپ نے بازار جانے سے منع کیا ہے۔	منع ابی ذهاب السوق	منعی ابی من الذهاب الی السوق
میں نے تمہارا باغ دیکھا	نظرت حدیقتک	شاهدت حدیقک
میں نے خالد کو بازار میں دیکھا	نظرت الخالد فی السوق	رأیت خالدًا فی السوق
میں نے تمہاری طرف دیکھا	نظرتک، رأیتک	نظرت الیک
آج جلسہ میں میں شریک رہا	شارکت الحفلة، الیوم	شہدت الحفلة، الیوم
میں نے تم کو پانی پلایا	اشربتک الماء	سقیبتک الماء

صحیح	غلط	جملہ
سار القطار	مشی القطار	ریل چلی
لم تجر الربیة	لم تمش الربیة	روپیہ نہیں چلا
لم تطر الطائرة	لم تمش الطائرة	ہوائی جہاز نہیں چلا
جاء الطیب لعیادة المریض	جاء الطیب لرؤیة	طیب مریض کو دیکھنے آیا
دیا، عاد الطیب المریض	المریض	
وصف الوصفة، (وصف)	کتب النسخة (جوڑ)	اس نے نسخہ لکھا (تجویر کیا)
جس النبض	رأى النبض	اس نے نبض دیکھی
تجوى السفینة فی التهر	تمشى السفینة فی البحر	دریا میں کشتی چلتی ہے
فقد خالد الکتاب	اضل خالد الکتاب	خالد نے کتاب کھودی
یتعلم خالد مجتهدا	یقرأ خالد مجتهدا	خالد محنت سے پڑھتا ہے
قضى شریف علی العدو	اتم شریف عدوا	شریف نے دشمن کو ختم کر دیا
انعرفت صححة عمیر	خوبت طبیعة عمیر	عمیر کی طبیعت خراب ہو گئی
عمدتک	فعلت عیادتک	میں نے تمہاری عیادت کی
استخدمت خادمک الیوم	اخذت من خادمک العمل الیوم	تم نے آج نوکر سے کام لیا

چند جملے

(۱) اقصت بك (۲) بلغنى انك مسافر غدا (۳) اری لزید ان یستمر فی عملہ
 (۴) الا تفضل علی بالمجیئی (۵) شرفتنی بقدر ومك (۶) لك ان تذهب (۷) هلیك
 ان تجلس (۸) من الخیر ان نبقی فی البیت (۹) ما انس لانس قوله (۱۰) كن خیر
 آخذ (۱۱) و ما یزیدنی صبرا وقوة (۱۲) الیک عنی (۱۳) اجعل كلامك كلمه صدقا
 (۱۴) اتخذ من البيوت مخازن (۱۵) خلق الله الارض (۱۶) صنع العامل الته (۱۷)
 طبت حیا، طبت میتا (۱۸) من الناس من یعبد الله علی حرف (۱۹) ایاك ان
 تقرب السم (۲۰) قد یأتی وقد لا یأتی (۲۱) الذی ارید ان اقولہ لك (۲۲) لو انہ
 فعل۔

مذکورہ جملوں میں خط کشیدہ اصل قابل توجہ ہیں، جملوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:-
 (۱) میں تم سے ملا (۲) مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کل سفر کر رہے ہو (۳) زید کے لئے
 میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں لگا رہے (۴) کیا آپ تشریف نہ لائیں گے (۵) آپ
 نے اگر میری عزت افزائی فرمائی (۶) تم جا سکتے ہو (۷) تم بیٹھو یا تم کو بیٹھنا چاہیے (۸)
 یہی بہتر ہے کہ ہم گھروں میں رہیں (۹) میں کچھ بھی بھول جاؤں اس کا کہنا نہ بھولوں گا (۱۰)
 آپ اچھا لینا لیجئے (۱۱) اور جو چیز میری برداشت اور طاقت کو بڑھاتی تھی (۱۲) مجھ سے دور
 ہو، مجھ سے الگ ہو (۱۳) اپنی پوری گفتگو سچی رکھو (۱۴) گھروں میں گودام بناؤ (۱۵) مزدور نے

اوزار بتایا (۱۶) آپ کی اچھی زندگی ہوئی اور اچھی موت (۱۷) بعض لوگ خدا کی عبادت
کنارے کنارے سے کرتے ہیں (۱۸) دیکھو زہر کے پاس نہ جانا (۱۹) ہو سکتا ہے آسے ،
ہو سکتا ہے نہ آتے (۲۰) جو بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں (۲۱) اگر اس نے کر لیا ہوتا۔

کسی بھی زبان میں لکھنے بولنے کے لئے اس کے ادب کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے
جس کے ذریعے آدمی کو اسی زبان و ادب کا مخصوص طریقہ اور طرز گفتگو انداز اور ڈھنگ
معلوم ہوتا ہے جس کی اتباع اور تقلید کر کے آدمی زبان میں اپنے مقصد کی صحیح وضاحت اور
اپنی بات کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے، اسی لئے محض الفاظ و لغات کا ذخیرہ اکٹھا کر لینے سے
اس مقصد میں کامیابی نہیں ہو سکتی، بلکہ اہل زبان کی ہر طرح کی تقریر و تحریر گفتگو و نگارش کا
مطالعہ بھی ضروری ہے۔

قرآن و حدیث سے استفادہ کرتے ہوئے عربی کے قدیم ادب میں سے حسب ذیل
کتب قابل مطالعہ و تقلید ہیں۔ مقدمہ ابن خلدون، روایات الاغانی، کلیلہ و دینہ اور ادب
جدید میں ان اہل قلم کی تحریروں اور کتابوں کا مطالعہ بہتر ہوگا جن کا ذکر اسی باب کے شروع
میں کیا جا چکا ہے۔

نماذج الانشاء

مقالات كتاب مصر والشام والهند

(والباكستان)

الشيخ مصطفى لطفى المنفلوطى. الدكتور احمد امين والاساذ
سيد قطب. والاساذ احمد حسن الزيات والشيخ على الطنطاوى
والاساذ ابى الحسن على الحسنى والاساذ مسعود الندوى. والاساذ
محمد ناظم الندوى.

اب یہاں سے مختلف ادبار کے مضامین دیئے جاتے ہیں ان میں آپ اسلوبوں کا فرق پائیں گے، اس کی وجہ ہر ادیب کا اپنا ادبی مسلک اور طریقہ ہے، آسانی کے لئے یوں سمجھ لیجئے کہ لکھنے کے تین طریقے ہیں، ایک علمی، دوسرا ادبی، تیسرا سبب اور سادہ مجلسی۔
 علمی طریقے پر لکھنے والے کو اپنی بات سمجھانا ہوتی ہے اس کے لئے وہ معنوی تقاضوں کا خیال رکھتا ہے اور جس عبارت یا جن الفاظ سے اس کی بات ثابت اور واضح ہوتی ہے وہ اختیار کرتا ہے اس میں قاری کی لطف و لذت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس کا فائدہ مقصود ہوتا ہے۔

دوسرے طریقے میں کاتب پڑھنے والے کے ذہن و ذوق کی دل چسپی کو نظر انداز نہیں کرتا بلکہ ان کا لحاظ پہلے کرتا ہے، اگرچہ اس کی تحریر بھی افادی پہلو سے خالی نہیں بلکہ اس کی حال ہوتی ہے۔

تیسرا طریقہ بے تکلف اور سادہ زبان کا طریقہ ہے، اس کی زبان وہ زبان ہوتی ہے جو صحیح اور صحیح ہونے کے ساتھ روزمرہ اور آپس میں بولی جا سکنے والی زبان ہو۔ یہ زبان اقیقیت اور بے تکلفی کی حال ہوتی ہے لیکن علمی مسائل کی تنقیح سے یہ زبان پوری طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

تینوں طریقے اپنا اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور بعض ادبار ان طریقوں کو آپس میں ملا کر مستقل نئے طریقے بنا لیتے ہیں، بہر حال پڑھنے اور استفادہ کیجئے۔

حَيَاةُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هي الأسوة

لمصطفى الطيِّفِي الشَّنْفَلِيُّ

إن في أخلاق النبي صلى الله عليه وسلم وسجاياه التي لا تشتمل على مثلها نفس بشرية ما يفنيه عن كل خارقة تأتيه من الأرض أو السماء، أو الماء، أو الهواء.

إن ما كان يبهر العرب من معجزات علمه وحلمه، وصبره واحتماله وتواضعه وإيثاره، وصدقته وإخلاصه، أكثر مما كان يبهرهم من معجزات تسبيح الحَقِّيِّ وانشقاق القبر ومشى الشجر، ولين الحجر، ذلك لأنه ما كان يريهم في الأولى ما كان يريهم في الأخرى من الشبه، بينها وبين عرافة العرَّافين وكهانة الكهنة وسحر السحرة، فلولا صفاته النفسية وغرائزه وكمالاته، ما نهضت له الخوارق بكل ما يريد ولا تركت له المعجزات في نفوس العرب ذلك الاشارة الى تركته، ذلك هو معنى قوله تعالى "ولو كنت فظًا غليظ القلب لانفضوا من حولك"

كان على الله عليه، وسلم شجاع القلب، فلم يهيب ان يدعوا الى التوحيد
 قوما مشركين يعلم انهم غلاظ جفاة شرسون متفرون، يفضون لديتهم غضبهم
 لأعراضهم، ويحبون الهتهم حبهما لأبنائهم.

كان على ثقة من نجاح دعوته، فكان يقول لقريش أشد ما كانوا هزءاً
 به، وسخرية، "يامعشر قريش والله لا يأتي عليكم غير قليل حتى تعرفوا ما تنكرون،
 وتحبوا ما أنتم له، كارهون"

كان حليماً سمح الاخلاق فلم يزعجه، أن كان قوم، يؤذونه، ويذرونه،
 ويشتمون له، ويضعون التراب على رأسه، ويلقون على ظهره أمعاء الشاة
 وسمى الجزور وهو في صلاته، بل كان يقول "اللهم اغفر لقومي فانهم لا يعلمون"
 كان واسع الأمل كبير الهمة صلب النفس، لبث في قومه ثلاث عشرة سنة
 يدعوا الى الله، فلا يلبي دعوته، الا الرجل بعد الرجل فلم يبلغ الملل من نفسه،
 ولم يخلص اليأس الى قلبه، فكان يقول: والله لو وضعوا الشمس في
 يميني والقمر في شمالي على أن أترك هذا الامر حتى يظهره الله أو
 أهلك فيه، ما تركته.

وما زال هذا شأنه حتى علم أن مكة لن تكون منبعث الدعوة
 ولا مطلع تلك الشمس المشرقة، فهاجروا الى المدينة فانتقل الاسلام
 بانتقاله من السكون الى الحركة، ومن طور الخفاء الى طور الظهور.

لذلك كانت الهجرة مبدأ تاريخ الاسلام لأنها أكبر مظهر
من مظاهرها وكانت عيداً يحتفل به المسلمون في كل عام لأنها أجمل
ذكرى للشباب على الحق والجهاد في سبيل الله .

لقد لقي صلى الله عليه وسلم في هجرته عناء كبيراً ومشقة
عظيمة فان قومه كانوا يكرهون مهاجرتهم لاضتآبهم^(١) بل مخافة
أن يجد في دار هجرته من الأعوان والأنصار ما لم يجد بينهم كأنما
كانوا يشعرون بأنهم طالب حق وأن طالب الحق لا بد ان يجد بين المحقين
أعواناً وأنصاراً، فوضعوا عليه العيون والجواسيس فخرج من بينهم ليلة
الهجرة متكبوا بعد ما ترك في فراشه ابن عمه علي بن أبي طالب رضي الله
عنه عبثاً بهم وتضليلاً لهم عن اللحاق ومشي هو وصاحبه أبو بكر رضي الله
عنه يتسلقان الصخور ويتسربان في الأغوار والكهوف ويلوذان بالكساف
الشعاب والهضاب حتى انقطع عنهما الطلب وتم لهما ما أراد بفضل الصبر
والشباب على الحق .

إن حياة النبي صلى الله عليه وسلم أعظم مثال يجب
أن يحتذيه المسلمون للوصول إلى التخلق بأشرف الأخلاق
والتحلي بأكرم الخصال وأحسن مدرسته يجب أن يتعلموا فيها
كيف يكون الصدق في القول والاخلاص في العمل والشباب على
الرأى وسيلة إلى النجاح، وكيف يكون الجهاد في سبيل الحق
سبباً في علوة على الباطل .

لا حاجة لنا إلى تاريخ حياة فلاسفة اليونان ، وحكام الرومان ،
وعلماء الافرنج ، فلدينا في تاريخنا حياة شريفة مملوءة بالجد
والعمل ، والصبر والشباب ، والحب والرحمة والحكمة والسياسة ،
والشرف الحقيقي ، والانسانية الكاملة ، وهي حياة نبينا صلى الله عليه
وسلم وحسبنا بها وكفى .

(النظرات - ج ١)

للكتاب نفسه

الدِّين الصَّنَاعِي

لِلدِّينِ كَمَا فِي مَرْكَبِ الرَّحْمَةِ وَالرَّحْمَةِ فِي مَرْكَبِ الدِّينِ

هل تعرف الفرق بين الحزير الطبيعي والحزير الصناعي؟ وهل تعرف الفرق بين الأسد وصورة الأسد؟ وهل تعرف الفرق بين الدنيا في الخارج والدنيا على الخريطة؟ وهل تعرف الفرق بين عمالك في اليقظة وعمالك في المنام؟ وهل تعرف الفرق بين النار امامك وهي تلتهب وتأتي على كل ما يقدم لها من وقود وبين نطقك بكلمة النار وهي تجرى على لسانك فلا تمسك بسوء؟

وهل تعرف الفرق بين انسان يسمى في الحياة وبين انسان من جبس وضع في متجر لتعرض عليه الملابس؟ وهل تعرف الفرق بين النائحة الشكلى^(٢) والنائحة المتأجرة^(٣) وبين التكحل في العينين والكحل؟ وهل تعرف الفرق بين البيع

يمسكه الجندى المحارب وبين السيف الخشبي يمسه الخطيب
يوم الجمعة؟ وهل تعرف الفرق بين الناس في الحياة والناس على
الشاشة البيضاء؟ وهل تعرف الفرق بين الصوت والصدى؟
إن عرفت ذلك فهموعينها الفرق بين الدين الحق والدين
الصناعي، يكذبون أذهانهم ويجهد المؤرخون أنفسهم في
تقليب صحفهم ووثائقهم عن تعرف السبب في أن المسلمين
أول أمرهم أتوا بالعجائب فغزوا وفتحوا وسادوا والمسلمين
في آخر أمرهم أتوا بالعجائب أيضاً فضعفوا وذلوا واستكانوا
والقرآن هو القرآن وتعاليم الإسلام هي تعاليم الإسلام ولا اله
إلا الله هي لا اله إلا الله وكل شئ هو كل شئ ويذهبون في تقليد
ذلك مذاهب شتى ويسلكون مسالك متعددة ولا أرى لذلك إلا
سبباً واحداً هو الفرق بين الدين الحق والدين الصناعي .

الدين الصناعي دين حركات وسكنات وألفاظ ولا شئ وراء
ذلك والدين الحق دين روح وقلب وحرارة .

الصلاة في الدين الصناعي ألعاب رياضية والحج حركة آلية
ورحلة بدنية، والمظاهر الدينية أعمال مسرحية وأشكال
بهلوانية .

و"إلا اله إلا الله" في الدين الصناعي قول جميل لا مدلول له، أما
في الدين الحق فهي كل شئ وهي ثورة^(١) على عبادة المال وثورة

على عبادة السلطان وثورة على عبادة الجاه وثورة على عبادة
 الشهوات وثورة على كل معبود غير الله، لا اله الا الله في الدين
 الصناعي تتفق مع إحناء الرأس والخضوع لشهوة البدن وتتفق مع
 الذلّة والمسكنة، ولا اله الا الله في الدين الحق لا تتفق إلا مع الحق.

لا اله الا الله في الدين الصناعي تذهب مع السريح وفي الدين الحق
 تزلزل الجبال.

الدين الصناعي صناعة كصناعة النجارة والحياكة يمهر فيها الماهر
 بالحدق والمران. اما الدين الحق فروح وقلب عقيدة ليس عملاً ولكن
 يبعث على كل عمل جليل وكل عمل نبيل. الدين الحق (أكبر) يحل في
 الميت فيحيا، وفي الضعيف فيقوى. هو (حجوا فلاسفة) تضعه على
 النحاس والقضبة والرواص فتكون ذهباً.

هو العقيدة التي تأتي بالمعجزات فيقف العلم والتاريخ والفلسفة
 أمامها حائرة بم تغل وكيف تشرح.

هو الترياق الذي تتعاطى منه قليلاً فيذهب بكل سموم الحياة
 هو العنصر الكيماوي الذي تمزج به الشعائر الدينية فتطير بك الى
 الله وتمزج به الاعمال الدنيوية فتذلل العقبات مهما صعبت وتصل
 بك الى الغرض مهما لاقته هو الذي وجدته كل من نجح وهو الذي فقده
 كل من خاب، هو الكهرباء الذي يتصل فيدو والعجل ويسير العمل و
 ينقطع فلا حركة ولا عمل هو الذي يحل في الاوتار فتوقع وكانت قبل

حبالاً. وفي الصوت فيغنى وكان قبل هواء.

الدين الحق يحمل صاحبه على ان يحيى له ويحارب له والدين
الصناعي يحمل صاحبه على أن يحيى به ويتاجر به ويحتال به والدين
الحق يجعل صاحبه فوق كل سلطة وفوق كل سياسة والدين
الصناعي يحمل صاحبه على ان يلوى الدين ليخدم السلطات ويخدم
السياسة. الدين الحق قلب وقوة والدين الصناعي نحو صرت واعراب
وكلام وتأويل. الدين الحق امتزاج بالروح والدم وغضب للحق
ونفور من الظلم وموت في تحقيق العدل. والدين الصناعي عمامة
كبيرة وقباء يلمع وفرجية واسعة الأكام.

(الشهادة) في دين الحق هي ما قال الله تعالى ران الله اشترى من
المؤمنين أنفسهم وأموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله
فَيُقْتَلُونَ وَيُقْتَلُونَ (والشهادة) في الدين الصناعي اعراب جملة وتخريج
متن وتفسير شرح وتوجيه (حاشية) وتصحيح قول مؤلف ورد
الاعتراض عليه.

الدين الحق تحمين علاقة الانسان بالله وتحمين علاقة الانسان
بالانسان لتحسن علاقتهم جميعاً بالله — والدين الصناعي تحمين
علاقة صاحبه بالانسان لاستدرا رزق أو كسب جاه أو تحصيل
مقنم^(٢) ارفع مقنم.

لقد صدق من قال ان هذا الدين رلا يصلح اخرة الابما صلح

به أوله، وهل كان أوله الا دين روح وهل كان اخره الا دين صناعة؟
 جنابة أهل كل دين ان يبتعدوا كل ما تقدم به من الزمان عن
 روحه ويحفظوا بشكله وأن يقلبوا الأوضاع ويعكسوا التقدير فلا
 يكون للروح قيمة ويكون للشكل كل القيمة.

شأن (الايان) شأن العشق يحول البرودة حرارة والخمول نباهة
 والرذيلة فضيلة والأثرة إيثاساً والايان الحق كالعلمى السحرية
 لا تمس شيئاً الألهيتها ولا جامداً الا أذابتها ولا مواتاً الا أحيته.

من لى بمن يأخذ الدين الصناعى بكل ما فيه ويبيعنى ذرة من
 الدين الحق فى أسمئ معانيه؟

ولى كبد مقر وحة من يبيعنى
 بها كبد ليست بذات قروح

مجلة (الثقافة) الأسبوعية

القاهرة

العبيد

سيرة قطب

ليس العبيد هم الذين تقهروم الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية، على أن يكونوا رقيقا يتصرف فيهما السادة كما يتصرفون في السلع والحيوان، إنما العبيد الذين تعقيهما الأوضاع الاجتماعية والظروف الاقتصادية من الرق، ولكنهم يتها فتون عليهما طائعين. العبيد هم الذين يملكون القصور والضياع وعندهم كفاية من المال. ولديهم وسائلهم للعمل والانتاج، ولا سلطان لأحد عليهم في أموره وأرواحهم.

وهو مع ذلك يتزاحمون على أبواب السادة، ويتها فتون على الرق والخدمة، ويضعون بأنفسهم الاغلال في أعناقهم، والسلاسل في أقدامهم ويلبسون شارة العبودية، في مباهاة واختيال! العبيد هم الذين يقفون بباب السادة يتزاحمون وهو يرون

بأعينهم كيف يركل السيد عبده الأذلى في الداخل بكعب^(١) حذائه،
 كيف يطرد دمه من خدمته، دون إنذار أو إخطار، كيف يطأون
 هاماتهم، فيصنع أقتيهم باستهانة، ويأمر بالقائه بهم خارج
 الأعتاب^(٢) ولكنهم بعد هذا كله، يظلون يبتز أحمر من على الأبواب -
 يعرضون خدماتهم بدل الخدم المطرودين وكلما أمعن السيد
 في احتقارهم زادوا تهاوناً كالذباب!

العبيد هم الذين يهربون من الحرية، فاذا طردهم سيد بحتوا
 عن سيد آخر لأن في نفوسهم حاجة ملحة إلى العبودية. لأن لهم
 حاسة سادسة..... أو سابعة حاسة الذل..... لا بد لها
 من إروائها، فاذا لم يستعبد هم أحد أحست نفوسهم بالظما
 إلى الاستعباد وتراموا على الاعتاب يتمسحون بها ولا يتظنون حتى
 الإشارة من إصبع السيد، ليخروا له ساجدين!

العبيد هم الذين اذا اعتقوا أو أطلقوا حسد والارقاء الباقين في
 الحضيرة لا الأحرار المطلق السراح، لأن الحرية تخيفهم والكرامة
 تثقل كواهلهم، لان حزام الخدمة في أوساطهم هو شارة الفخر
 التي يعتزون بها ولأن القصب^(٣) الذي يروص ثياب الخدمة هو أبهى
 الأزياء التي يتعشقونها!

العبيد هم الذين يحسبون النيولا في الأعناق بل في الارواح الذين
 لا تلهب جلودهم سياط الجلد ولكن تلهب نفوسهم سياط الذل،

الذين لا يقودهم النحاس من حلقات في اذانهم ولكنهم يقادون
بلا نحاس لأن النحاس كما من في دماغهم!

العبيد هم الذين لا يجدون أنفسهم الا في سلاسل الرقيق وفي حظائر
النحاسين فاذا انطلقوا تاهوا في خضم الحياة وضاعوا في زحمة المجتمع^(٣١)
وقرءوا من مواجهة النور وعادوا طائعين يدقون أبواب الحظيرة،
ويتضرعون للحراس أن يفتحوا لهم الأبواب!

والعبيد — مع هذا — جبارون في الأرض غلاظ على الأحرار
شداد، يتطوعون للتنكيل بهم ويلتذون إيذاءهم وتعذيبهم، و
يتشفون فيهم تشفى الجلادين العتاة!

إنهم لا يدركون بواعث الأحرار للتحرير، فيحسبون التحرير تمرداً
والاستعلاء شذوذا والعزة جريمة، ومن ثم يصتوبون نقتهم الجامعة
على الأحرار المعتزين الذين لا يسرون في قافلة الرقيق!

انهم يتسابقون الى ابتكار وسائل التنكيل بالأحرار تسابقهم
الى إرضاء السادة، ولكن السادة مع هذا يملئونهم ويطردونهم من
الخدمة، لأن مزاج السادة يدركه السأم من تكرار اللعبة، فيغيرون
اللاعبين ويستبدلون بهم بعض الواقفين على الأبواب!

ومع ذلك كله فالمتقبل للأحرار المستقبل للأحرار لا العبيد

ولا السادة الذين يتمرغ على أقدامهم العبيد، المستقبل للأحرار لأن كفاح الإنسانية كلها في سبيل الحرية لن يضيع لأن حظائر الرقيق التي هدمت لن تقام، ولأن سلاسل الرقيق التي حطمت لن يعاد سبكها من جديد.

إن العبيد يتكاثرون نعم، ولكن نسبة الأحرار تتضاعف و الشعوب بحكامها تنضم إلى مواكب الحرية، وتنفر من قوافل الويق. لو شاء العبيد لانضموا إلى مواكب الحرية، لأن قبضة الجلادين لم تعد من القوة بحيث تمسك بالثمام ولأن حطام العبودية لم يعد من القوة بحيث يقود القافلة، لولا أن العبيد كما قلت هم الذين يدقون باب الحظيرة ليضعوا في أنوفهم الخطام^(٢).

ولكن مواكب الحرية تسير، وفي الطريق تنضم إليها الألوف و الملايين وعبثا يحاول الجلادون أن يعطلوا هذه المواكب أو يشتتوها^(٣) باطلاق العبيد عليها عبثا تفلح سياط العبيد ولو مزقت جلود الأحرار عبثا ترتد مواكب الحرية بعدما حطمت السدود ورفعت الصخور و لم يبق في طريقها إلا الأشواك؛

إنما هي جولة بعد جولة. وقد دلت التجارب الماضية كلها على أن النصر كان للحرية في كل معركة نشبت بينها وبين العبودية، لقد توهم قبضة الحرية ولكن — الضربة القاضية دائما^(٤) تكون لها تلك سنة الله في الأرض لأن الحرية هي الغاية البعيدة

في قمة المستقبل، والعبودية هي النكسة الشاذة الى حضيض الماضي !
 إن قافلة الرقيق تحاول دائماً أن تعترض^(١) موكب الحرية ولكن هذه
 القافلة لم تملك أن تمزق الموكب يوم كانت تضم القطيع كله، والموكب
 ليس فيه الا الطلائع فهل تملك اليوم وهي لاتضم الا بقايا من الأرقاء أن
 تعترض الموكب الذي يشمل البشرية جميعاً؟

وعلى الرغم من ثبوت هذه الحقيقة فان هناك حقيقةً أخرى لاتقل
 عنها ثبوتاً، انه لا بد لموكب الحريات من ضحايا لا بد أن تمزق الرقيق
 بعض جوانب الموكب لا بد أن تصيب بسيطا العبيد بعض ظهور الأحرار
 لا بد للحرية من تكاليف إن للعبودية ضحاياها وهي عبودية، أفلا
 تكون للحرية ضحاياها وهي الحرية؟

هذه حقيقة وتلك حقيقة ولكن النهاية معروفة والغاية
 واضحة والطريق مكشوف والتجارب كثيرة فلندع قافلة الرقيق وما
 فيها من عبيد تزين أوساطهم الأزمات ويحلى صدورهم القصب و
 نتطلع الى موكب الأحرار وما فيه من رؤوس تزين هاماتهم ميايم^(٢)
 التضحية وتحلى صدورهم أوسمة الكرامة ونتاج خطوات الموكب
 الوئيدة في الدرب المفردش وبالشوك ونحن على يقين من العاقبة، و
 العاقبة للصابرين؟

من مجلة (الرسالة) الأسبوعية

القاهرة

الإسلام دين القوة

للإمام محمد بن عبد الوهاب

الإسلام دين القوة وهل في ذلك شك ؟

شارعنا هو الجبار والقوة التين ومبلغه هو محمد (صلى الله عليه وسلم) الصبار والعزة الأمين وكتابه هو القرآن الذي تحذى كل انسان وأعجز ولسانه هو العروبي الذي أخرس كل لسان وأبان وقوادح الخالدون^(١) هم الذين أخضعوا السيوفهم رقاب كسرى وقيصر وخلفاؤه العثمانيون^(٢) هم الذين رفعوا عروشهم على نواحي الشرق والغرب فمن يكن قوى البأس قوى النفس قوى الإرادة قوى العدة كان مسلما من غير إسلام. وعربيا من غير عربية.

الإسلام قوة في الرأس وقوة في اللسان وقوة في اليد وقوة في الروح هو قوة في الرأس لأنه يفرض على العقل توحيد الله بالحجة وتصحيح الشرع بالدليل وتوسيع النص بالرأى وتعميق الإيمان بالتفكير.

هو قوة في اللسان لان البلاغة هي معجزته وأداته والبلاغة قوة
في الفكر وقوة في العاطفة وقوة في العبارة .

هو قوة في اليد لأن موحيه — هو الحكيم الخبير — قد علم
أن العقل بسلطانه واللسان ببيانه لا يقينان عن الحق شيئاً اذا ما أظلم
الحس وتحكمت النفس وعميت البعيرة فجعل من قوة العقل ذأئداً^(٢)
عن كلمته وداعياً إلى حقه ومنفذاً للحكمه ومؤيداً للشريعة كتب على
المسلمين القتال في سبيل دينهم ودينه وفرض عليهم إعداد القوة والغيل
إرها بالعد وهم وعدوة وأمرهم أن يقابلوا اعتداء المعتدين بمثلهم
ولكن القوة التي يأمر بها الاسلام هي قوة الحكمة والرحمة والعدل
لاقوة السفه والقسوة والجور فهي قوة مزدوجة أم وقوة فيها قوتان
تهاجم البغي والعدوان في الناس وقوة تدافع الأثرة والطغيان في النفس
والاسلام بعد ذلك قوة في الروح لأنه يحصن جوهرها بالصيام
والقيام والاعتكاف والارتياض والتأمل .

وأنت إذا عرضت على الفكر السليم الحكيم مرامي العقيدة الاسلامية
وجدتها كلها تتجه إلى القوة أو إلى ما تحصل به القوة ، فالصلاة
نظافة جسدية ، بالوضوء والطهارة روحية بالذكركم ورياضة بدنية
بالحركة والزكاة تقوية للضعيف بالتصدق وتنمية للسال
بالتهجير وتمكين للجمتمع بالتعاون والمخج قوة اجتماعية بالتعارف
والتألف ، وقوة سياسية بالتشاور والتحالف ، وقوة اقتصادية

بالبياعات والتسوق. ^(١) وإن أشد ما تجتمع به القوة وتتنق به الحال
 هو الوحدة والجماعة وهما الباب الدعوة الإسلامية فالوحدة هي
 الأساس الذي حملت الجماعة هي الصرح الذي قام، كانت الوحدة
 هي الأساس لأنها توحيد لله، بعد إشراك، وتوحيد للعرب بعد شتات
 وتوحيد لأرأى بعد تفرق وتوحيد للغة بعد تبديل وتوحيد للقبلة بعد
 تداور، وكانت الجماعة هي الصرح لأنها جمعت القلوب التي ألفت
 بينها الله، وجملة الشعوب التي رفع شأنها محمد (صلى الله عليه وسلم)،
 ثم قامت سياسة الإسلام على استدامة القوة بالمحافظة على الوحدة
 والحرص على الجماعة فالفر الذي يكفر بوحدة العقيدة والأمة،
 يقتل بالطائفة التي تبغى على جماعة المسلمين تقاتل، والصلوة إنسا
 يعظم أمرها ويضاعف أجورها إذا أديت في جماعة، وهذه الجماعة
 تكرر خمس مرات كل يوم ثم تكبر في صلاة الجمعة كل أسبوع ثم
 تعظم في صلاة العيدين كل عام ثم تضخم ^(٢) في أداء الحج مرة —
 على الأقل — في كل عصر على ذلك كان إسلام محمد (صلى الله
 عليه وسلم) وأبي بكر وعمر رضي الله عنهما، وعلى ذلك كانت
 عروبة ^(٣) خالد وسعد وعمرو وكان العرب والمسلمون حينئذ يحمون
 المصحف للحق والسيف للباطل، وكان خلفاءهم يجتمعون بين
 إمامة الصلاة وقيادة المعركة، حتى بلغوا من القوة أن فعل كتاب
 الرشيده ما يفعل الجيش، وبلغوا من المروعة أن سير المعتصم جيشا

لانتقاد امرأة. فلما تشنت الوحدة، وتفترقت الجماعة، وصارت سيون
 المسلمين خُشياً يحملها خطباً وهم على المنابر، ومصاحفهم تمائم
 يعلقها مرضاهم على الصدور، أصبحت دولتهم تبعاً لكل غالب
 وتراثهم تبعاً لكل غاصب؛ وبلغوا من التخاذل والفشل أن
 الأندلسيين يجعلهم النصارى عن أقطارهم بالأمس فلم يجدوا الرشيد،
 وأن الفلسطينيين يشهدهم اليهود من ديارهم اليوم فلا يجدون المقصود.

(روى الرسالة جزء ٣)

للكاتب نفسه

أسرة واحدة

للشيخ علي الطنطاوي

ماذا ينع أهل الأسرة الواحدة ؟ يقيمون جميعاً في دار واحدة ويأكلون على مائدة واحدة ، ويصبحون معاً ويمسون معاً، يتبادلون الحب والود، يعطفون على المريض، ويسألون عن الغائب ويقومون صفاً واحداً في وجه الأحداث والمصائب.

أليست هذه هي صفة الأسرة ؟ نحن إذن أسرة واحدة !
 هذا ما قلته لنفسى ونحن في المؤتمر^١، معنا المراكشي يتحدث
 بلهجته الناعمة المهبوسة^(١)، والجزائري بلفظه الشديدة القوية
 والتونسي وهو في رتته^(٢) يابن بين، فيها من لين فاس^(٣) وقوة تلمسان^(٤)،
 والمصري بهذه اللهجة الحلوة، والعراقي وفي لغته الرجولة والأيد^(٥)،

والشامى واللىباني والأردنى والفلسطينى، وإخوان من إيران وكردستان والأفغان والباكستان واندونيسيا والقفقاس ولست أذكر إلا أن هؤلاء نحو سبعين رجلاً ما التقوا من قبل، ولا سمع بعضهم بأسماء بعض، لكل واحد منهم زى غير زى الآخر ولسان غير لسانه، وملاح غير ملاحه، ولو تعدت أن تجمع الأشتات من الناس والأضداد فى الظاهر من البشر، لما جئت بأعجب من هذه المجموعة.....

..... ولكن هذه المجموعة أقامت فى فندق واحد وأكلت على مائدة واحدة، وقامت للصلاة صفًا واحدًا وراء إمام واحد. ومريض قوم و كنت ممن مريض، فعطفوا عليه جميعًا، ومات واحد فحزبنا عليه جميعًا، وأحسن كل فرد منها منذ الساعة الأولى بأنهم مع إخوان لهم، يعرفهم منذ الأزل ويعرفونهم، ويجهلهم، فكيف تحققت هذه المعجزات.

كيف اختصرت فى هذا الفندق ممالك الإسلام كلها، فكانت أسرة واحدة تتمنى أكثر الأسر، التى يجمع بينها الدم والنسب؛ أن يكون لها بعض ما كان لهذه الأسر من جوانب الحب وروابط الوداد؟
كيف تهاوت فى لحظة حواجز اللسان والبلدان والأزسياء والأفكار حتى كان ليس فيهم عربى ولا فارسى ولا تركى ولا كرسى ولا شركسى ولا أشقر ولا أسمر، ولا قريب ولا بعيد؟
كيف انهدم فى يوم واحد، ما أنفق أعداء الإسلام القرون الطوال

في بنائنا، من عوائق الوحدة في الدين، وموانع الأخوة في الله؛
هذا هو ستر الإسلام.

فقل لدعاة القومية! موتوا بغيظكم، إن المستقبل لنا، لقد شدتم
صراحاً، ولكنكم صرح من الشلج، متى أشرقت عليه شمس الإسلام
رجع وحلاً نطوؤه لأقدام!

مجلة (المسلمون) الشهرية
القاهرة أو دمشق

قد مضى عهد ألف ليلة وليلة

للأستاذ إبراهيم الحسني على النزوي

كتاب ألف ليلة وليلة، يمثل ذلك العهد الذي كانت الحياة فيه تدور حول فرد واحد — وهو شخص الخليفة أو الملك أو حول حفنة من الرجال — هم الوزراء وأبناء الملوك — وكانت البلاد تعتبر ملكاً شخصياً لذلك الفرد السعيد والأمة كلها فوجاً من الممالك والعبيد، يتحكم في أموالهم وأملاكهم ونفوسهم وأعراضهم، ولم تكن الأمة التي كان يحكم عليها الاطلا لشخصه، ولم تكن حياتها إلا امتداداً لحياته.

لقد كانت الحياة تدور حول هذا الفرد بتاريخها وعلوها وأدبها وشعرها وإنتاجها؛ فإذا استعرض أخذ تاريخ هذا العهد أو أدب تلك الفترة من الزمان وجد هذه الشخصية تسيطر على الأمة أو المجتمع كما تسيطر شجرة باسقة^(١) على الحشائش والشجيرات التي

تثبت في ظلها وتمنعها من الشمس والهواء، كذلك تضمحل هذه الأمة في شخص هذا الفرد وتذوب فيه وتصبح أمة هزيلة لا شخصية لها ولا إرادة، ولا حرية لها ولا كرامة.

وكان هذا الفرد هو الذي تدور لأجله عجلة الحياة، فلاجله يتعب الفلاح، ويشتغل التاجر، ويجهد الصانع، يؤلف المؤلف، ينظم الشاعر، ولأجله تلد الأمهات وفي سبيله يموت الرجال وتقاتل الجيوش، بل ولأجله تلفظ الأرض خزائنها، ويقذف البحر عظمه وتستخرج كنوز الأرض وخيراتها.

وكانت الأمة — وهي صاحبة الانتاج وصاحبة الفضل في هذه السرافيس كلها — تعيش عيش الصغاليك أو الأرقاء الماليك، وقد تسعد بفئات مائدة الملك وما يفضل عن حاشيته فتشكر، وقد تحرم ذلك ايضاً فتصبر، وقد تموت فيها الانسانية فلا تنكر شيئاً بل تتسابق في التزلف وانتهاز الفرم.

هذا هو العهد الذي ازدهر في الشرق طويلاً وترك رواسب^(٥) في حياة هذه الأمة ونفوسها، وفي أدبها وشعرها وأخلاقها واجتماعها وخلف آثاراً باقية في المكتبة العربية ومن هذه الآثار الناطقة كتاب رالف ليلتة وليلتة، الذي يصور ذلك العهد تصويراً بارعاً^(٦) يوم كان الخليفة في بغداد أو الملك في دمشق أو القاهرة هو كل شيء وبطل رواية الحياة ومركز الدائرة.

إن هذا العهد الذي يمثل كتاب (الف ليلة وليلة) بأساطيره
 وقصصه، وكتاب الأغاني. ريحها وأدبها، لم يكن عهداً إسلامياً
 ولا عهداً طبيعياً معقولاً، فلا يرضاه الإسلام، ولا يقراه العقل، بل
 إنما جاء الإسلام لهدمه والقضاء عليه، فقد كان هذا هو العهد
 الذي بعث فيه محمد صلى الله عليه وسلم فسماه الجاهلية، ونعى عليه
 وأتكر على ملوكه. — لكسرى وقصر — وعلى أشترتهم وترتهم^(١)
 أشد الانكار.

إن هذا العهد غير قابل للبقاء والاستقرار في أى مكان وفي أى زمان
 ولا سبيل إليه، إلا إذا كانت الأمة مغلوبة على أمرها أو مصابة
 في عقلها أو فاقدة الوعي والشعور أو ميتة النفس والروح.

إن هذا الوضع لا يقراه عقل. ومن الذى يسوغ أن يتخرف فرد
 أو بضعة أفراد بأنواع الطعام والشراب ويموت آلام جوعاً ومسغبة
 ومن الذى يسوغ أن يعبث ملك أو أبناء ملك بالمال عبث المجانين
 والناس لا يجدون من القوت ما يقيم^(٢) صلبهم ومن الكسوة ما يستر
 جسمهم؟ ومن الذى يسوغ أن يكون حظ طبقة — وهى الكثرة
 — الانتاج وحده والكُدْح^(٣) فى الحياة والعمل المضنى الذى لانهية
 له، وحظ طبقة — وهى لا يجا وزعدد الاصابع — إلا التلهى بثمرات
 تمب الطبقة الأولى من غير شكر وتقدير وفى غير عقل ووعى؟ ومن
 الذى يسوغ أن يشقى أهل الصناعة وأهل الذكاء، وأهل الاجتهاد

وأهل المواهب، وأهل الصلاح، ويتعمد رجال لا يحسنون غير التبذير، ولا يعرّفون صناعة غير صناعة الفجور وشرب الخمر؟ ومن الذي يوغ أن يجنّى أهل الكفاية وأهل النبوغ وأهل الأمانة ويقصوا كالنبوءين^(٣) ويجتمع حول ملك أو أمير فيج من خسّاس النفوس وسخاف العقول ولا فاقدى الضمائر من لاهمّ لهم إلا ابتزاز الأموال وإرضاء الشهوات ولا يحسنون فنّاً من فنون الدنيا غير التماق والاطواء، والمواورة على الأبرياء ولا يتصفون بشئ غير فقدان الشعور وقلّة الحياء؟

إنه وضع شاذ لا ينبغي أن يبقى يوماً فضلاً أن يبقى أعواماً؛

إنه إن سبق في عهد من عهود التاريخ وبقي مدة طويلة فقد كان

ذلك على غفلة من الأمة أو على الرغم منها، ولسبب ضعف الاسلام وقوة الجاهلية، ولكنه خليق بأن يتهاز ويتداعى كلما أشرقت شمس الاسلام واستيقظ الوعي وهبت الأمة تحاسب نفسها وأفرادها.

فالذين لا يزالون يعيشون في عالم رآل ألف ليلة وليلة، انما يعيشون في عالم الأحلام، انما يعيشون في بيت أو من من بيت العنكبوت، انما يعيشون في بيت مهدد بالأخطار لا يدرون متى يكبس^(٤) ولا يدرون متى تعمل فيه، معاول الهدم^(٥)، وإن سلموا من كل هذا فلا يدرون متى يخر عليهم السقف من فوقهم فانه قائم على غير أساس متين وعلى غير دعائم قوية.

ألا إن عهد ألف ليلة وليلة قد مضى فلا يخذ عن أقوام أنفسهم ولا

يربطوا نفوسهم بعجلة^(١) قد تكسرت وتحطمت، إن الفردية^(٢) مصباح
إن جاز هذا التعبير — قد نفذ زيته، واحتوت فتيلته^(٣) فهو إلى انطفاء
عاجل ولولم تهب عاصفة.

إنه لا محل في الاسلام لأي نوع من أنواع الأثرة^(٤) - انه لا محل فيه
للأثرة الفردية، أو العائلية التي نراها في بعض الأمم الشرقية والأقطار
الاسلامية، ولا محل فيها للأثرة المنظمة التي نراها في أوروبا وأمريكا
وفي روسيا فهي في أوروبا أثرة حزب من الأحزاب وفي أمريكا أثرة
الرأسماليين وفي روسيا أثرة قلة آمنت بالشيوعية المتطرفة^(٥) وفوضت
نفسها على الكثرة وهي تعامل العمال والمثقلين بقسوة نادرة ووحشية
ربما لا يوجد لها نظير في تاريخ السخرة^(٦) الظالمة.

إن الأثرة بجميع أنواعها ستنتهي، وإن الانانية ستثور عليها و
تنتقم منها انتقاما شديدا. انه لا مستقبل في العالم الاسلام السمح
العدل الوسط، وإن طال أجل هذه الأثرات، وأرغى لها العنان وتملأت
في غيها وطغيانها مدة من الزمن.

إن الأثرة، فردية كانت أو عائلية أو حزبية أو طبيعية
غير طبيعية في حياة الأمة، وانها تتخلص منها في أول فرصة
إنه لا محل لها في الاسلام ولا محل لها في مجتمع واع بلغ سن
الرشد ولا أمل في استمرارها، فخير للمسلمين وخير للعرب وخير
لقادتهم وولاة أمورهم أن يخلصوا أنفسهم منها ويقطعوا صلتهما

قبل أن تفرق في غير قوامعها.

ألا إن الفردية أذنت في الشرق أيضا بالرحيل وبدأت نجومها
تهوى، وما هي مسألة زيد وعمرو وإناهي مسألة عهد ينقضي و
فكرة تختفي ومؤسسة تلغى، فليحذر الذين يعيشون عليها أن يواجهوا
مصيراً واحداً

مجلة (الرسالة) الأسبوعية،

بالقاهرة

المجدد الترهدي

٩٧٧ — ١٠٣٤ هـ

لِلْإِسْتِزَارِ وَمِنْهُنَّ وَرَقَاتُ الْمَسْنُودِ

لتأل الأمرى — غربة الإسلام في هذه البلاد والتضييق على المسلمين واضطهادهم وأصبح مثل القابض على الدين من بينهم كمثل القابض على الجمر. وقف الرجل الذي قَبِضَ اللهُ لَهُ أَنْ يَقِفَ فِي وَجْهِ هَذَا الطَّاعِيَّةِ وَأَنْصَارِهِ الضَّالِّينَ الْمُضِلِّينَ، ويرافع لواء أفضل الجهاد، ويصدح بكلمة الحق، ويكبح جماح غوايتهم، ويقضى على بدعهم وشروطهم قضاء مبرماً، فقام الامام المجاهد العالم الزاهد الشيخ أحمد بن عبد الأحد الفاروق الترهدي الملقب بمجدد الألف الثاني للهجرة بالجدارة والاستحقاق وشمرو عن أذياله لمقاومة الفتنة الكارثية

له الشيخ أحمد الترهدي له الملك المغولي "الكبير"

ورد مكيد أعداء الاسلام وتهذيب نفوس أهل الغواية، وجاهد في ذلك جهاد امر فقام بوزرٍ حتى أنجحها الله في مساعيه، وأعاد لاسلاماً في هذه الديار أيامه الغر السالفة^(٢)، فارتفعت كلمته من جديد وأصبح المسلمون في أمن على دينهم وعقائدهم.

نشأ الشيخ أحمد السهندي في الربع الأخير من القرن العاشر للهجرة حينما شرع الملك (أكبر) في نشر تعاليمه الخبيثة وآرائه الباطلة والدعاية لها، فانتبه للأمر في أول وهلة، وجعل يراقب الأحوال من كتب وأخذ يعدّ عدته، لمقاومة الفتنة ومحاربة ما قام بدعوة واسعة بين جميع طبقات الشعب وبث أتباعه ومريديه في طول البلاد وعرضها، وكتب إلى امراء الجيش ورؤساء الدواثر الحكومية من أنس فيهم رشداً ينبههم من نوم الغفلة ويلفت أنظارهم إلى ما أتت به الفتنة الأكاربية من مصيبة وبلاء للدين الحق وما جرت من وبال على المسلمين، وما زال بالأمر يجدد ويجهد في نشر الدعوة ومحاربة البدع والتكرات إلى أن نجحت مساعيه وأثمرت شجرة جهادة وآتت أكلها فاستبشر بذلك المسلمون استبشاراً وعاد للاسلام مجده ورواه^(٣) في بلاد الهند، الآن نتائج الدعوة هذه ما ظهرت إلا بعد وفاة (أكبر) حينما كانت الفتنة في إبان شبابها في زمن ابنه الملك جهان گير ١٠١٤ — ١٠٣٧ هـ — والمسلمون والدعاة إلى الاسلام يضطهدون شأنهم في عصر الملك (أكبر) حتى أن الملك الخليل (جهان گير)

أمريجيس الشيخ السرهندي في حصن "گواليار" مدينة في قلب الهند
ومن أعاجيب أمر الله في خلقه أن هذا الحبس انقلب نعمته عظيمة
للدعوة الإسلامية في الهند، فانه لم يمض على دخول الشيخ في الحصن
_____ السجن _____ إلا أيام قلائل حتى تبدلت أرض الحصن وصار
الجنّة من السارقين وقطاع الطريق يمتنون ويسجدون، وأصبحوا يأترون
بأوامر الشيخ ويؤدون واجباتهم الإسلامية أداءً لم يشاهد مثله من
أمثالهم من قبل، فتنبه لذلك مدير السجن، وكتب إلى الملك يخبره
أن المحبوس _____ الشيخ السرهندي _____ ليس من شأنه أن يسجن
وانما هو ملك قلما ينجب الدهر مثله، فان رأى الملك أطلقنا سراحه
وأكرمناه بما يستحقه، فقدم الملك على ما ظهر من بوادر الشدة في
شأن الشيخ، وأمر باحضاره إلى مقر الملكة، ولما بلغه خبر دُعوة من
العاصمة بعث الأمير (خرم) ولي عهد الملكة _____ الذي اعتلى
سرير الملك بعد وفاة أبيه، ويلقب (شاه جهان) لاستقباله والترتيب
بمقدمه؛

وكان أن جاء الشيخ إلى العاصمة وحضر باب الملك فلم
على الملك وعلى حاشيته، وحياتهم بتحيةة الاسلام ولم يسجد له
شأن الناس يومئذ، فتحمل ذلك منه الملك وتلقاه بالترحاب
وأصر عليه بالبقاء في البلاط الملكي، حتى يتسنى له أن ينتفع بنصائحهم
ويفيد الخير والفضل من مجالسه، فأقام الشيخ أياماً في البلاط الملكي

وكان من نتائج مساعيه المشكورة ومواعظه البالغة أن رضى الملك
بالغاء كثير من البدع والتكررات التي كان قد ابتدعها أبوه الطاغية
الملك (أكلبر)!

وللسيد المجدد (سقى الله ثراه) وأفاض عليه من سبجال رحمته
أعمال جليلة أخرى وجهود مشكورة زاهرة للإيجع المقام ذكرها
والإفاضة في بيانها.

(نظرة إجمالية للدعوة الإسلامية)

للكاتب نفسه

دار المصنفين بأعظمكم

للأستاذ محمد بن أبي بكر الشافعي

يجب على كل أمة تحاول أن تبقى وتمتع بحياتها، أن تتمسك بعروة دينها، وتعصم بجل عقائدها، وهذا لا يحصل إلا بأن يعرض على الناس دينهم بأسلوب حديث ما لاون بطابعهم وأذهانهم وكذلك لا يمكن أن يصل الذين بهرت أعينهم الحضارة الغربية عن الوقوع في هذه الضلالة، إلا بردة اعتراضاتهم بأسلوب مبتكر يروع قلوبهم فأول من أحق بهذا الداء الشاري في عروق الشبان وغيرهم من الناشئة العلامة شبلي النعماني المرحوم صاحب التصانيف الجليلة فيادر إلى علاجه وعزم على تأسيس جمعية علمية تسد حاجة المسلمين المهنتيين فأسس جمعية بأعظمكم منذ ثمانى عشر سنة، سماها دار المصنفين ووقف عليها داراله وقطعة من أرض الحديقة بيد أنه لم تشر شجرة الذى غرسه، يده المباركة، وحالت المنية بينه وبين أمانيه

الطاهرة لكن ترك ثلثة من نهاء تلامذته، وأذكيائهم، وطائفة من
الذين كانوا يعتزفون بغزير علمه، ووافر معارفه، وصدق نيته فطفقوا
يبدلون جهدهم في سبيل ما كان العلامة المرحوم بمصدده، أى تأليف
كتب بالاردية في سيرة النبي صلى الله عليه وسلم وسير الصحابة، وفي
التاريخ والفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد وغير ذلك مما يحتاج
إليه المسلمون في الزمن الحاضر.

لم تكن الجمعية في بدء الأمر لإعارة عن دار حقايرة ومكتبة صغيرة
وعدة تلامذة للعلامة المرحوم لكن الله أيدها بكبار رجال الهند على
رأسهم العلامة السيد سليمان الندوى الذى قلما أنجبت مثله أرض
الهند، فرسخت أصولها وبيقت فروعها وطابت ثمارها وما ذلك إلا
لأنها أسست على التقوى اذ من أهم مقاصد هذه الجمعية تأليف كتاب
جامع في سيرة خير البشر على نهج حديث بدويج يرد فيه جميع الاعترافات
التي وجهها المستشرقون وغيرهم الى الاسلام ونبيته صلى الله عليه وسلم،
وتأليف كتب في سير الصحابة رضوا الله عنهم ليعرف المسلمون حياتهم
الطيبة وليسعوا في الاقتفاء لأثارهم.

قد علمتم أن الجمعية قد نجحت في مغزاها وفازت بقصاهاها
وما يذرع عليها الشارق ويحج عليها الليل تخطوا الى الامام ويتسع نطاقها
ويطول باعها.

حتى بلغ عدد ما ألفت فيها وترجم من اللغات الاجنبية الى

اللغة الأردنية أربعين كتاباً وأكثر قليلاً، هذه الكتب في شتى العلوم والفنون، فمنها ما في السيرة ومنها ما في التاريخ، ومنها في الفلسفة الجديدة وعلم الكلام الجديد واللغة والأدب وغير ذلك، وأحسن ما صنف في هذه الجمعية سيرة النبي ولله الكنايات أجزاء قد نشرت منها الجمعية أربعة ولا يب ان هذا الكتاب عديم العُدليل، فقيده النظر، حتى العرب انفسهم لم يؤلفوا في سيرة النبي، مثل هذا الكتاب الجامع، ومن ثم بادر المسلمون الذين لا يعرفون الأردنية، إلى نقله إلى لغاتهم، وقد نقل الأتراك منه ثلاثة أجزاء إلى لغتهم التركية وسوف ينقلون الجزء الرابع الذي مضى على طبعه شهران، وكذلك قد نقل كثير من مؤلفات دار المصنفين إلى شتى اللغات وهذا دليل ساطع على أن الكتب المؤلفة في جمعية دار المصنفين لها فضل عظيم ومزايا جمة، وفيها منافع لمسلمي الهند خاصة ولجميع المسلمين عامة.

هذه الجمعية لم ينحصر صيتها الذائع في الهند بل اختارت سمعتها أعماق بلاد أوربا وتعرفت بكثير من جمعياتها العلمية وربما راسلتها في الأمور المختلفة!

لقد كانت هذه الجمعية في بدء الأمراض ناطقها، تصير أباها قليلاً موقوفوها ورفقاؤها كما بيتاً أنفاً، ثم اتسعت إدارتها وتشعبت شعبها وعظم أمرها حتى بلغ عدد الرفقاء والوظفين فيها نحو أربعين وورث في كل شعبة منها ضاقت عليهم الجمعية. مما رحبت والآن هي شاخصة ببصرها

الى الذين جادوا عليها من قبل أو سرفيعا ونونها بالاشترك فيها،
 وكو من رفيق لها يسكنون خارجها في البلد لأن البيوت والقاعات لاتعهم
 فهو مضطرون إلى أن يسكنوا خارجها في البلد ويعا نواتك اليف
 هيئات الأسواق وذلك خلاف مارامه بانبيها لأن عمل التأليف و
 التصنيف يحتاج الى طمأنينة خاطر وهدوء البال والصحة
 التامة والسكونة بين صاخ وصرخ وصفير وهدير مما يخل بهذا المرئى
 فالجمعية يعوزها خمسون ألف روبية لتنفق على بناء دارين دار الرفقاء ودار للمكتبة
 التي تزداد كل يوم كتبا جديدة ، ولتنفق منها على توسيع دار النشر على اشتراء
 كتب جديدة يحتاج اليها المؤلفون في تأليفهم وتصانيفهم .

ومنتح الرفقاء التي تعطيها الجمعية لاتكفي لحاجاتهم
 لأنها قليلة جدا فلو أضيف الى دخلها على الأقل ألف روبية شهريا
 لعملا مطمئنين هادئين وكذلك الرفقاء الذين يؤلفون أو يعملون
 فيها لا يوفون بكل ما ترومه الجمعية لأن عدد هم قليل ، فلأضيف
 إليهم عشرة رجال من أرباب اليراع لنجحت الجمعية في مغزاها ، و
 أسهل طريق لها ونها أن يبادر الذين يحبون نشر العلوم الى دفع الاشتراك السنوى
 وهو عشرين روبية وتوسل إليهم مجانا مجلة "معارف" لسنة ، والتصانيف
 التي تولف في السنة التي دفعوا اشتراكها ، ومن يؤدى اثنتى عشرة روبية
 فترسل إليه المجلة مجانا والكتب بنصف أثمانها ، وكل من يساعى لتوسيع نطاقها
 فأجرة على الله وهو من المحسنين إليهما ، تعاونا على البر والتقوى ؛

مجلة (الضياء) المحتجبة

كانت تصدر بلكثؤ . الهند

تراجم کتاب المفاہات السابقتہ

الشیخ مصطفیٰ لطفی المنقلوطی۔ مصر کے وہ مشہور ادیب ہیں جنہوں نے ادب عربی کی نشاۃ اخیرہ یعنی دور جدید کی تاریخ میں ایک نئے ادبی اسلوب کی بنیاد ڈالی جس میں قدیم کی پختگی کے ساتھ جدید کی سہولت و لطافت پائی جاتی ہے اس اسلوب کی تقلید عالم عربی کے پڑھے لکھے طبقے کے ایک اچھے خاصے عنصر نے کی، شروع شروع میں ملک کے مشہور اخبارات میں اصلاحی مضامین تسلسل لکھے جو آج تک النظرات نام کے مجموعوں میں محفوظ ہیں اور ان کی ادبیت اور تاثیر اب تک تازہ ہے سنہ میں وفات پائی۔

الاستاذ الدكتور احمد امین :- ادب عربی میں ایک نئے مکتب اسلوب کے بانی ہیں جس میں ایجاز اور اطناب کو اہمیت کم اور مساواة بین اللفظ والمعنی کو اہمیت زیادہ دی گئی ہے ان کے نزدیک الفاظ و جمل کی ترکیب سیاق معانی و مفہوم کی سچی اور بہتر ادائیگی کے تابع ہے خالی خوبی زور بیان اور لفاظی بلا ضرورت چیز ہے

اس مکتب اسلوب کے مقلدین کے یہاں ٹھوس علمی مواد دل چسپ سلجھے ہوئے انداز میں زیادہ تر پایا جاتا ہے ۱۹۵۴ء میں انتقال کیا۔

الاستاذ سید قطب :- اسلامی فکر و نظر اور ادبی قلم کے مالک میں عرب دنیا کو ان کے مضامین اور کتابوں سے معتبرہ فائدہ پہنچا ہے آپ کی کتابیں درمضان بند ہونوں کو اسلام کے لئے رکھولتے اور جہلانہ فکر و نظر پر پوری تندہی و تیزی سے وار کرتے ہیں آپ نے مغربی تمدن و ترقیات کا بذات خود گہرا مطالعہ کیا علمی و ادبی میدان میں یونیورسٹی کے راستے سے آئے، آپ کی ادبیت مسلمہ اور مطالعہ ہمہ گیر ہے اس لئے مفسدان اسلام پر آپ کے حملے ہمت شکن ہوتے ہیں ۱۹۶۶ء میں شہادت پائی

الاستاذ احمد حسن الزیات :- تاریخ الادب العربی کے مولف، ہفتہ وار ادبی رسالے "الرسالہ" کے رابع صدی سے مالک اور ایڈیٹر ہے اس رسالے کو ادبی و علمی مجالس میں خاص مقام حاصل رہا اور ذوق اور مشاق اہل قلم اس میں لکھتے رہے ان کے اسلوب میں ایسی صنعت لفظی پائی جاتی ہے جیسی الشاعری کی تہیۃ الہ ہرگز جس میں حریری کے اسلوب سے قربت اور مجانست لفظی کا لحاظ اور لفظی جمال اور شوکت الفاظ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب یہ مصر کی الجمعہ علمی کے رکن کہیں ہیں، مشہور تالیفات میں

لے ادیب مذکور نے انتقال کے وقت کافی علمی سرمایہ چھوڑا، جس میں فجر الاسلام، ضعی الاسلام ظہر الاسلام، یوم الاسلام، زعمار الاصلاح، حیاتی قابل ذکر ہیں۔

۳۔ مسرکہ الآراء تالیفات، النقد الادبی، کتب و شخصیات، العدایۃ الاجتماعیہ، التصوير الغنی فی القرآن، مباحث اسلامیہ تفسیر فی ظلال القرآن وغیرہ ہیں

الدفاع عن البلاغة: تاريخ الادب العربي، وحی الرسالہ میں۔

الاستاذ علی الطنطاوی :- صفات ذہن، اسلامیہ فکر، غزرت علم میں اپنے ہمسروں میں ممتاز مقام رکھتے ہیں ملک شام میں بڑے قانونی عدوں پر فائز رہے.... اور اس پران کا ادبی رجحان اور سادہ پُر تاثیر تحریرات ان کے مقام کو اور بلند کرتی ہیں ان کے مضامین صفائی خیال کی بندی اور معنویت کے حامل ہوتے ہیں ان کی تحریریں پیاسے ذہنوں، اُبھیجی فکروں کے لئے سود مند ہیں رافعی کے اسلوب کے مقلد ہیں جس میں قدیم کی پختگی و صحت لفظ و تعبیر اور جدید طریقہ ادا پایا جاتا ہے۔

الاستاذ ابوالحسن علی الحسنی الندوی :- ہندوپاک کے ان دو چار گنے چنے افراد میں سے ہیں جن کو عربی تقریر و تحریر میں ملکہ تامہ حاصل ہے نہ وہ میں مشرق وسطیٰ کا روڈ کیا لیکن ان کا تعارف اس سے قبل ہی ان کی مشہور کتاب ”ماذا اخبر العالم بانحطاط المسلمین“ سے ہو چکا تھا آپ کے عربی مضامین سے کوئی شخص آپ کا ہندی نثر اد ہونا محسوس نہیں کر سکتا۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فائدہ اٹھایا اور مدرس تاریخ ادب و شیخ التفسیر اور وہاں کے علمی ماہنامہ ”الندوہ“ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے رہے اور اب ناظم ہیں۔ فکر بلند و وسعت نظر، جذبہ عمل، گرمی قلب اور زور بیان آپ کے نمایاں خصائص ہیں، ہند و عرب کے علمی و دعوتی حلقوں میں آپ کیساں وقعت رکھتے ہیں۔

الاستاذ مسعود عالم الندوی موحوم :- دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور ادب میں تخصص کیا وہاں کے استاذ ادب بنے اور ایک عربی ماہنامہ ”الضیاء“ میں سال تک نہایت آب و تاب سے نکالتے رہے یہ رسالہ غیر منقسم ہندوستان کا واحد معیاری عربی رسالہ تھا جس میں ہندوستان کے بڑے بڑے عربی داں اہل علم کی محبتیں گرم رہتیں۔

بند ہو جانے پر ہندوستان عرصہ تک اس کا قائم مقام نہ پیش کر سکا۔ آپ نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں دوسری بیش قیمت علمی خدمات انجام دیں۔ دارالعلوم دارالحدیث الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور اس کے ذریعہ ہندوستانی اسلامی ذہن کی قیمتی پیداوار عربوں کے سامنے پیش کیں۔ آپ کی بلند نظری، اسلامیت پختہ فکری، جوش عمل اور صلابت علم ناقابل انکار ہیں۔ اردو عربی دونوں آپ کو ایک بڑے قلم کار کی حیثیت سے جانتی ہیں ۱۹۵۲ء میں ۴۴، ۴۵ سال کی تھوڑی سی عمر میں پاکستان ہی میں انتقال فرمایا۔

الاستاذ محمّد ناظم الندوی، ہندوستان کے ممتاز ترین فضلاء ادب عربی میں آپ کا شمار ہے دارالعلوم ندوۃ العلماء سے تکمیل کی اور وہیں استاد ادب صدر شعبہ ادب اور پھر مہتمم رہے۔ تقسیم کے بعد پاکستان تشریف لے گئے جہاں آج کل بھاؤل پور میں شیخ الجامعۃ العباسیہ میں آپ علوم اسلامیہ میں فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ عربی لغت اور ادب میں گہری بصیرت اور سند کا درجہ رکھتے ہیں، اردو کی کئی وقیح کتابیں آپ ہی کے قلم سے عربی میں منتقل ہوئیں ایک عرصہ تک عربی جراند و مجلات میں مضمون بھی لکھے، آپ وسعت نظر، عمیق علم، علمی بصیرت اور خصوصاً علم ادب میں رسوخ کامل رکھتے ہیں۔ دوسرے علوم اسلامیہ پر بھی حاوی ہیں اور علوم جدیدہ بھی آپ کے حیضہ علم میں داخل ہیں۔

تم الكتاب

مشکل الفاظ کے معنی

معانی	الفاظ	حاشیہ	صفحہ
خوشنما، اہنقتہ المہنی تعمیری حیثیت سے خوشنما	أنيقة	۱	۱۱
خوب صورتی	أناقة	۱	۱۲
دل فریبی۔ روعتہ جمال۔ دل فریبی جمال	روعة	۲	۱۲
دل فریب، خوب صورت، نظر قریب	رائق	۳	۱۲
مضارع۔ اتفاق سے بمعنی داخل (در رسد یا یونیورسٹی میں)	يلتحق	۴	۱۲
اسکی اصل منشون ہے اصافات کی وجہ سے نون حذف ہو گیا۔ منشی	منشؤ	۵	۱۲
کی جمع بمعنی بنانے والا قائم کرنے والا			
مهندس کی جمع ہے بمعنی انجینئر	مهندسين	۶	۱۲
رائد کی جمع ہے بمعنی آنے والا	رؤاد	۷	۱۲
جانا، قیام کرنا	حَلَ	۸	۱۲
بانی کی جمع بمعنی بنانے والا	بُناة	۹	۱۲
پوسٹ مین، ڈاک یہ، البرید بمعنی ڈاک	ساعی البرید	۱	۱۳
پوسٹ آفس، ڈاک خانہ	مكتب البرید	۲	۱۳
حانوت کی جمع بمعنی دکان۔ اسٹور	الحوانیت	۳	۱۳
مقبی کی جمع، بمعنی چائے خانہ	المقاهی	۴	۱۳
صنادیق جمع صندوق + البرید۔ پوسٹ بکس	صنادیق البرید	۵	۱۳
ریل گاڑی۔ ٹرین۔ اس کی جمع قطارات ہے	القطار	۶	۱۳
قطر کی جمع بمعنی مُلک	الأقطار	۷	۱۳
مآذبتہ کی جمع، دعوت کا کھانا، کھانے کی میز	المأدب	۱	۱۴
حفلات، حفلة کی جمع بمعنی پارٹی، دعوت، محفل	الحفلات	۲	۱۴
گلدستہ	باقة	۳	۱۴
فاح یغور سے صیغہ مبالغتہ، پھیلنے والی، عطر بنیز۔	فواحة	۴	۱۴

ریلوے لائن، پٹریاں	المخطوط الحديدية	۵	۱۳
سطح زمین	بسيطة الأرض	۶	۱۳
جال، ریلوے لائن کا جال	شبكة	۷	۱۳
عجالت کی جمع، بمعنی پہنچتے	عجالات	۸	۱۳
گھڑی فیتہ من الوقت، گھڑی بھر	فينة	۹	۱۳
بہت بڑی تعداد	عدد ضخم	۱	۱۵
دُبلے پھیرے بدن کی سواری، اونٹ، گھوڑا وغیرہ	ضامر	۲	۱۵
درہ۔ دادی	فجر	۳	۱۵
خوش ذوقی، سلیقہ	خرف	۱	۱۷
مصیبت زدہ۔ پریشان حال	مكثوف	۲	۱۷
مغظم۔ جل بجل سے اسم مفعول	مجلل	۱	۱۸
اولی۔ بولی۔ ایلاء سے بمعنی دینا، کرنا	يُولي	۲	۱۸
إحراز سے مضارع، بمعنی حاصل کرنا، پانا	تُحوز	۳	۱۸
بجلی۔ ایکریسٹی	الكهرباء	۱	۱۹
انگریزی لفظ ٹرام، ٹراوے، شہروں میں بجلی سے چلنے والی ایک ڈبوں کی ریل گاڑی	الترام	۲	۱۹
ضاحتہ کی جمع، بیرون شہر کا علاقہ	ضواحي	۳	۱۹
غایت کی جمع، بمعنی منزل مقصود	غايا	۴	۱۹
کپڑا	النسيج	۱	۲۰
کڑد کی جمع، بمعنی پارسل۔ ہڈل	طُرود	۲	۲۰
حلوی کی جمع	حلاوى	۳	۲۰
اشیائے ضرورت۔ مرفق کی جمع ہے۔	المرافق	۴	۲۰
تصدیر سے مضارع بمعنی ایکپورٹ، درآمد	نصدّر	۵	۲۰
استيراد سے مضارع بمعنی امپورٹ، درآمد	نستورد	۶	۲۰
زرعی محصولات، غلہ	حاصلات الزراعة	۷	۲۰
خام مواد، خامتہ کی جمع	الخامات	۸	۲۰

موٹر کار	السيارة	۹	۲۰
سنگ مرمر	الرخام	۱۰	۲۰
امور مملکت	دقة البلاد	۱	۲۳
صبح و شام آنے جانے والی	غادية والحمة	۱	۲۸
پانچواں سے اسم فاعل مؤنث، خوب صورت، دل فریب	مؤنفة	۲	۲۸
غایت کی جمع، بمعنی منزل مقصود	غایات	۳	۲۸
ہوائی جہاز	الطائرة	۱	۳۰
ایئر پورٹ	المطار	۲	۳۰
طلب، بلندی نظر۔ مقصد بلند	الطموح	۳	۳۰
زق کی جمع بمعنی مشکیزہ	أنتاق	۱	۳۱
اعوز سے مضارع بمعنی ضرورت پڑنا، محتاج ہونا	يُعوز	۱	۳۲
جنگالی کرنا	اجتوار	۲	۳۲
پتنگ، اور طیارہ ہوائی جہاز کو بھی کہتے ہیں	طيارة	۱	۳۸
ارقاء سے مضارع بمعنی ڈھیلا چھوڑ دینا، جیسے گھوڑے کی باگیں۔	يُرخي	۲	۳۸
پتنگ کی ڈور۔			
رد، تکلیف	البرحاء	۱	۳۹
فرسٹ ایڈ ایسولینس، قوری طبی امداد کی ایسولینس دگڑیاں،	سيارة الاسعاف	۲	۳۹
سواریاں، موٹر وغیرہ، مرکب کی جمع	المركبات	۱	۴۱
شرطہ کی جمع ہے۔ بمعنی پولیس اور شرطی پولیس کے سپاہی کو	الشرطة	۲	۴۱
کہتے ہیں۔ مکتب الشرطة۔ تھانہ			
پھوار	رذاز	۱	۴۳
سخت بارش	وابل	۲	۴۳
میزاب کی جمع بمعنی پرناہ	الموازيب	۳	۴۳
زبیرہ کی جمع، بلع الیل الی کے مجازی معنی ہیں معاملہ سے بڑھ گیا۔	الزبى	۴	۴۳
قیح کی جمع، بمعنی دادی۔	القيحان	۵	۴۳

ترعتہ کی جمع بمعنی تالاب	الترع	۶	۲۳
جمع ساقیتہ بمعنی نالہ	السواقی	۷	۲۳
جمع منقلتہ بمعنی چھتری	المظلات	۸	۲۳
بہت زور کی بارش	الهاطل	۹	۲۳
آنے جانے والے	مختلفین	۱۰	۲۳
بھیگ جانا	البلل	۱۱	۲۳
بادلوں کا چٹ جانا	تنقشع	۱۲	۲۳
متناثر سے مضارع مؤنث، بچھرنے لگے۔	تتناثر	۱۳	۲۳
مشقت	لافی	۱۴	۲۳
سطح	أدیم	۱۵	۲۳
پانی کی نکاسی	تصرفین	۱۶	۲۳
ہٹانا	إمأطه	۱۷	۲۳
فضا کی حالت	حال البؤ	۱	۲۳
ہوا کا چلنا	هبوب	۲	۲۳
اچانک	بغته	۳	۲۳
تیز بارش ہونا	هطول	۴	۲۳
سیر و تفریح	النزهة	۵	۲۳
الدرجات کی جمع، سائیکل، اس کو بعض عرب مالک میں جملہ بھی کہتے ہیں	الدرجات	۱	۲۵
سبزہ	الخصراء	۲	۲۵
باد چرچی	الطامی	۳	۲۵
ہم نے محسوس کیا، اس کے معنی چھوٹا اور محسوس کرنا دونوں ہیں۔	لمسنا	۴	۲۵
مستعد، تخفیر سے اسم فاعل	متحفرة	۵	۲۵
پانی کا چڑھان (دریا میں)	غمارالمیاء	۱	۲۶
انزلاق سے بمعنی پھسلنا	انزلت	۲	۲۶
ترتی سے مضارع، تربیت پانا	یترب	۳	۲۶

ترعرع سے مضارع، بڑھنا، جوان ہونا	یتروع	۴	۴۶
گلے میں پسندالگنا، اچھو لگنا۔	یغص	۵	۴۶
قرب تھا کہ اس کی جان نکل جائے	کادان تیفنفسہ	۶	۴۶
منبوذ کی جمع یعنی بھوت، افسانت کی وجہ سے نون محذوف ہے	منبوذی	۷	۴۶
اس کی نیک نیتی، طویۃ یعنی باطن	حسن طویتہ	۸	۴۶
اس کے پاس پہنچنا، وافی، یوافی سے	وافاہ	۹	۴۶
دریا کا کنارہ	الضفة	۱۰	۴۶
نگل جانا	ابتلاع	۱۱	۴۶
دریا یا سمندر کا ساحل	الشاطئ	۱۲	۴۶
اولاد، ذریت	سلیل	۱	۴۷
میں پچایا تو قہ کیا، تماشی سے ماضی	تماشیت	۲	۴۷
گنڈا کر دیا، تلوث سے ماضی	لوثت	۳	۴۷
ذلیل	الساقط	۴	۴۷
بد اعمالی	شناعة	۵	۴۷
پہچانسی	اعدام	۶	۴۷
عبرت	نکال	۷	۴۷
کشتی	زورق	۸	۴۷
بے غیرت، ڈیٹھیں مارنے والا	المتبجح	۱	۴۸
خروف کی جمع یعنی بھیڑ، دنبہ	خروف	۲	۴۸
جمع داء، یعنی بیماری	الأدواء	۳	۴۸
بنیاد، اساس	أسق	۱	۴۹
کہربا، مقابہ، التزام کے معانی پہلے بیان	مقاہی	۲	۴۹
کئے جا چکے ہیں۔	التزام	۳	۴۹
آتے جاتے ہیں، اختلاف، بار بار آنا جانا	یختلفون	۴	۴۹
جمع عمل و معنی کا راز، عمل یسار ٹری کو بھی کہتے ہیں۔	المعامل والمعالج	۱	۵۰

یڈیوں میں تیار شدہ مال، ایجادات	مُنتَجَات	۲	۵۰
ریڈیو	المذیاع	۳	۵۰
ناف ابل انکار	غیر منکر	۴	۵۰
خوفناک زبردست	الهائلة	۵	۵۰
فرسٹ ایڈ	الاسعاف	۶	۵۰
فائر بریگیڈ	المطافئ	۷	۵۰
ڈائریس	اللاسکی	۸	۵۰
ٹیلیفون	الهاتف	۹	۵۰
ٹیلیگراف، تار	التلغراف	۱۰	۵۰
نبأ کی جمع، خبریں	الأنباء	۱۱	۵۰
کھانا پکانا	طهي	۱۲	۵۰
استری کرنا	كس	۱۳	۵۰
ابالنا	عني	۱۴	۵۰
ردنی کرنا	إنساة	۱	۵۱
لفظی معنی کالا سونا، لیکن اس سے مراد زمین سے نکلنے والا تیل یا نقط ہے جس سے ڈیزل، پٹرول اور ٹی کاتیل وغیرہ نکالا جاتا ہے	الذهب الاسود	۲	۵۱
جمع سیارۃ بمعنی موٹر کار	السيارات	۳	۵۱
جمع طیارۃ بمعنی ہوائی جہاز	الطائرات	۴	۵۱
عشق	الغرام	۱	۵۳
زور، بیگم	عقيلة	۲	۵۳
تلی	السلوان	۳	۵۳
خوشی، مسرت	بهجة	۴	۵۳
غمگین، افسردہ۔ زخم خوردہ	المكلوم	۵	۵۳
بلند و بالا	شامخة البنیان	۶	۵۳
گلدستہ	طاقة	۷	۵۳

خوب صورت و چمکیلے رنگ والا۔	باهر الألوآن	۸	۵۳
بڑا درخت	الدوحة	۱	۵۴
پھوار	رذاذ	۲	۵۴
تعلیم سے بمعنی بچی کاری اور اس کے معنی ٹیکہ لگانا بھی ہے جو یہاں مراد نہیں ہے۔	طعمت	۳	۵۴
چمکتے دیکتے ہیں۔ توج سے مضارع	تتوهج	۴	۵۴
قبلہ سے مڑا ہوا	منحرف	۵	۵۴
پلیٹ فارم، فٹ پاتھ	رصيف	۶	۵۴
بلند، اونچا	باسقة	۷	۵۴
خالص سونا	الذهب الإبريز	۸	۵۴
اچھا لگتا ہے	يُعجِب	۹	۵۴
ای لائٹرک، نہیں چھوڑتا	لايدع	۱	۵۵
بلند مرتبہ	مكانة سامية	۱	۵۶
پر و انہیں کرتا ہے	لايعبأ	۲	۵۶
جھوٹ بات گھڑنا	وضع	۳	۵۶
گراں بار تقدمات	خسائر فادحة	۴	۵۶
آواز لگانا	تنادى	۵	۵۶
کمر	وسط	۱	۵۷
بہت سچا	الصدق	۲	۵۷
اجازت نہ دینا	عدم سماح	۱	۶۰
بارش	الغيث	۲	۶۰
طلیقہ کی جمع، طلائع الشتاء: ابتدائی موسم سرما	طلائع	۳	۶۰
ٹھنڈ اور سردی	القرو والصر	۴	۶۰
ملفوظہ کی جمع بمعنی لحاف	ملاحف	۵	۶۰
رداء کی جمع بمعنی چادر	أردية	۶	۶۰

مُخْتَف کی جمع بمعنی ادور کوٹ	المعاطف	۷	۶۰
صدریہ کی جمع بمعنی واسکٹ	الصدریات	۸	۶۰
پیش نظر رکنا	التمثل	۱	۶۱
بھر پور، نصیحت سے بھر پور	الفیاضة	۲	۶۱
اونی	الصوفیة	۳	۶۱
دَھل سے فعل امر، کتے رہو	واصل	۱	۶۲
نادر، بے مثال	الفذة	۱	۶۶
پرانی نہیں ہوتی ہے، خَلِق - یَخْلُق سے	لا تخلق	۲	۶۶
تازگی - نیا پن	جدة	۳	۶۶
حالت جانکنی میں	المحتضرة	۴	۶۶
جمع گڈس بمعنی ڈھیر، مفرد عام طور پر استعمال نہیں ہوتا۔	أكداس	۵	۶۶
فائدہ، نفع	غناء	۶	۶۶
دنیاوی زندگی پر ساری توجہ	الإغلاذ إلى الآخرة	۷	۶۶
خالی	شاغر	۸	۶۶
لقمہ، نوالہ	طعمة	۹	۶۶
مصیبت	مازئیة	۱	۶۷
معمولی، آسان	هینة	۲	۶۷
بیوت کی جمع الجمع بمعنی گھرانے	البيوتات	۳	۶۷
عاق کر دیا	عق	۴	۶۷
بمعنی غم	بث	۵	۶۷
املاء سے املا کرنا، یہاں بمعنی بزور لاگو کرنا	تملی	۱	۶۸
راحت و آرام پسندی	الدعة	۱	۶۹
ظالمانہ	الجانرة	۲	۶۹
جمع طارثہ بمعنی اچانک، غیر متوقع۔ یہ لفظ ایمر جنسی کے	طواری	۱	۷۰
معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔			

عامتہ کی جمع بمعنی بیماری	العاهات	۲	۷۰
نزیرہ کامونٹ بمعنی صاف و پاک	النزیهة	۳	۷۰
صدف کی جمع بمعنی مقصد	أهداف	۴	۷۰
اٹھانا، ترقی دینا	إنهاض	۵	۷۰
فعل تردد۔ مجھ سے بمعنی زیر و زبر کرنا	دَوَّخُوا	۶	۷۰
تفوق، نمایاں سبقت	التبريز	۱	۷۱
نخا، بخوسے بمعنی چلنا، اختیار کرنا	نَحَوَّكَ	۲	۷۱
خاندان (خاص طور پر نباتات وغیرہ کا)	فصيلة	۳	۷۱
عمدہ خوشبودار	عجقة الرائحة	۴	۷۱
منشی	جَمُّ اليَد	۵	۷۱
موٹی	ثَخِيْنَة	۶	۷۱
فص کی جمع۔ دانہ۔ نگ	فصوص	۱	۷۲
باریک، پتلہ	رقيق	۲	۷۲
کیس کی جمع، تمھیلی	أكياس	۳	۷۲
پتوں سے بھرس پور	مُورِقَة	۴	۷۲
فلسطین کے شہر یا فاکہ کی چیز یا باشندہ	اليفاق	۵	۷۲
ملک مالٹا کی چیز، یا باشندہ	العالمی	۶	۷۲
آنکھ سے مضارع مفرد مؤنث غائب فرحت و تازگی بخشنا ہے	تنعش	۷	۷۲
کیک	الكعك	۸	۷۲
شیرہ	الرُبِّ	۹	۷۲
اچار، ترشی	مُزَقَّى	۱۰	۷۲
غل سے فعل مضارع، اچار بنانا	يغسل	۱۱	۷۲
قریحة کی جمع، طبیعت، ملکہ	القواح	۱	۷۳
اس سے محروم ہوا	حُرْمَة	۱	۷۳
باندھنا، روکنا۔	يعقل	۲	۷۳

ٹھوکر، غلطی	العشار	۳	۷۴
سمندری جہاز	الباخرة	۱	۷۸
قارب کی جمیع کشتیاں	القوارب	۲	۷۸
خواصہ کی جمیع، آب دوز، سب میوین	الغواصات	۳	۷۸
سائیکل	الدراجة	۱	۷۹
صبح و شام چلتی ہوئی	غادية رائعة	۲	۷۹
سواری	مركب	۳	۷۹
مہنگی	غال	۴	۷۹
حاصل کرنا	اللاقتناء	۵	۷۹
بھینس	الجاموس	۱	۸۰
درے مضارع مؤنث غائب، دودھ دینا	تدتمرا	۲	۸۰
ریل، اسکی جمیع قطارات اور قطر ہے	القطار	۳	۸۰
ریلوے لائن	الخطوط الحديدية	۴	۸۰
اشیائے خورد و نوش	المؤون	۵	۸۰
انجن	القاطرة	۶	۸۰
مُغرم کی جمیع بمعنی شوقین	مغرمون	۱	۸۱
پسنجر ٹرین	قطار سريع	۱	۸۲
ایکسپریس ٹرین	قطار ركاب	۲	۸۲
ریل گاڑی کا ڈبر (عام گاڑی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے)	العربة	۳	۸۲
چھٹی	عظلة	۴	۸۲
دستور، طریقہ	دأب	۱	۸۳
اتہائی شفیق - مہربان	الشفوق	۱	۸۵
مشتاق	تائق	۲	۸۵
ڈاک کے لئے تربیت یافتہ کیوٹر	الحمام الزاجل	۱	۸۶
جانوروں اور پرندوں کی نوک جھونک	تھارش	۲	۸۶

حیوانات کو پالنا	دجن	۱	۸۷
مجھے خوفزدہ کر دیا۔ روع سے صیغہ ماضی	ساعتی	۲	۸۷
اٹھنا	نہوض	۳	۸۷
فائر بریگیڈ (یہ لفظ جمع ہی استعمال ہوتا ہے)	المطافئ	۴	۸۷
ریچھ	الدب	۱	۸۸
ورندہ	حیوان ضار	۲	۸۸
مات بھوت سے باب تفاعل۔ مردہ بن جانا	تماوت	۳	۸۸
سیلابی دریا	نہر فائض	۱	۸۹
طفو سے مضارع، سطح آب پر گردش کرنا	یطفو	۲	۸۹
رسب سے مضارع، اندر جانا، ڈوبنا	یرسب	۳	۸۹
دریا یا سمندر کا کنارہ	الشاط	۴	۸۹
شور	دوی	۱	۹۱
تعلیم و تربیت	تثقیف	۱	۹۲
موسم	الطقس	۲	۹۲
تاریخی شہر، قدیم شہر	مدینة أثریة	۱	۹۳
مجد کی جمع۔ عظمت و شان	أمجاد	۲	۹۳
میزہ کی جمع، امتیاز	میزات	۳	۹۳
ثورہ کی جمع۔ انقلاب	ثورات	۴	۹۳
شوق	ولوع	۱	۹۴
سلم کی جمع، سیڑھیاں	سلاہم	۲	۹۴
مٹڈنتہ کا تشبیہ، منارہ اذان	مٹڈنتان	۳	۹۴
ترقی سے ماضی مونث غائب، ترقی کی	ترقت	۱	۹۵
گرٹھا	هوة	۲	۹۵
ہز سے مضارع۔ ہلانا۔ لہرانا	یہز	۳	۹۵
چندہ جمع کرنا	اکتاب	۴	۹۵

سلوک، اچھا معاملہ	صنیع	۱	۹۶
احتیاج و فقر، مجازاً بھوک	خَصَاصَةٌ	۲	۹۶
مُتَرَفِّف کی جمع، عیش پسند، دولت مند	المترفین	۱	۹۷
اُتَج یعنی پیدا کرنا۔ بنانا سے فعل مضارع + ضمیر مذکر	تَنْجِیْہ	۲	۹۷
سَمُوْ سے افعال التفصیل، بلند ترین	أَسْطٰی	۱	۹۸
جماعت، لیگ	عصبة	۲	۹۸
جدایجدو، جدو سے باب افعال، نفع پہنچانا	تجدی	۱	۹۹
مباشرة سے مضارع، خود کوئی کام کرنا	یباشرون	۲	۹۹
طاغوت کی جمع، شیطان، باطل پرست	الطاوغیت	۳	۹۹
جدوجہد	کِفاح	۱	۱۰۰
میچ۔ مقابلہ۔ اس کی جمع مباریات ہے	مُبَارَاة	۱	۱۰۱
فٹ بال	كرة القدم	۲	۱۰۱
شوقین	مُوج	۳	۱۰۱
غشی۔ یعنی غشی۔ غشی سے فعل مضارع تَکْم، کہیں آنا جانا چھاجانا	اغشی	۴	۱۰۱
بھی اس کے معنی ہیں۔			
اسٹیڈیم جہاں کھیلوں کے میچ ہوتے ہیں۔	الإستاد	۵	۱۰۱
المنزهات کی جمع، پارک، سیر و تفریح کا مقام	المتنزهات	۱	۱۰۳
دُسط کی جمع۔ مجلس۔ ماحول	الاورساط	۲	۱۰۳
خوش مذاقی۔ نفاست ذوق	ظرف	۳	۱۰۳
مٹی کائیل، بعض عرب ملکوں میں اس کو کاز بھی کہتے ہیں	الجاز	۱	۱۰۴
روزمرہ استعمال کرنا۔ خرچ کرنا	استهلاك	۲	۱۰۴
روشنی	إنارة	۳	۱۰۴
مُرفِق کی جمع بمعنی منافع	مرافق	۴	۱۰۴
مازق کی جمع ہے بمعنی مصیبت پریشانی	مآزق	۱	۱۰۵
سویعتہ کی جمع، گھڑی، لمحہ	السویعات	۱	۱۰۶

قنط یقنط قنوط سے باب افعال، نا امید کرنا	اقنط	۱	۱۰۶
پلان، ہیئت تعمیر	خطة	۱	۱۱۰
بارش والادن	یوم مطیر	۱	۱۱۲
عمدہ، نفیس، باذوق	ظریفہ	۱	۱۲۱
نفاست طبع، فیشن پرستی	التظرف	۲	۱۲۱
خوب صورتی	رشاقہ	۱	۱۲۶
نیاپن	طرافہ	۲	۱۲۶
المتنور کی جمع۔ روشن خیال	المتنورین	۳	۱۲۶
التحلل کی جمع۔ آزاد رو۔ بددین	المتحللین	۴	۱۲۶
بنانا۔ تعمیر شخصیت۔ تربیت	تکوین	۱	۱۲۹
مقوی غذا	غذاء دسّم	۲	۱۲۹
ایغال سے ضیعہ ماضی، یہاں بمعنی مبالغہ کرنا	أوغلوا	۱	۱۳۰
سامان عیش و عشرت	المترفات	۲	۱۳۰
بطل کی جمع بمعنی ہیرو	أبطال	۱	۱۳۱
برٹن کی جمع بمعنی پنجب، چنگل	براشن	۲	۱۳۱
پتلا، رقیق یہاں بمعنی بددین	مائع	۳	۱۳۱
بے جیا	خلیج	۴	۱۳۱
تسریح سے مضارع بمعنی نظر دوڑائیں	یسرھوا النظر	۱	۱۳۳
اہمل سے اسم فاعل، بمعنی ترک کر دینے والا	مہمل	۱	۱۳۴
محبت، انسیت	الوئام	۱	۱۳۵
مشاحنہ کی جمع۔ کینہ۔ جھگڑا۔	المشاحنات	۲	۱۳۵
صومعہ کی جگہ، جیساٹیوں کا دیر	الصوامع	۱	۱۳۶
فعل اُدار سے مضارع مجہول، کوئی کام کرنا	تدار	۱	۱۳۶
خت معرفت کے کام	الشواغل القاسمة	۲	۱۳۷
امریکہ کی ایک ریاست، صوبہ	فوجینیا	۱	۱۴۰

پادریوں کا نظام	قسوُسة	۲	۱۳۰
ابداء سے ماضی، ظاہر کرنا	أبدوا	۳	۱۳۰
پسندیدگی	اعجاب	۴	۱۳۰
طبعی طور پر، یقیناً	طبعاً	۱	۱۳۱
زرافت کی جمع بمعنی گروہ	زرافات	۱	۱۳۳
فوری طور پر، فی البدیہہ	ارتجال	۱	۱۳۳
جاندار کی آمدنی	رایع	۲	۱۳۴
بیکاری	البطالة	۳	۱۳۴
ثورة سے فعل ماضی، کسی کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا۔	ثار	۴	۱۳۴
انقلاب برپا کرنا			
وضو خانہ	میزاءة	۵	۱۳۴
پھیلنا۔ شائع ہونا	انتشار	۶	۱۳۴
یہاں بمعنی یکسانی، تنہائی کے معنی بھی ہیں۔	الوحدة	۱	۱۳۵
مقصود و مطلوب، غرض و غایت	منشود	۱	۱۳۷
خلاف عادت شئی۔ معجزہ۔ کرامت	خارقة	۱	۱۴۸
اُبھڑے مضارع، حیران کرنا، تعجب میں ڈال دینا	يُبهر	۲	۱۴۸
کٹکری	الحصى	۳	۱۴۸
تہض سے ماضی مؤنث، یہاں بمعنی کام کرنا	نهضت	۴	۱۴۸
شرس کی جمع، بمعنی بد اخلاق، بے لگام۔ نمر شیر سے فعل	شرسون مُنتمردون	۱	۱۴۹
صناعی۔ بمعنی درندہ صفت۔			
عرف سے مضارع۔ یہاں اچھا سمجھنا	تعرفوا	۲	۱۴۹
مصدر ازواج سے مضارع بمعنی پریشان کرنا	يزعج	۳	۱۴۹
بخل کرنا یہاں (لاضناً) کے معنی ان کی خیر خواہی میں نہیں	ضناً	۱	۱۵۰
عین کی جمع بمعنی نجر، جاسوس	العيون	۲	۱۵۰
بھیس بدلے ہوئے۔	متنكراً	۳	۱۵۰

تسلق سے مضارع، دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر چرھنا	یتسلقان	۴	۱۴۰
یہاں چونا، گچ کے معنی میں	جَبَسَ	۱	۱۴۲
حقیقی غمزہ نوہ کرنے والی	النَّائِحَةُ الثَّكَلِي	۲	۱۴۲
کرایہ کی نوہ خواں عورت	النَّائِحَةُ الْمَسْجُورَةُ	۳	۱۴۲
انقلاب	ثَوْرَةٌ	۱	۱۴۳
جھکانا	إِحْنَاءٌ	۱	۱۴۴
بڑھئی کا پیشہ	النَّجَّارَةُ	۲	۱۴۴
پہیہ	العَجَل	۳	۱۴۴
دُتر کی جمع بمعنی تار	الأوتار	۴	۱۴۴
بیمرد وغیرہ کی کھال کی ادنیٰ عباہ	فَرَجِيَّةٌ	۱	۱۴۵
مال غنیمت، نفع، فائدہ	مَغْنَمٌ	۲	۱۴۵
خود غرضی	الأثرية	۱	۱۴۶
نشان، تمغہ	شَارَاةٌ	۱	۱۴۶
جوتے کی ایڑھی	كُعبُ الحذاء	۱	۱۴۸
تفا کی جمع بمعنی گردن	أَقْفِيَّةٌ	۲	۱۴۸
عتبہ کی جمع بمعنی دہلیز، آستانہ	الأعتاب	۳	۱۴۸
سیراب کرنا، پیاس بجھانا	إِسْرَاءٌ	۴	۱۴۸
آزاد	المطلق السراح	۵	۱۴۸
کابل کی جمع۔ گردن کے قریب پیٹھ کا حصہ	كواهل	۶	۱۴۸
پیشی، بیلٹ	حزام	۷	۱۴۸
زرنگار کپڑا۔ زری کا تار	القصب	۸	۱۴۸
سوط کی جمع، چڑھے کا کوڑا	سياط	۹	۱۴۸
خلاموں کو نیلام کرنے والا۔ پرانے چیزوں کا نیلام کنندہ	النخاس	۱	۱۴۹
تاہ، تہیا، بمعنی سرگرداں ہونا۔	تاھوا	۲	۱۴۹
بڑھیر، انہوہ	زحمة	۳	۱۴۹

تھکاوٹ - آتھٹ	السأم	۴	۱۷۹
تمرغ سے مضارع - مٹی - کچھڑ میں لوٹنا	يتمرغ	۱	۱۸۰
نکیل	الخطام	۲	۱۸۰
تثیت سے مضارع - تترتر کرنا	يشنتوها	۳	۱۸۰
موکب کی جمع، جلوس	موالك	۴	۱۸۰
وہی، یہی، وہیاسے باب افعال، کمزور کرنا	توهى	۵	۱۸۰
اعترض سے مضارع - یہاں بمعنی بیچ میں آڑے آنا	تعترض	۱	۱۸۱
وسط کی جمع بمعنی کمر	أوساط	۲	۱۸۱
ہامہ کی جمع بمعنی سر	هامات	۳	۱۸۱
میسم کی جمع بمعنی امتیازی نشان	مياسم	۴	۱۸۱
وسام کی جمع بمعنی تمغہ	أوسمة	۵	۱۸۱
بہت زیادہ صبر کرنے والا، صابر کا صیغہ مبالغہ	الضبار	۱	۱۸۲
تحدی سے ماضی، بمعنی جیلخ کرنا	تحدى	۲	۱۸۲
گوزگا	أخرس	۳	۱۸۲
حضرت خالد کی روش پر	الخالديون	۴	۱۸۲
حضرت عمرؓ کی روش پر	العُمريون	۵	۱۸۲
آلہ، اوزار	أداة	۱	۱۸۳
زاد، یزود، زود سے اسم فاعل، دفاع کرنا	ذائد	۲	۱۸۳
بے وقوفی، پاگل پن	السفہ	۳	۱۸۳
خود غرضی	الأثرة	۴	۱۸۳
ریاضت و عبادت	الارتياض	۵	۱۸۳
مارکنگ، سوداگری	التسوق	۱	۱۸۴
اتساق سے مضارع بمعنی درست ہونا	تسقى	۲	۱۸۴
فعل مضارع سے مضارع مجہول، بہت عظیم کرنا	تُضخم	۳	۱۸۴
عربی قومیت، خالد بن ولید، سعد ابن ابی وقاص اور	عروبة...	۴	۱۸۴

عمر دین العاص کی عربیت کی طرف اشارہ، جو مذہب سے مبراز تھی۔	تمائم	۱	۱۸۵
تیمیر کی جمع بمعنی تعویذ	المهموسة	۱	۱۸۶
فعل ہنس سے مفعول مونث۔ سرگوشی کرنا	رَنَّة	۲	۱۸۶
لہجہ کی نفی	فاس	۳	۱۸۶
ملک مراکش کا مشہور قدیمی شہر	تلسمان	۴	۱۸۶
جزائر کا ایک مشہور شہر	الایید	۵	۱۸۶
قوت	زئی	۱	۱۸۶
لباس	تھاوت	۲	۱۸۶
ہوی، یہوی سے باب تفاعل، اگر جانا	شدتم	۱	۱۸۸
شاد، شدید، شدیداً سے ماضی مخاطب جمع بمعنی تعمیر کرنا۔	حفنة	۱	۱۸۹
ٹٹھی بھر۔ تھوڑا	شجرة باسقة	۲	۱۸۹
اونچا درخت	عجالة الحياة	۱	۱۹۰
زندگی کی گاڑی، پیہر	تلفظ	۲	۱۹۰
لفظ، لفظ سے مضارع بمعنی اگلا	الصعاليك	۳	۱۹۰
صعلوک کی جمع۔ فقیر	فئات	۴	۱۹۰
چورا، دسترخوان کا پچا کچھا	سوا سب	۵	۱۹۰
پانی کے نیچے جمع ہونے والی مٹی، گاد	بارع	۶	۱۹۰
بہتر، عمدہ	بطل	۷	۱۹۰
ہیسرو	نحی	۱	۱۹۱
نعی سے ماضی، برائی کرنا	تَرْف	۲	۱۹۱
عیاشی	یسوغ	۳	۱۹۱
تسویغ سے مضارع۔ گوارا قرار دینا	ما یقیم علیہم	۴	۱۹۱
جو زندگی کی رشتہ برقرار رکھے			

محنت ، مزدوری	الکدح	۵	۱۹۱
جفا سے مضارع مجہول ، زیادتی کرنا	یجفی	۱	۱۹۲
إقصاء سے مضارع مجہول ، دور کر دینا	یُقَصِّوْا	۲	۱۹۲
منبوذ کی جمع بحالت مجرور بمعنی اچھوت	المنبوذین	۳	۱۹۲
خسب کی جمع ، بمعنی ذلیل	خِساس	۴	۱۹۲
چھیننا ، جیلہ و بہانہ سے کسی کا مال اچک لینا	ابتزاز	۵	۱۹۲
انہیا سے مضارع ، گر جانا	ینہار	۶	۱۹۲
کبکس سے مضارع ، پکڑنا	یکبس	۷	۱۹۲
مُعول کی جمع ، کدال	معاول	۸	۱۹۲
پہیت	عَجَلَةٌ	۱	۱۹۳
فرد کو ساری اہمیت دینے والا فلسفیانہ مذہب	الفردیة	۲	۱۹۳
چراغ میں روٹی کی تہی	فتیلۃ	۳	۱۹۳
خود غرضی	الأثرة	۴	۱۹۳
انتہا پسندانہ کمیونزم	الشیوعية المتطرفة	۵	۱۹۳
بیگار	السخرة	۶	۱۹۳
بیگانگی	عُرْبَة	۱	۱۹۵
مقرر کیا	قیض	۲	۱۹۵
سرکش ، کج جماع خواہشہم ، ان کی گمراہی کو سرکشی کو رد کا۔	جماع	۳	۱۹۵
أغرأ کی جمع بمعنی روشن ، بہترین	العُرَّ	۱	۱۹۶
سلف سے اسم فاعل مومنث ، گذرا ہوا۔ ماضی	السالفة	۲	۱۹۶
روفق	رُوءاء	۳	۱۹۶
سورج ، ماذر الشارق ، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے یعنی ہمیشہ	الشارق	۱	۲۰۰
نظیر ، مثال : عدیم العدیل یعنی بے مثال	العدیل	۱	۲۰۱
موظف کی جمع ، دفتری ملازم	موظفون	۲	۲۰۱
مُنتح کی جمع بمعنی وظیفہ	مِنَح	۱	۲۰۲
سالانہ چہندہ	الاشترک السنوی	۲	۲۰۲

الفہرس

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷	التمرین ۳ الشرطی		پیش لفظ: پروفیسر ڈاکٹر رضوان علی ندوی
۳۸	الدرس العاشر: بیان حادث اور وقتہ	۱	مقدمہ:۔۔ از مولانا محمد ناظم صاحب ندوی
۰	سقوط من اسطح المثال ۳		شیخ الجامعہ بھاؤل پور
۴۰	التمرین ۳ الاصطدام	۵	دیباچہ کتاب:۔۔ از مصنف
۴۲	الدرس السامی عشر علی افعال اونزجہ	۹	البَابُ الْأَوَّلُ
۰	یوم مطیر المثال ۵	۱۱	الدرس الاول: التفصیل والتجزیہ
۴۳	التمرین ۵ نزہتی	۱۷	الدرس الثانی: التجزیہ واعدال الاجزاء
۴۶	الدرس الثانی عشر: قصص للتذکیر	۱۹	الدرس الثالث: تبیین المواضع
۰	فی غمار المیاد المثال ۶	۲۱	الدرس الرابع: تفصیل المواضع
۴۸	التمرین ۶: عاقبۃ الکذب		البَابُ الثَّانِي
۴۹	الدرس الثالث عشر: علی ای الکتشافات	۲۲	
۰	الکھرباء المثال ۷	۲۲	الدرس الخامس: مقالات
۵۱	التمرین ۷ الذهب الاسود	۲۶	الدرس السادس
۵۳	الدرس الرابع عشر: علی اثرتاریخی	۲۸	الدرس السابع: علی احدى المخترعات
۰	اتاج محل المثال ۸	۰	السیارة: المثال ۱
۵۵	التمرین ۸ منارة قطب	۳۰	التمرین: الطائرة
۵۶	الدرس الخامس عشر: علی خلق انسانی	۳۱	الدرس الثامن: علی اعداد حیوانات
۰	الصدق نبی والکذب ینہک: المثال ۹	۰	اجمل: المثال ۲
۵۸	التمرین ۹ الامانۃ	۳۳	التمرین ۲: علی الفرس
۵۹	الدرس السادس عشر: اصول کتابۃ الرسائل	۳۵	الدرس التاسع: علی حال من خدمۃ الانسان
۰		۰	سامی البرید:۔۔ المثال ۳

صفحة	مضمون	صفحة	مضمون
٨٤	المحرق	٢٣	التمرين ١٠
٨٨	الدب	٢٥	التمرين ١٠ رسالة الى
٠	الفرق	٢٦	الدرس السابع عشر: اصول الزجر
٨٩	التزام	٢٧	المثال ١١
٩٠	ترجمة	٢٨	التمرين ١١
٩١	الموتوساينكل	٢٩	التمرين ١٢
٩٢	رسالة	٣٠	عدة امثلة (١٢-١٣-١٤-١٥)
٩٣	عاصمة الهند	٣١	
٠	جامع دلهي	٣٢	الباب الثالث
٩٤	العاصم	٣٣	الدرس اثنا من عشر
٩٥	منقذ قطار	٣٣	التمرينات من ١٣-
٩٦	ترجمة	٣٥	التمرين ١٣
٩٦	الشج	٣٦	١٣ =
٩٨	الرحمة	٣٤	١٥ =
٠	عمبة الاطفال	٣٨	١٦ =
٩٩	الحجاب	٣٩	١٧ =
١٠٠	رسالة	٤٠	١٨ =
١٠١	مباراة رياضية	٤١	١٩ =
١٠٢	ترجمة	٤٢	٢٠ =
١٠٣	لكهنؤ	٤٣	٢١ =
١٠٤	الحجاز	٤٤	٢٢ =
٠	جند البابل	٤٥	٢٣ =

صفحة	مضمون	صفحة	مضمون
١٢٥	المثال ١٧ ندوة العلماء	١٠٥	ثلاثية في غار
١٢٦	دارالعلوم ديوبند	١٠٦	عيادة مريض
"	ترجمة	١٠٦	آية مقتول
١٢٠	طالب علم	١٠٨	ترجمة
١٣٠	الدرس الحادي والعشرون - بيان امر	١٠٩	رسالة
"	المثال ١٧ لماذا اتعلم العربية	"	القلعة الحمراء
١٣٣	العلوم العصرية	١١٠	الثأى
١٣٢	دين الفطرة	١١١	مباراة خطابية
١٣٥	المحبة	١١٢	في معرض
"	صلاة الرحم	"	السحار
١٣٦	المسجد	١١٣	ترجمة
١٣٦	رسالة	١١٣	المدرسة
١٣٨	ترجمة	١١٥	الوالدين
١٣٩	القرآن كتاب الله	"	المطر
١٣٠	الدرس الثاني والعشرون عمل الخاطرة	١١٦	رسالة
"	كيفية يغفون الاسلام - المثال ١٩ تحليل	١١٨	
١٣٢	التمرين ٤٣	"	
"	الادب مع الدين	١٢٠	الدرس التاسع عشر مشال المقالة أقام النشر على شخصية عمر بن الخطاب
١٣٣	الدرس الثالث والعشرون (المذكرات)		المثال ١٦
"	أيام في القطر المصري - المثال ٢٠	١٢٣	احمد بن ضيف
١٣٦	التمرين ٤٥	١٢٥	الدرس العشرون - علي بيته او منقلة

الباب الرابع

	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۳	الذیل	۱۴۶	الترتیب ۷۶ الجامع الاذہر
	الفصل الاول، فی الخطا والصواب	۱۴۷	۷۷ شیخ دلی اللہ
۱۶۶	الفصل الثانی، مقالات الادب	"	۷۸ رسول الہدی والسلام
	حیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی الاسوة	۱۴۸	۷۹ خاطرة
۱۶۸	لمنصفی الطفی المنفلوطی	"	۸۰ ترجمتہ
۱۶۲	الدرین الصناعی، للدکتور احمد امین	۱۴۹	۸۱ امامۃ الازدی عن الطریق
۱۶۴	العجید۔ لید قطب	۱۵۰	۸۲ ابیاء
۱۸۲	الاسلام دین القوۃ، لاحمد حسن الزیات	"	۸۳ محمد بن القاسم الشافعی
۱۸۶	اسرة واحدة۔ للشیخ علی الطنطاوی	۱۵۱	۸۴ وقعہ بدر
	قد مضیٰ عهد الفلیۃ ولیۃ	"	۸۵ حفلة تاریخیہ شہدتها
۱۸۹	للاستاذ ابی الحسن علی الندوی	"	۸۶ کیف یمکن اصلاح فساد المسیین
	المجدد الترمذی	۱۵۲	الحکم الاسلامی فی صدالی بکرتہ
۱۹۰	للاستاذ مسعود الندوی	"	۸۸ الاخوة الاسلامیۃ
	دار المنصفین باعظم گڑھ	"	۸۹ خاطرة
۱۹۹	للاستاذ محمد ناظم الندوی	"	۹۰
۲۰۳	تراجم کتاب المقالات	۱۵۳	الباب الخامس
۲۰۶	شکل الفاظ کے معنی		